پہاڑی زبان میں ملفوظی

اعزازات و نوادرات

تحقیق و تحریر
پروفیسر ڈاکٹر نصر اللہ خان ناصر
صدارتی تمغہ حسن کارکردگی (پاکستان)

زیر اہتمام: آزاد جموں و کشمیر کلچرل اکیڈمی
آزاد حکومت ریاست جموں و کشمیر

نام کتاب: پہاڑی زبان میں ملفوظی اعزازات ونوادرات

نام مصنف: پروفیسر ڈاکٹر راجہ نصراللہ خان ناصر

اشاعت: دسمبر 2017ء

تعداد: 250

قیمت: =/300 روپے

ناشر: آزاد جموں وکشمیر کلچرل اکیڈمی

مطبع: گورنمنٹ پرنٹنگ پریس مظفرآباد

ملنے کا پتہ

آزاد جموں وکشمیر کلچرل اکیڈمی

C ۔ بلاک نیو ڈسٹرکٹ کمپلیکس مظفرآباد

انتساب

میری میٹھی، شفیق اور پہلی درسگاہ
پیاری دِڑے (ماں) کے نام

فہرست

افتتاحیہ

آزاد جموں و کشمیر کلچرل اکیڈمی کے قیام کا مقصد ریاست جموں و کشمیر کی علاقائی زبانوں ،لوک ادب اور فنون و ثقافت کا تحفظ اور فروغ ہے ۔ادارہ محدود مالی وسائل کے باوجود اپنے اہداف کے حصول کے لئے ہمہ وقت مختلف النوع سرگرمیاں انجام دیتا ہے ۔اس کا اعتراف ادب،ثقافت اور فنون لطیفہ سے تعلق رکھنے والے ارباب فکر و دانش مختلف اوقات میں کرتے رہتے ہیں۔

اکیڈمی کی سرگرمیوں میں تیزی مربوط منصوبہ بندی ،ارباب فکروفن کے تعاون اور جناب وزیر اعظم / چیئرمین اکیڈمی بورڈ کی ادب دوستی ورہنمائی کے باعث ممکن ہوئی۔مختلف ثقافتی سرگرمیوں اور علاقائی زبانوں کے فروغ کے لئے کانفرنسوں،محفلوں اور مشاعروں کے علاوہ عرصہ سات سال سے زیر التوا رسالہ تہذیب کے دو شمارے شائع ہو چکے ہیں۔

قومی زبان اُردو اور پاکستان و ریاست جموں و کشمیر کی علاقائی زبانوں کے محقق ،ادیب اور شاعر جناب پروفیسر ڈاکٹر راجہ نصر اللہ خان ناصر(صدارتی تمغہ حسن کارکردگی پاکستان/آزاد جموں و کشمیر کلچرل اکیڈمی/محکمہ تعلیم اورحکومت آزاد کشمیر کےاعزاز یافتہ) کےمسودہ ’’پہاڑی زبان کے ملفوظی اعزازت ونوادرات‘‘ کی طباعت قومی اور لسانی خدمت کے جذبے کے تحت کی جا رہی ہے۔پاکستان اور ریاست جموں وکشمیر کےعلمی و ادبی حلقوں میں راجہ صاحب بلند مقام و مرتبہ پر فائز ہیں ۔ پہاڑی زبان پر ان کی یہ کتاب برسہا برس کی تحقیق، تجسس،جستجو اورعرق ریزی کا نتیجہ

ہے۔ اس کتاب میں ریاست جموں وکشمیر کی پہاڑی زبان کے آغاز ، ارتقاً اور اس کے الفاظ کی دیگرملکی وغیرملکی کئی زبانوں کے الفاظ کے ساتھ مماثلت و مطابقت پرتحقیق کر کے مصنف نے ماں بولی کی خدمت کا حق اور فرض ادا کر دیا ہے۔ اس لئے توقع کی جاتی ہے کہ یہ کتاب ریاست کی پہاڑی زبان و ادب کےفروغ میں کلیدی کردار ادا کرے گی ۔امید ہے کہ قارئین کو مصنف کی علمی و تحقیقی کاوش اور ہماری طباعتی جسارت ضرور پسند آئے گی۔

شفقت علی چوہدری
ڈائریکٹر جنرل
آزاد جموں وکشمیر کلچرل اکیڈمی

لسانیاتی تحقیق : پہاڑی زبان اور پروفیسر ڈاکٹر نصر اللہ خاں ناصر

تحقیق اگر بازیافت ہے تو یہ جنونیوں کا کام ہے اور لفظ کی تحقیق تو اور بھی دقیق مسئلہ ہے ۔زبانوں کا مطالعہ الفاظ کا مطالعہ ہے اور اس سے بھی بڑھ کر انسانوں کا مطالعہ ہے ۔اور یہ سب جانتے ہیں کہ انسانوں کا مطالعہ زیادہ دشوار ،حساس اور احتیاط کا متقاضی ہے ۔لسانیات اور آثار قدیمہ کا نام آتے ہی آزاد کشمیر میں دو اساتذہ کے نام آتے ہیں: پروفیسر ڈاکٹر نصر اللہ خاں اور پروفیسر مشتاق خاں ۔ڈاکٹر نصر اللہ: استاد ،محقق ،نقاد ،شاعر ،ڈرامہ نگار اور ماہر تعلیم ہیں ۔تحقیق کی وادی پرخار میں انھیں چار عشروں سے زیادہ گزر چکے ۔وہ اردو اور پہاڑی زبان میں شاعری بھی کرتے رہے ۔لیکن ان کی تحقیق کا معروف اور مستند میدان پہاڑی زبان ہے ۔

پہاڑی ایک قدیم بولی تھی جو اب بولی نہیں رہی بلکہ معروف زبان ہے ۔کوئی تسلیم کرے یا نہ کرے لیکن آزاد کشمیر کے مختلف اضلاع میں بولی جانے والی زبان پہاڑی کے مختلف روپ ہیں ۔اگرچہ لہجہ مختلف ہے لیکن بنیادی ڈھانچہ ایک ہے ۔یہ زبان صدیوں پرانی ہے اور اس میں موجود سنسکرت الفاظ کا ذخیرہ اس کی قدامت پر دال ہے ۔ڈاکٹر صاحب نے اس کا رشتہ وسط ایشیا کی پاریا اور ہندوستان کی پالی سے جوڑا ہے جن سے اس کی مشابہت موجود ہے ۔یونانی کے ساتھ مشابہت پر بحث کر کے ڈاکٹر صاحب نے علمائے لسانیات کے اس نظریے کی طرف اشارہ کیا ہے جن کے مطابق یونانی اور سنسکرت ایک ہی سلسلہ کی دو کڑیاں ہیں ۔تاہم یہ نظریہ ابھی تحقیق طلب ہے ۔

پہاڑی زبان پر تحقیق کرتے کرتے ڈاکٹر صاحب نے تقابلی تحقیق کے ذریعے پوری دنیا سے مختلف زبانوں کے بیسیوں الفاظ کا تقابل پہاڑی زبان سے کیا ہے ۔یہ تقابل دلچسپ بھی ہے اور لخت لخت انسانیت کو الفاظ کے اشتراک پر قریب لا سکتا ہے

۔تاہم اس سے یہ حقیقت بھی سامنے آتی ہے کہ زبانوں میں اشتراک موجود ہے اور یہ اشتراک ہمارے ارد گرد زیادہ ہے ۔پہاڑی زبان پوری ریاست جموں وکشمیر میں ایک حد تک رابطے کی زبان ہے ۔یہ ریاست کی بڑی زبان ہے اور اب یہ ریاست سے باہر پاکستان اور سمندر پار برطانیہ میں بولی اور لکھی جا رہی ہے ۔اس میں ادب تخلیق ہو رہا ہے اور اس نے ایک مخلوط زبان کو سامنے لایا ہے جس میں انگریزی اور اردو الفاظ کی بہتات ہے ۔

جیسے برطانیہ میں مقیم کسی ان پڑھ میرپوری عورت کا یہ جملہ کہ'مڑا کاکا نہ اسٹڑواں،نہ سلیپڑاں،بس ویپڑاں ہی ویپڑاں' ۔تاہم ضرورت اس امر کی تھی کہ پہاڑی زبان کی ابتداء، تاریخ ،ادوار اور الفاظ کا تعین کیا جاتا ۔چوں کہ قدیم پہاڑی الفاظ سے ہماری نئی نسل واقف ہی نہیں ۔مثلاً کرکٹیاں ،بولی،ڈبہ ،آلہ ،بکھی،نسیا، ۔فٹے منہ ،لنگ ،لوڑنا ،ماکھیں ،مچھی ،کند ،نمبل وغیرہ ۔ڈاکٹر صاحب نے ایسے بیسیوں الفاظ سامنے لائے ہیں جن سے اکیسویں صدی میں پہاڑی بولنے والی نسل بشمول میرے واقف نہیں اور ان کا یہ تحریر کرنا بجا ہے کہ پہاڑی الفاظ کا حسن یہی ہو گا کہ جمالیات اور اخلاقیات کے ہالے میں اس کے الفاظ کو مرنے سے بچایا جائے ۔یہ تبھی ممکن ہے کہ بزرگ اس کا حق ادا کریں ۔

مجھے یاد ہے کہ میرے مرحوم والد ،میرے بیٹے سے پہاڑی زبان میں کبھی کبھی بات کرتے تھے جس کی وجہ سے وہ آج اچھی پہاڑی بول لیتا ہے اور آج بھی جب وہ اپنی نانی کے ساتھ پہاڑی میں بات کرتا ہے تو پرانی اور نئی نسل کے درمیان خلا نظر نہیں آتا ۔جب بھی پرانی نسل خلا چھوڑے گی مسائل بڑھیں گے ۔روایات ،اقدار ،تہذیب ،زبان یہ سب ہم اپنے بڑوں سے سیکھتے ہیں اور ان سب سے دور نئی نسل کے مسائل زیادہ ہیں ۔اس سے کیا فرق پڑتا ہے جب جارج گریرسن نے اس زبان کے بارے میں انگریزی میں unspecified لکھا ۔

ڈاکٹر صاحب نے پہاڑی زبان کے کچھ الفاظ پر خوب صورت بحث کی ہے۔ جیسے بالی ،کوکا ،کوکی ،پرِنا ،زلیخا،ترور ،خصم ،گوآن وغیرہ ۔ڈاکٹر صاحب نے آزادکشمیر کی اکائیوں کے درمیان مشترک الفاظ بھی تلاش کر کے پیش کیے ہیں اور اسی طرح پہاڑی ،بلتی اور پشتو کے مشترک الفاظ کو بھی سامنے لایا ہے ۔یہ الفاظ اور دنیا کی مختلف زبانوں کے مشترک الفاظ تحقیق کے خوگر افراد کے لیے بنیادی حوالہ کا کام دیں گے اوران کی بنیاد پر سندی اور غیر سندی تحقیق کو آگے بڑھایا جا سکے گا۔

مظفرآباد میں اس وقت ساری دنیا کی زبانیں جمع ہیں ۔دنیا میں سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان چینی سے لے کر بین الاقوامی رابطے کی زبان انگریزی اورترکی ،عربی اورفارسی سے لے کر پاکستان کی تمام زبانیں بولنے والے یہاں موجود ہیں ۔اس کے علاوہ کشمیر سے جموں ،میرپور سے تاؤبٹ اور گلگت سےبلتستان تک کے لوگ یہاں موجود ہیں اور ان کی زبانیں مظفرآباد کے طول وعرض میں سنی جا سکتی ہیں ۔ان سب کو یکجا کرنے والی زبان بہر حال ہماری قومی زبان اُردو ہی ہے ۔ڈاکٹر صاحب کی اس تحقیق نے اُردو ، پہاڑی اشتراکات کو سامنے لایا ہے اور تحقیق میں چوری کی بات بھی کی ہے ۔

ڈاکٹر صاحب وہ دور گیا جب لوگ اس طرح کی حرکت سے ہچکچاتے تھے ۔یہ سب تو اس بین الا قوامی گاؤں میں برداشت کرنا ہو گا ۔آپ کا کام اور اس کا پھیلاؤ ایسے افراد کو اپنے بلوں میں واپس دھکیل دے گا ۔آپ کی صحت عمر اور صلاحیتوں میں برکت کے لیے دعا گو ہوں ۔

ڈاکٹرعبدالکریم،
سربراہ شعبہ اردو، جامعہ آزادجموں وکشمیر،
مظفرآباد۔

حراستِ شوق میں تحریکِ سیاحتِ قلم

دنیا کی بیشتر زبانوں میں " ماں" کے لئے ملتے جلتے الفاظ ہیں۔میری ماں کے لئے اماں کا لفظ پہلا بول میرے مُنہ سے نکلا ہو گا۔ پیروں تلے جنت کی کُنجی بتیس دھاروں کے روپ میں زندگی کی بہاریں نچھاور کرنے والی دیوی میری مادری زبان کی فعال کشتی کی ناخُدا بھی تھی۔ ہوش اور یادداشت کی سیڑھی پر چڑھنے سے پہلے میرے ابو اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے ۔بیرہ کی چلچلتی دھوپ میں میری اماں اور درویش صفت نانا راجہ محمد زمان خانؒ ماموں راجہ محمد اکبر خانؒ بلاک افسر راجہ محمد مقبول خانؒ ریخ افسر اور راجہ ملکی امان خانؒ کے مہکتے سایۂ عاطفت میں میری پرورش ہوئی۔کُھلے آسماں جیسے چہرے لئے جو دوجہا کے درخشاں یہ مہربان ستارے بالآخر باری باری کہہ اٹھے: ؎

زمانہ بڑے شوق سے سُن رہا تھا
ہمیں سوگئے داستاں کہتے کہتے

گھر کے دینی اورعلمی ماحول کی فکری اوراخلاقی درس گاہ کے ہالے میں اپنی ماں کو پہاڑی زبان و ادب کی ابتدائی ڈکشنری کہتا ہوں اُنہیں داستانیں، کہانیاں، نعتیہ کلام رزمیہ منظوم ومنثور واقعات وار شیر احمد خان والی ، کرناہ، وارمحرکہ کہوڑی، وار شمس خان کے علاوہ چار بیتے اورحزن و طرب کے لوک گیت از بر تھے۔خُلق و مروت سے بھر پور بامحاورہ اور مثالوں سے بھری اُن کی گفتگو اورلوک ادب کے نوادرات میرے حافظہ کی تختی پر منتقل ہوتے رہے۔ریاست جموں وکشمیر میں لوک گیتوں کی یکجائی مظفر احمد مظفرؒ کی اولین کتاب اور جموں وکشمیر اکیڈمی سرینگر کی پہاڑی زبان میں لوک ادب کی کولیکشن میری تحقیق وتحریر میں مد و معاون ثابت ہوئی لیکن ریڈیو مظفرآباد کے پہاڑی پروگرام کے لئے لوک ادب پرمیرے فیچرز ، تقاریر اور گفتگو کے لئے میری ماں کا حافظہ رہنما

ثابت ہوا۔ ماموں ملکی امان خانؒ حضرت میاں محمدؒ اور حضرت میاں یونسؒ کا کلام پُر سوز ترنم کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ متذکرہ بالا ذرائع میرے تجسس، تحقیق و تحریر کے محرکات بھی بنے۔

ایم اے اُردو کی تعلیم کے دوران میں ، مُلا وجہی کی کتاب "سب رس" زیرِ مطالعہ تھی ۔بیشتر کتب اور پنجاب یونیورسٹی میں اُردو اساتذہ کرام کے لیکچرز اور تبادلہ معلومات نے قدیم اور جدید اُردو، یا اردو زبان کے ارتقاء میں شمالی ہند اور دکن کے علاوہ، اُردو کی ابتداء کے حوالوں سے، کھوج نے باربار کروٹ لی۔ 1973-76ء میں بحیثیت لیکچرر اُردو گورنمنٹ ڈگری کالج بھمبر آزادکشمیر میں تعیناتی کا عرصہ بڑا خوشگوار رہا کہ پروفیسر ڈاکٹر غلام حسین اظہر (اردو) پروفیسر عبدالرشید چوہان (انگریزی) کے بعد لاہور ، میں پروفیسر ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار ، پروفیسر ڈاکٹر افتخار صدیقی، اور پروفیسر ڈاکٹر عبدالوحید قریشی جیسی نابغہ روزگار شخصیات سے اُردو زبان علم و ادب پہ بات کرنے اور سیکھنے کا موقعہ ملا۔ برصغیر پاک و ہند اور عالمی سطح کے محقق کراچی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر جمیل جالبی۔ ایک علمی ادبی بالخصوص تحقیقی مجلّہ "نیا دور" شائع کرواتے تھے ۔ میں نے ریاست جموں کشمیر کی پہاڑی زبان اور ڈاکٹر غلام حسین اظہر نے گوجری زبان پہ نثر اور نظم کا آغاز کیا۔ لاہور سے "گوجر گزٹ" اور راولپنڈی سے میر عبدالعزیز کا ہفت روزہ "انصاف" اور روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی نے علاقائی زبانوں پہ ادب اور تحقیقی مضامین کی اشاعت شروع کی تو میرے علمی اور ادبی مقالات شائع ہوتے رہے۔

ایم ۔اے اُردو کے نصاب میں مُلا وجہی کی کتاب "سب رس" سے میری دلچسپی کا سبب اس کتاب کے بعض الفاظ پہاڑی زبان اور گوجری زبان کے متعدد الفاظ کی باہم مماثلت ہے۔آزادکشمیر ریڈیو تراڑکھل کے گوجری اور مظفرآباد کے پہاڑی اور گوجری

پروگراموں کے لیے ریڈیو کے پروڈیوسرز خاص کر محمود احمد خان پروڈیوسر/ڈائریکٹر ریڈیو مظفرآباد اور ریڈیو تراڑکھل کے حاجی رانا فضل حسین راجوروی (تمغۂ پاکستان) نے پہاڑی ۔گوجری زبان و ادب کے لیے ٹیلنٹ کو پہچاننے اور، اُن سے کام لینے میں کبھی دیر نہیں کی۔یوں متعدد قلمکاروں کے اِس جُھرمٹ میں میری اور ڈاکٹر غلام حسین اظہر کی جموں کشمیر کی علاقائی زبانوں سے متعلق تحقیقی کاوشوں کا اضافہ ہوگیا۔ریڈیو تراڑکھل سے گوجری اور ریڈیو مظفرآباد سے اُردو اور پہاڑی میں میری تقاریر اور ڈرامہ نگاری جاری رہی۔میرے درجنوں ڈراموں ، تحقیق اور تحریر و اظہار کی بنا پہ ریڈیو کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ مجموعی طور پہ علمی ادبی خدمات پہ حکومت پاکستان نے صدارتی تمغۂ حُسن کارکردگی /نیشنل صدارتی ایوارڈ/ اعزاز فضلیت اور آزادکشمیر کلچرل اکیڈمی /یونین آف جرنلسٹ اور حکومت آزادکشمیر نے چھ ایوارڈ سے نوازا۔ زبانوں ، خاص کر اپنی مادری زبان (پہاڑی) سے دلچسپی کے علاوہ گوجری زبان سے رغبت دو وجوہات کی بناء پہ رہی، اوّل یہ کہ مجھے اپنی ماں کی بتیس دھاروں کے علاوہ گوجری اہلِ زبان رضاعی ماں کی زباں (گوجری) باعث کشش رہی ہے، دوم کہ میری ابتدائی جائے پرورش اور رہائش موضع کھی واڑہ (وادئ لیپہ مظفرآباد آزادکشمیر) میں ہمارے خاندان کے چند گھروں اور چند دوسرے کنبوں کے علاوہ تقریباً اسّی فیصد گوجری بولنے والے افراد تھے، یوں مادری زبان پہاڑی اور گوجری سے دلچسپی قائم رہی۔ ریڈیو مظفرآباد اور ریڈیو تراڑکھل کے ساتھ ساتھ اشاعتوں کے ذریعے اپنے ذوق وشوق اور تحقیقی تجسس کے گھوڑے کو مہمیز کیے رکھا۔یُوں بابائے اُردو مولوی عبدالحق کی کتاب "قدیم اُردو" اور مُلا وجہی کی کتاب "سب رس" سے پہاڑی اور گوجری لسانی روابط پہ کام کا آغاز ہوا۔میں نے کھاواڑہ مظفرآباد میں اکثریتی طبقہ خاص کر کھکھا (کھاشا) قبیلہ کی پہاڑی زبان کے گرامری روپ اورالفاظ (قدیم ترین)

کونیادور(مجلّہ)اورقومی اخبارات کے ادبی ایڈیشنوں میں سب رس سے مماثل قراردیا۔اورمطالعہ وتحقیق کی بناء پر میں نے 1973میں اس کھاشاقبیلہ کی زبان کوقدیم پہاڑی قراردیا۔اس اورمتعددتحقیقی انکشافات کی روشنی میں بالآخرکراچی یونیورسٹی کے عالمی شہرت یافتہ شعبہ لسانیات میں زبانی وتحریری ابتدائی پرکھ کے بعد مجھے ریاست جموں کشمیر کی پہاڑی زبان اوراُردو سے لسانی روابط کی تحقیق وتحریر کے لیے با ضابطہ ایم فل / پی ایچ ڈی کا داخلہ مل گیا۔ریڈیوکی ایک ادبی محفل میں طاؤس بانہالی (مرحومؒ)نے اس موضوع کا جب رانا فضل حسین صاحب کی زبانی ذکر سُنا تو اُچھل پڑے اورکہا کہ یہ موضوع دلچسپ اورسٹیٹ کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی ڈائریکٹر جنرل ریسرچ کراچی یونیورسٹی کراچی نے بتایا کہ آزادیٔ وطن سے لے کر آج 1990ء تک میری بارہویں لسانیاتی تحقیق ہو گی جبکہ علم وادب میں سینکڑوں سکالرز ایم فل اور پی ایچ ڈی کی ڈگر یاں لے چکے ہیں ۔ربّ العزت کے فضل وکرم اور دن رات مطالعہ وتحقیق نے پی ایچ ڈی کے قابل بنایا ۔ پہاڑی زبان میں لٹریچر کے بارے میں کچھ ابتدائی معلومات جموں اینڈکشمیراکیڈمی آف آرٹ کلچراینڈلینگوئجز، سرینگر کے زیر اہتمام پہاڑی زبان میں مطبوعہ مجلوں سے ہوئی۔ اُردو' انگریزی ، کشمیری ، شینا بلتی، پنجابی، سرائیکی ، ہندکواور پوٹھوہاری زبان و ادب پر نظم و نثر کے مطالعہ کا موقعہ ملا۔میرے گائیڈ جناب ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی ڈائریکٹر جنرل نے پی ایچ۔ ڈی تحقیق وتحریر کے اختتام پر اپنے تاثرات سے نوازا جو صفحہ نمبر 187پر شامل ہے۔ افسوس کہ ڈاکٹر صاحب میرے زبانی امتحان سے پہلے اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت فردوس میں جگہ عطا فرمائے(آمین) وہ مجھے ڈی۔لٹ کی تحقیق کے لئے نامزد کر رہے تھے اُن کی وفات کے بعد جناب ڈاکٹر یونس حسنی اُن کے جانشین کے طور پر مرے رہنما مقرر ہوئے۔ میں نے طویل مقالہ تحریر کیا

جسے ڈاکٹر ابو اللیث صدیقی (ڈائریکٹرجنرل ریسرچ) نے دو سوصفحات پر محدود کرنے کا مشورہ دیاانہوں نے اپنے ریمارکس میں لکھا :"یہ تحقیق کئی Ph-Ds کے لئے کافی ہے۔"" میں نے علم الاصوات کی روشنی میں پہاڑی زبان کی اصطلاحیں وضع کیں اور جنس (gender) کے حوالے سے فارمولہ دریافت کیا ۔اس فارمولے کو (CVCV-N) کوکواین کا نام دیا ۔تحقیق اورحصول ڈگری کے بعد مجھے پہاڑی زبان اور دُنیا بھر کی زبانوں کے قدیم مشترک ایسے الفاظ کی طرف توجہ دینا تھی ، جن الفاظ کو میں"خاص الفاظ" کا نام دیتا ہوں ، وگرنہ جدید سائنسی ، تکنیکی ،اختراعی اور ایجاداتی نام ، ترکیبیں اور اصطلاحیں دنیا میں یکساں ہونا کوئی اچنبھے کی بات نہیں ۔اُردو۔پہاڑی، تجز صوتیاتی (Phonology) مطالعہ بھی میرا شوق ٹھہرا۔قارئین کے لیے "اردو۔پہاڑی الفاظ کی تجزصوتیاتی مماثلت" کوجاننے کے لیے اسی عنوان سے میری دوسری کتاب یا(مقالہ پی ایچ ڈی) کا مطالعہ مفید رہے گا۔ریاست جموں وکشمیر کی تاریخ جغرافیہ اورحدوداربعہ کا ایک مختصر تعارف ، میں نے اس لیے ضروری سمجھا کہ دھرتی کے سینے پر مختلف طبقات کی باہم آویزش،آمدورفت، میل جول نے نظریات'تاریخ' تہذیب وتمدن اورزبانوں کو متاثر کیاہے۔ زبانوں یا بولیوں نے کیا رنگ دکھائے۔اسی تناظر میں ،ان الفاظ کی سرگزشت اس کتاب کاموضوع ہے۔مقالہ پی ایچ۔ ڈی (ریاست جموں وکشمیر کی پہاڑی زباں اوراُردو سے لسانی روابط") اور یہ کتاب"پہاڑی زبان میں ملفوظی اعزازات ونوادرات" ساری ریاست جموں وکشمیر میں پہلی باضابطہ تحقیقی کتب ہیں۔ اس لئے ان کتب میں اکملیت کا دعویٰ نہیں، البتہ مستقبل کے رائیٹر محقق اورلسانیات کے طلبہ کے علاوہ اپنی تہذیب وثقافت سے پیار کرنے والوں کے لئے یہ کتب مشعل راہ ضرور ہوں گی۔

؎ عمر بھر لکھتے رہے پھر بھی ورق سادہ رہا
جانے کیا لفظ تھے جو ہم سے نہ تحریر ہوئے

؎ لفظوں کو کب سمیٹا ہے وہ بحرِ بے کراں
شعروں کو حُسنِ دوست کا نعم البدل نہ لکھ

میرے مقالہ پی ایچ ڈی کی فوٹو سٹیٹ کاپیاں کروا کر ڈنڈی ماری کی گئی۔ ایک فرد نے میرے ہی من وعن موضوع/تحریر سے ایم فل کے لئے استفادہ کیا والدین کی تعلیم وتربیت کی بنا پر استفادہ کے حوالہ سے میرا ذکر ضرور کیا۔

لیکن ایک مہربان نے مقالہ کی فوٹو سٹیٹ کاپی لا کر چھ برسوں کی تحقیق کا ثمرہ ''تعین حقیقت پہاڑی زبان'' کا مواداُچک کر ایک یونیورٹی سے پیسے کمائے۔سجاد حیدر کے فکاہیہ مضمون بعنوان ''مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ'' کے تتبع میں فقط بچانے والے سے فریادی ہو سکا ہوں۔

دُشمنی رسم جہاں ہے دوستی حرف غلط
آدمی تنہا کھڑا ہے ظالموں کے سامنے

ٹیلنٹ از خودعظمت ہے لیکن ٹیلنٹ کی پرکھ کہیں بڑا وصف ہے۔ آزادجموں کشمیر کلچرل اکیڈمی کی انتظامیہ خاص کر سابق وموجودہ ناظم اعلیٰ اور سیکرٹری محترم ادریس عباسی کا شکرگزار ہوں کہ انہوں نے زیرنظر کتاب کے مواد کو پرکھ کر اشاعت کا فیصلہ کیا۔

دائم روشن رکھنا حرفوں سطروں کی اقلیمیں
موجِ زمانہ کیسی بھی ہو دیپ جلائے رکھنا

انجینئرنگ کے طالب علم سہیل ستار میرپور کے علم وہنر اور عمر میں اللہ تعالیٰ برکت عطا کرے۔ جس نے اس مقالہ کے علاوہ ساتویں جماعت کے لئے میری درسی کتاب کمپوز کی اور بیٹوں کی طرح ادب واحترام کے ساتھ وقتاً فوقتاً اخبارات وجرائد کے لئے میرے مضامین بھی کمپوز کرتا رہا۔

(ڈاکٹر نصر اللہ خان ناصر)

ریاست جموں وکشمیر کی وجہ تسمیہ

شمالی علاقوں سمیت ریاست جموں وکشمیر تین اکائیوں (جموں + کشمیر) کی وحدت ہے۔جموں کی وجہ تسمیہ کلاسیک لٹریچر اور تاریخ میں تقریبا یہی ملتی ہے کہ راجا اگنی گربھ کے بڑے بیٹے باہولوچن' چڑول اور دریائے توی تک کے علاقہ کی حکمرانی کے دوران' راجا چندر ھاس والئی مدردیش (پنجاب) سے جنگ میں مارا گیا تو لاولد ہونے کی بناء پر باہولوچن کے چھوٹے بھائی جامبولوچن کو تخت ملا۔ دوران شکار دریائے تَوی کے کنارے کی جگہ راجا کو پسند آئی جہاں اس نے محلات تعمیر کروائے' اور جنگلات صاف کروا کر ایک شہر آباد کیا' جو آباد کار حکمران جامبو کے نام پر جامبو کہلایا' صوتی تغیرات کی وجہ سے جامبو سے جاموں اور جموں بنا' یوں شہر اور پورا علاقہ جموں (Jammu) کے نام سے موسوم چلا آ رہا ہے۔

کشمیر (kashmir) کا لفظ' کلاسیک لٹریچر اور مورخین کی آراء اور مختلف توجیہات کی لپیٹ میں رہا ہے۔کشمیر کا قدرتی حسن بھی دیومالائی' ناموں کی ایک وجہ قرار دیا جا سکتا ہے۔بطلیموس کے جغرافیہ میں کسپیریا' نام کے حلقہ کا ذکر ہے لیکن مورخین میں اس جگہ(موجودہ کشمیر) کے تعین میں اختلاف ملتا ہے۔پنڈت کلہن نے اور ڈینول (Dianville) نے کسپیریا(Kasperiria) کا حلقہ بداسپیس(Bidaspes) یعنی وتستہ(Vitasta) (جہلم) اور سنیدبل(Sandabal) یعنی چندرا بھاگا اور اوریس یعنی ایراوتی۔(Iravati) دریاؤں کے منبع کے نیچے قرار دیا ہے۔اس سے مراد کشمیر لیا گیا ہے۔ ایک اور نام کیسپرائے (Kaspeiria) ڈینوس آف سموس (Dionysios of Samos) کی قدیم نظم بساریکا(Basaika) سے ملتا ہے۔ ڈینول (Danville) اور

ٹرائر (Troyor) کے علاوہ البیرونی کی تصنیف انڈیا سے بھی اس نام (Kaspeiroi) کی ایک تیز رو قوم(جس نے بیلچیس (Bacchos) کے خلاف جنگ کی تھی) کا ذکر ملتا ہے۔ڈائیونیس (Dionysios) نے نام کے علاوہ اور وجوہ کی بناء پر، اس سے مراد کشمیری قوم ہی لی ہے۔ہیؔرو ڈوٹس (Herodotus) کی تحریر کے مطابق کیسپاٹرُس "Cspatyrus" کشمیر کا قدیم نام ہے۔ہیروڈوٹس نے کیپٹیارُس، اس مقام کو ظاہر کیا ہے جہاں دار یوئس ہیسٹپاپس (Darius-Hyspatapus) کو دریائے سندھ کا منبع دریافت کرنے کے لئے بھیجا تھا۔لیکن سر۔ ای ۔ بنبری۔ (Sir-e-Bunbury) نے اپنی کتاب ہسٹری آف انشینٹ(Ancient) جیو گرافی میں اس (Caspatyrus) کو علاقہ باختر کے شمال میں علاقہ پکٹین(Paktyan) قرار دیا ہے۔ ڈاکٹر ولسن(Dr. Wilson) کو یہ اولیت حاصل ہے کہ اس نے لفظ کیپیپارُس' کو واضح کشمیر سے ملانے کی کوشش کی ہے۔ ولس کا اندازہ یہ رہا کہ رشی کیسپاپا یا کیشپ(Rsi Kasyapa) کے ذریعہ آباد کاری کی بناء پر کیشپ پور Cashap pur-(Kasyapaur) ' نام پڑ گیا۔اس تصور کو کشمیر کی سندھ تک وسیع حدود کے تناظر میں بھی قائم ہونے کی دلیل دی جاتی ہے۔لیکن ہندوستانی استناد کے حوالے سے البیرونی نے اپنی کتاب انڈیا میں' کیشپ پور(Kasyapapural) نام جگہ ملتان مین ظاہر کی ہے۔ ڈاکٹر اسٹائن مترجم راج ترنگی اور ٹھاکر اچھر چند شاہ پوریہ اس روائتی غلطی کی تصیح اس لیے بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ اس روائیت کا اعادہ ہمبولٹ(Hamboldt) ریٹر (Ritter) اور لسین (Lassen) کی تحقیقات میں بھی درج ہو گیا ہے۔ فاضل مصنفین نے کیشپ پور(Kasyapapura) سے کشمیر کے لفظ کے مشتق ہونے کو قواعدی (Philological) اعتبار سے درست نہیں مانا۔چینی ابتدائی تحریروں میں کشمیر کا

نام درج نہیں۔البتہ کشمیر کے بارے میں واضح الفاظ کے تعارفی دائرے میں قریباً وادی کشمیر آتی ہے۔۵۴۱ء میں ہندی سفیر نے چین میں جس حلقہ کا ذکر کیا اس کے بارے میں ایم۔ پاتھر(M. Pautaar) کے تحریری خلاصہ کی رو سے نام لیے بغیر وہ حلقہ کشمیر ہی بنتا ہے۔۵۴۱ء سے قریباً (۹۰) سال بعد ہیون سانگ کشمیر پہنچا۔اس نے اس حلقہ کا نام ''کیا۔شی۔مِی۔لوٗ' (Kia- Shi- Mi- Lo) لیا ہے' جو جغرافیائی طور پر محققین نے دریائے وِتستہ (جہلم) کے عظیم تاس اور ان کی بغلی وادیوں کے لئے استعمال ہونا قیاس کیا ہے۔'یوں' 'کیا۔شی۔می۔لو'' گویا کشمیر کا چینی تلفظ ٹھہرا۔ ہیون سانگ کے بعد خاندان تنگ کی راویات میں کشمیر کے تذکرہ کے بارے میں قیاس کیا گیا ہے کہ ہیون سانگ کے حوالے سے کشمیر کا بیان درج ہے۔ڈاکٹر اسٹائین نے او کونگ (۷۵۹ء) کی سیاحت پر اپنی رائے میں' واضح کیا ہے کہ او کونگ کی روایت میں ایک نام ''پولو۔ او۔ لو ۔پو۔ لوٗ' (Po-Lo-ou-Lo-Po-Lo دراصل سرینگر کا پرانا سرکاری نام ''پرور پور'' لیا گیا ہے۔ یہ رائے اس لئے درست معلوم ہوتی ہے کہ لسانیاتی سائنسز (Linguistics Sciences) میں صوتی تغیرات کے مسلمہ اصولوں کے تحت ''ر'' (R) کا ''ل'' (L) سے تبادلہ ہوتا رہتا ہے۔کشمیر کا لفظ یہاں کے باسیوں اور علاقہ کے لیے ''پانِنی'' (Panini) مشہور قواعد دان کی گرامر کی کتاب کے علاوہ پاتنجلی (Patangali) کی تشریحات میں بھی ملتا ہے۔مورخین اور جغرافیہ دانوں کے علاوہ سیاحوں' نیز ماہرین لسانیات نے بھی کشمیر' کاشیر' کشیر' کشمیرا کشویر کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ نام قریباً تیئیس (۲۳) صدیوں سے رائج ہے۔ راج ترنگی کے مصنف پنڈت کلہن نے کشمیر کی مشہور جڑی کشٹھ (کُٹھ) کی بہتات کی بناء پر اس دھرتی ''کُشٹھ پور'' اور رفتہ رفتہ کشمیر کے نام سے موسوم ہو

جانے کی توجیہہ بھی پیش کی ہے۔ پراکرت (زبانوں کی قدیم پیت) میں یہ نام کسویرا (Kashvira) رہ چکا ہے۔ کیونکہ انڈوایرین زبانوں میں صوتی تبدیلیوں کے مزاج کی بناء پہ ویدی، سنسکرتی، پراکرتی الفاظ کا درمیانی "م" (M) واؤ (و) سے بدل جاتا ہے۔ ہندو مورخین کی ایک توجیہہ یہ ہے کہ کشمیر میں ستی سر جھیل میں مقیم دیؤ جلوو بھو (Jalodhave) کو برہما کے پوتے رشی کیشپ نے دیوتاؤں کی مدد سے قتل کر کے لوگوں کو نجات دی، تو زیر آب زمین پہ سے پانی کے اخراج کے بعد آبادی کی صورت میں جگہ کیشپ پور اور بعد ازاں کشمیر ہوئی۔ اس دیو مالائی مفروضہ کو کم وبیش غیر مسلم قلمکاروں کے علاوہ مسلم مصنفین نے بھی دوہرایا ہے۔ ایک وجہ تسمیہ اس طور کتب میں ملتی ہے کہ کاکیشیا کے مہاجرین نے کشمیر کی آبادی کاری کے بعد کاکیشیا کے حوالے سے کشمیر کا نام رکھا۔ جبکہ کاکیشیا کے علاوہ ٹرانس کے لوگ بھی کشمیر میں آباد ہوئے ہیں۔ لیکن ٹرانس کے سابقہ یا لاحقہ سے کوئی نام موجود نہیں۔ یہی صورت یوچی شاخ، کُش (Kush) کشمیر پہ حکمرانی کے حوالے سے (کُش + میر) کی ہے۔ کُش (Kush) شاخ کشمیر کے علاوہ شمال مغربی حصہ (موجودہ مغربی پاکستان) پہ متصرف وقابض رہی ہے۔ یوں اس تصرف کی بناء پہ شمال مغربی حلقہ بھی کشمیر ہی کہلاتا جبکہ ایسا نہیں ہے۔ بعض قلمکاروں کے نزدیک قادیانیوں کی توجیہہ کہ "ک" سے مراد مانند (عبرانی) اور "شیر" سے مراد "سیریا" (ملک شام) ، یعنی (ک + شیر) اس ترکیب توجیہہ سے کشیر یا کشمیر ہوا۔ اس لیے اتفاق نہیں کیا جا سکتا کہ اس ترکیب کے پس منظر میں یہ کہانی بیان کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل کے گم شدہ دس قبائل کشمیر میں آباد ہوئے تو انہوں نے ملک شام (سیریا) کی طرح کشمیر کو پاکر "ک + سیر" قرار دیا۔ جبکہ محقق "فلپ کے بٹی" اور "ٹائین بی" کی تحقیق کے مطابق یہ دس گم شدہ قبائل اپنے قبائل سے جا

ملے تھے۔ مرزا حیدر دوغلات کی "تاریخ رشیدی" میں کیشپ + مر (مٹھ) کی ترکیب درج ہے۔ پنڈت ہرگوپال خستہ نے اپنی تصنیف وتالیف "گلدستہء کشمیر" میں اسی ترکیب کی مفروضہ محرک کہانی کا قریباً تذکرہ کیا ہے۔ یورپی مؤرخ ٹیفن ٹھیلر کو یہی رائے دوہرانے میں اولیت حاصل ہے۔ ولسن نے محمد عظیم کی کتاب واقعات کشمیر سے نوٹ لے کر اپنے مقالہ میں کیشپ + مر کی جگہ کیشپ + سر، سے کشمیر کا لفظ نکالا ہے۔ غالباً سر (Sar) املائی غلطی ہے۔ بعض قلمکاروں نے "کم" اور "شمیر" (Kam+Shamir) سے کشمیر کا نام مشتق ہونا لکھا ہے۔ کم سے مراد پانی اور شمیر بمعنی نکالنا کے حوالے سے توجیہہ پیش کر دی گئی ہے۔ مولوی محمد دین (مختصر تاریخ کشمیر) کے مطابق اس جل تھل وادی میں حضرت سلیمانؑ کے ورود پہ کشف (Kashaf) دیؤ نے معبوبہ میر (Mir) نام پری کے حصول کے لئے وادیٔ سے پانی نکال باہر کیا، یوں عاشق دیو کشف اور معبوبہ پری "میر" کے باہم نام (ترکیب) سے کشف میر اور بعد میں کشمیر ہوا۔

لیکن مورخ محمد دین فوق نے اس کہانی سے اختلاف کرتے ہوئے راجا نر اندر کے عہد حکومت میں حضرت سیلمانؑ کے ورود مسعود کا تذکرہ کرتے ہوئے حضرت سلیمانؑ کے ذریعہ عملاً پانی نکلوانے کے عمل کا تذکرہ ہے۔ ڈاکٹر غلام محی الدین صوفی کے حوالے سے دو توجیہات قابل غور ہیں اول "کا + سمیرا" (Ka- Smira) کا (Ka) بمعنی پانی اور سمیرا Smira بمعنی (Wind) ہے۔ ڈاکٹر جی۔ ایم۔ ڈی صوفی نے لفظ "ستی سارس" (Satisaras) کی جگہ کا سمیرا کا سمارا کے بدل جانے کی قیاس آرائی کے بعد "کاش" (کھش یا کھاشا) قبیلہ کے نام پہ کاش + مر، یا کھشمر کا تذکرہ کیا ہے۔ لیکن علی الرغم خود اس توجیہہ پہ شک کا اظہار بھی کیا ہے۔ میسرز، سر ڈینزل ایبٹسن (Sir

(Denzil Ibetson سر ایڈورڈ میکلیگن (Sir Edward Maclagan) اور ایچ۔ اے۔ روز (H.A.Rose) اپنی معروف تحقیق و تصنیف (A Glossary of the tribes and casts) میں کشمیریوں کو ''کھش '' مخلوط نسل قرار دیا ہے۔شہنشاہ بابر نے درہ سندھ سے کشمیر میں آ کر بسنے والی قوم کاش (Kash) کی بناء پر کاشیر یا کشمیر وجہ تسمیہ بتائی ہے۔بعینہ جس طرح اسی قوم کی وجہ سے کاشغر اور کاغان ہوا۔غور طلب صورت یہ ہے کہ بلتی لوگ کشمیر کو کش چھل' تبت خورد والے کش چھپا اور گلگت کے باسی کشمیر کہتے ہیں۔ ماہرین لسانیات اور مورخین کھش قبائل کے باقیات کی نشاندہی کی ہے' ڈاکٹر گریرسن اور مستشرقین' ککھا قبیلہ کو ان کی باقیات تصور کرتے ہیں۔ لسانیاتی سائنس میں' ش (S) کا ھ (H) سے تبادلہ مسلمہ ہے۔ یوں کھاشا سے ککھا ہونا ' تاریخ و لسانیات کی کتب میں ملتا ہے۔ راج ترنگنی کے حوالوں سے پتا چلتا ہے کہ جنوب اور مغرب کی طرف کے تمام پہاڑی علاقوں میں کھشوں کی آبادی اور تصرف تھا ۔ ان کی آبادی ایک وسیع نیم دائرے کی صورت میں جنوب مشرق کی طرف کشتواڑ سے مغرب کی طرف وادی وتھ (جہلم ویلی) تک پھیلی ہوئی تھی ۔ راجپوری (راجوری) اور لوہرَ کی پہاڑی ریاستوں پر بھی کھش قبائل قابض تھے گیارھویں صدی میں یہ قبیلہ تخت کشمیر پر متمکن ہوا تھا۔ کشتواڑ ' اکشٹ واڑ اور کھاوڑا ' ناموں کی وجہ تسمیہ بھی علم الاصوات (Phonetics) میں صوتی انحطاط (Phonetic decay) کے تحت کھاشا قبائل سے متعلق لگتی ہے۔ یوں لسانیاتی سائنس کے حوالے سے شہنشاہ بابر' اور متعدد دیگر محققین کی اس رائے میں وزن محسوس ہوتا ہے کہ کشمیر کا نام کاش/ کھاشا/ کھش قبائل کی وجہ سے ہی پڑا ہے۔قدیم مؤرخین اور محققین نے وادی کشمیر (Kashmir- Valley) کو مرکزیت جان کر اس کی مختلف اطراف میں وسیع و عریض علاقوں کو نواحات بھی ظاہر کیا ہے۔ان

علاقوں میں' مظفرآباد (قدیم علاقہ پہاڑ) ' جموں (جامبو)' پونچھ (پرنوس یا پرنٹس) راجوری (راج پوری) کشتواڑ (کھاشاور۔کھشہ واڑھ) لداخ' لہاسہ' گلگت بلتستان اور کرگل وغیرہ شامل ہیں۔ان علاقوں پر خودمختار اور نیم خودمختار حکمرانوں کا تسلط بھی رہا ۔ لیکن ریاستی اجتماعی (ریاست جموں و کشمیر) کی وحدت کے طور پر ان علاقوں کی شناخت موجود رہی ہے۔

تاریخ:۔ ریاست میں قدیم ترین' ناگا نسل کے آٹھ قبیلوں کا تذکرہ ملتا ہے۔بعض محققین انہیں تورانی خانہ بدوش کہتے ہیں۔کشمیر میں ایک اور قدیم نسل پشاچہ گروہ کی نشاندہی موجود ہے۔آریاؤں کی آمد سے پہلے ناگوں کے ہم عصر اور ہم وطن پشاچ نسل کے لوگ تھے۔ اُنہیں آریہ اچھوت کہتے تھے۔ ماہرین لسانیات کی تحقیق کے مطابق بلتی ، شینا' کوہستانی' کشمیری' کھوار' اور پہاڑی زبان ایک ہی گروپ پشاچی یا دردی زبانیں ہیں۔کشمیر کی سیاسی تاریخ بادشاہ گونند اول عملاً گونند ثانی 2950 ق م سے شروع ہوتی ہے۔ رگ وید میں چودہ قبائل کا ذکر ہے جنھیں بعض محققین قدیم اقوام، حبشی، نگرا ایڈیا ناگ' آسٹرک' کول منگول اور دراوڑوں میں تلاش کرتے ہیں۔ بادشاہ گونند اول سے پہلے 52 حکمرانوں کے بارے میں تاریخ خاموش ہے۔قدیم ترین تاریخ راج ترنگی کے مطابق کشمیر پر ہندو حکمرانوں نے چار ہزار سال حکومت کی تقریباً 21 غیر مسلم خاندان برسراقتدار رہے۔چوتھی صدی قبل مسیح کے دوران میں کشمیر بدھ مت کا مرکز بن گیا۔ کشمیر فتح کر کے بدھ مہاراجا اشوک 273 ق م سے 231 ق م تک حکمران رہا۔ بدھوں کا نو سو سال تک راج رہا۔بدھی راج کی گرفت کمزور ہوتی گئی تو ھُن Hun قوم کا ایک جابر اور سفاک حکمران سردار مہر گل تخت کشمیر کا مالک بن بیٹھا۔532 ء میں راجا پرورسین نے حکومت سنبھالی ہندو حکومتوں میں راجا للتہ دتیہ 725 ء سے 753 ء تک منصف

مزاج' بہادر اور فاتح کی حیثیت سے حکومت کرتا رہا۔اس کے دور میں پنجاب' کابل' قندہار' تبت ترکستان تک کشمیری حکمرانی کا ڈنکا بجتا رہا۔للتہ دتیہ کے بعد افراتفری' بدنظمی رہی تقریباً ساڑھے چار سو سال تک امن و امان اور حکومتی مکمل دسترس کا فقدان رہا۔ہندو راجاؤں کا دور راجا سہدیو (1300 ء تا 1319 ء) پر ختم ہو گیا۔تاتاریوں نے ذوالچو کی قیادت میں کشمیر پر حملہ کیا' تاراجی کے بعد ذوالچو واپس چلا گیا۔راجا سہدیو کے ایک وزیر شہزادہ رنچن تحت کشمیر پر قابض ہو گیا' معروف ولی اللہ حضرت شرف الدین عُرف بلبل شاہ کے ہاتھ بیعت کر کے رنچن نے اسلام قبول کر لیا۔اور سلطان صدر الدین کے نام سے 1320 سے 1323 ء تک حکومت کی

1323 ء میں سلطان صدر الدین کی وفات کے بعد ہندو راجا سہدیو کا بھائی اور دیان دیو قابض ہو گیا۔ 1323 ء تا 1338 ء حکمران رہنے کے بعد اودیان دیو وفات پا گیا۔ اودیان دیو کے مسلمان وزیر شاہ میر نے حکومت سنبھالی یوں شاہ میری حکومت کی بنیاد پڑی ۔شاہ میر نے سلطان شمس الدین کا لقب اپنایا۔شاہ میری خاندان کے شاہوں نے 216 برس تک حکومت کی۔ یہ آزاد اور خود مختار سلطنت کا زمانہ رہا۔علم' زبان و ادب' تہذیب و ثقافت اور فتوحات کی وجہ سے کشمیر کا بول بالا ہو گیا' اِسی خانوادے کے ایک سپوت سلطان شہاب الدین تبت' کاشغر' ترکستان' سمرقند' بخارا' قندہار' کابل' پنجاب' سندھ' بلوچستان اور راجپوتانہ تک کشمیر کی سلطنت کو وسعت دی۔ دنیا بھر میں کشمیر کا چرچا ہوا۔مفکر اسلام حضرت علامہ محمد اقبالؒ نے اسی اولوالعزم فاتح کا کشمیر میں دوبارہ پیدا نہ ہونے کا افسوس کیا ہے۔

؎ عمر ہا گُل رخت بربست و کشاد
خاک ما دیگر شہاب الدین نزاد

شاہ میری عہد میں ہی حضرت سید علی ہمدانیؒ اور اُن کے پیروکار علماء و مشائخ نے کشمیر کو دین اسلام اور روحانی قوت کا مرکز بنا دیا تھا۔ سلطان حبیب شاہ ، خانوادہ شاہ میری کا آخری تاجدار تھا۔ چک خاندان کا مورث اعلیٰ لنکر چک دردستان سے آ کر راجا سہدیو کے دربار میں ملازم ہو گیا تھا۔لنکر چک کی اولاد شاہ میریوں کے ہاں بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہی۔لیکن شاہ میری راج زوال کی طرف بڑھا تو چک خاندان کے ایک شاطر اور موقعہ پرست وزیر غازی چک نے سب کے سامنے سلطان حبیب شاہ کا شاہی تاج 1555 ء میں زبردستی چھین کر خود پہنا اور اپنی حکمرانی کا اعلان کر دیا۔ تقریباً 38 برس (1555-86 ء) تک چک تسلط قائم رہا۔ آٹھ حکمرانوں نے مزے لوٹے چک شعیہ مذہب کے پیروکار تھے۔سنیوں خاص کر سُنّی علما کرام کے ساتھ نا روا سلوک روا رکھا' جید عالم مفتی قاضی موسیٰ کو ہاتھی کی دم سے باندھ کر سرینگر کے بازار میں گھماتے گھماتے ختم کروا دیا۔کشمیری علماء کا ایک وفد شیخ حمزہ مخدومؒ اور شیخ یعقوب صرفیؒ کی قیادت میں مغل شہنشاہ اکبر اعظم کے دربار میں حاضر ہوا۔کشمیر کو مغل سلطنت میں شامل کرنے کے اپیل کی۔ براستہ جہلم ویلی مغل حملہ ہمبا حکمرانوں کی مزاحمت سے ناکام رہا لیکن 28 جون 1586 ء کو براستہ بھمبر مغل فوج مرزا قاسم بیگ کی سربراہی میں کشمیر پر حملہ آور ہو کر قابض ہو گئیں۔خوبصورت تعمیرات، باغات، قلعہ ہری پربت نسیم باغ شالا مار باغ' نشاط باغ چشمہ شاہی، چشمہ ویری ناگ' پتھر مسجد' پری محل ادب او فنون لطیفہ کا فروغ مغلوں کے اہم کارنامے رہے۔166 برس 1586 ء سے 1752 ء تک کشمیر پر مغل قابض رہے۔ 1752 ء میں افغان کمانڈر عبداللہ ایشک اقاصی کشمیر پر چڑھ دوڑا۔ یوں 66 برس پٹھانوں نے حکومت کی۔ پٹھان سنگدلی' بدمزاجی اور حرص کے ساتھ ظلم کی وجہ سے بدنام ہوئے۔ چراغ بیگ گورنر کا ظلم ایک ضرب المثل بن کر رہ

گیا۔کشمیر پر گرفت کمزور ہوتی گئی تو کشمیری ہندوؤں کا وفد کشمیری پنڈت بیر مل دھر کی قیادت میں مہاراجہ پنجاب رنجیت سنگھ کے دربار میں حاضر ہوا اور مہاراجا کو حملے کے لئے آمادہ کیا چنانچہ سپہ سالار دیوان چند کی قیادت میں سکھوں نے حملہ کیا۔ افغان گورنر عبدالجبار خان کو شکست ہوئی' یوں 1819 ء میں سکھ کشمیر کے حکمران بن گئے ۔

لیکن پہاڑی علاقوں خاص کر مظفرآباد میں حکمران قبیلہ بمبا Bamba نے شدید مزاحمت کی ۔ اُن مزاحمتی لڑائیوں میں والی کرناہ شیر احمد خان نے سکھوں اور ڈوگروں کے خلاف تقریباً 22 معرکے مارے۔ بیشتر میں فتح پائی ۔زبان و ادب کے لحاظ سے وار شیر احمد خان (رزمیہ منظوم پہاڑی زبان کا کلام) مشہور زبان زد عام و خاص ہے۔سکھ 27 برس 1819 ء سے 1846 تک کشمیر و پلی پر قابض رہے۔سکھوں کی انگریزوں سے شکست کے بعد 1846 ء میں انگریز کشمیر کے وارث بن گئے۔انگریزوں نے مہاراجا رنجیت سنگھ والی لاہور کے ایک سرکردہ فرد گلاب سنگھ ڈوگرہ کو 75 لاکھ نانک شاہی روپوں میں کشمیر فروخت کر دی۔

دہقان و کشت جوئے خیابان فروختند
قومے فروختند و چہ ارزاں فروختند

اس سودے بازی کو معاہدہ امرتسر کہا جاتا ہے۔گورنر شیخ امام دین نے باغی شیر احمد خان والی کرناہ کو خوش آمدید کہا ڈوگروں کے ساتھ سرینگر وادی میں دو معرکے خاص کر معرکہ ہری پربت ہوا' ڈوگرہ سپہ سالار لکھپت رائے شیر احمد خان کے ہاتھوں مارا گیا۔ معاہدہ امرتسر کی دفعہ نمبر9 کے تحت ڈوگروں نے انگریزوں سے عسکری مدد مانگی' ڈوگرہ انگریز مشترکہ فوج نے انگریز کمانڈر بریگیڈیر وہیلر اور سر ہنری لارنس کی قیادت میں کشمیر پر حملہ کیا ۔گورنر شیخ امام دین لاہور بھاگ گیا۔ بعد میں شیر احمد خان کو گرفتار کر لیا گیا۔ 9

نومبر 1846 ء کو کشمیر پر ڈوگرہ طفیلی قبضہ ہو گیا۔ 1846 ء سے 1947 ء تک کشمیر پر ڈوگرہ راج کے تحت' مہاراجا گلاب سنگھ ، رنبیر سنگھ' پرتاب سنگھ' اور ہری سنگھ تخت نشین رہے۔ مسلمانوں کو اعلیٰ انتظام و انصرام میں ڈوگروں نے شریک نہیں کیا۔چھوٹے بڑے عہدوں پر کشمیری پنڈت اور ڈوگرے راجپوت قابض تھے۔ ریاست کی 85 فی صد آبادی مسلمان تھی لیکن 28 وزرائے اعظم میں سے ایک بھی مسلمان نہیں تھا۔13 بٹالین فوج میں سے صرف ڈیڑھ بٹالین مسلمانوں کی تھی۔حقوق کی خاطر ریشم خانہ میں مزدوروں کی بغاوت بیداری کی تحریک کی اولیں ڈیمانسٹریشن تھی۔علمی' اقتصادی' معاشرتی اور عباداتی میدان میں مسلمانوں کی زبوں حالی کے ردعمل میں فلاحی تنظیموں کے بعد سیاسی تنظیمیں معرض وجود میں آ ئیں۔ انجمن اسلامیہ جموں' انجمن کشمیری مسلمانان لاہور' انجمن نصرت الاسلام' آل انڈیا مسلم کشمیری کانفرنس' ینگ منز مسلم ایسوسی ایشن' انجمن اسلامیہ پونچھ' ریڈنگ روم پارٹی' آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے بعد آل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس (1932 ء) میں قائم ہوئی۔ معاً بعد آزاد پارٹی ،مسلم کانفرنس' نیشنل کانفرنس 1939 ء انجمن آزادی پونچھ' جموں وکشمیر مسلم لیگ' مسلم سٹوڈنٹس یونین' کسان مزدور کانفرنس کے پلیٹ فارم سے بیداری سے بڑھ کر آزادی اور خود مختار تحریکوں نے جنم لیا۔سیاسی اور عوامی تحریکیں منظر عام پر آ گئیں۔تحریک عدم ادائیگی مالیہ کے روح رواں راجہ محمد اکبر خان(میر پور) نے کمال کی مزاحمت دکھائی۔کشمیر چھوڑ دو تحریک' کشمیر لبریشن موومنٹ کے بعد رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک کی بازیابی کی تحریک چلی۔ ولال کمشن' گلانسی کمیشن کے بعد فرنچائز کمیٹی' گنگا ناتھ کمیشن نے کشمیریوں کے حقوق اور تحریکوں کا حل تلاش کیا لیکن ڈھاک کے وہی تین پات نیشنل کانفرنس کی تحریک کشمیر چھوڑ دو کے مقابلے میں فری کشمیر کی تحریک مسلم کانفرنس نے چلائی' توہین قرآن کے ردعمل میں جلوس

پر ڈوگرہ پولیس کی فائرنگ سے 13 جولائی 1931 ء کو 22 مسلمانوں کی شہادت تحریک آزادی کے لئے سنگ میل ثابت ہوئی۔سرینگر میں 19 جولائی 1947 ء کو قرار داد الحاق پاکستان منظور کی گئی۔ 14 / اگست 1947 ء کو پاکستان معرض وجود میں آ گیا۔مہاراجا ہری سنگھ نے کشمیر کا عارضی طور پر پاکستان کے ساتھ سٹنڈسٹل کا معاہدہ کیا ۔مہاراجا ہری سنگھ الحاق بھارت کی جگہ خودمختار کشمیر کا حامی تھا۔لیکن بھارتی زعما نے خود اور راج گرو کے ذریعے مہاراجا کو ڈرایا' ہری سنگھ کشمیر سے چلا گیا پھر الحاق بھارت کا ڈرامہ منظر عامہ پر آیا۔تو موجودہ آزاد کشمیر سے مجاہدین اٹھ کھڑے ہوئے اِن کی مدد کے لئے قبائلی جتھے بھی آن پہنچے موجودہ آزاد کشمیر مظفرآباد' پونچھ' میرپور میں 24 /اکتوبر 1947 ء حکومت آزاد جموں وکشمیر قائم ہوئی ۔مجاہدین کی پیش قدمی جاری تھی کہ ہندوستانی فوج 27 /اکتوبر 1947 ء کو سرینگر ائرپورٹ پر بذریعہ ہوائی جہاز اترنا شروع ہو گئی۔ بھارت کی استدعا پر اقوام متحدہ/ اسلامی کونسل نے اس شرط پر جنگ بند کرائی کہ کشمیریوں کو پاکستان یا ہندوستان سے ملنے کا اختیار رائے شماری کے ذریعے دیا جائے گا۔لیکن ایسا ابھی تک ہونے نہیں دیا گیا۔سکھوں اور ڈوگروں کے دور تک کشمیر میں فارسی زبان میں سارا نظام چلایا جا رہا تھا۔ 1925 ء میں کشمیر میں فارسی کی جگہ اُردو زبان کو سرکاری حیثیت حاصل ہوئی۔کشمیری اور ڈوگری پہاڑی زبان کو بڑی اہمیت حاصل رہی۔

پہاڑی زبان کے ڈانڈے

پہاڑی زبان کے ڈانڈے کہاں جا ملتے ہیں اس ضروری کھوج سے پہلے لسانیاتی سائنس اورتاریخ پر محققانہ نظر ڈالتے ہیں۔

اِنسان اورزبان

اِنسان اورزبا ن کی تاریخ ایک ہے۔علم اللسان (Philology) اورعلم الانسان (Anthropology)باہم لازم وملزوم ہیں۔رب العزت نے زبانو ں کے اختلاف کو اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی قراردیاہے۔ارشادباری تعالیٰ ہے:۔

ومن آیاتہ خلق السموٰت والارض واختلاف السنتکم والوانکم ان فی ذالک لا یات للعالمین (الروم۔۲۲)

ہارورڈ یونیورسٹی کے مشہورماہر لسانیات Diwight BoLinger نے اپنی تحقیقی کتاب Aspect of Languages کے ایک عنوان میں لکھاہے "Languages are alike, because people are alike in their capacities for communicating in a uniquely human way."

گونگے اوربہرے افرادبھی اشاروں 'کنایوں کے علاوہ بظاہر بے معنی لیکن آوازوں کے زیروبم سے اپنا مدعا'محسوسات' عمل یاردعمل ظاہرکرتے ہیں۔''ڈیوائیٹ بولنگر'' لکھتاہے:۔ "Every human infact has an instinct bable even those deaf at birth do it, and those who cut off from it by illness or surgery will resume it afterward."

ریاست جموں وکشمیرنے عملاً اپنی زبانو ں اورکلچر کومردہ نہیں ہونے دیا۔لیکن شہروں میں دیگرزبانو ں اوررہن سہن نے متاثرضرورکیا'دوسری زبانو ں'مذاہب اوررہن سہن کے علاوہ 'زمینی اورآسمانی آفات اورمشکلات نے احساس کمتری کاشکاربھی کیا۔لیکن جوں جوں تعلیم اورروزگارعام ہوتاگیااپنی زبان خاص کرپہاڑی زبان کی

اہمیت،مٹھاس اور محبت نے علمی اور تحقیقی سطح پر اہم اِنکشافات منظرِ عام پر لائے۔

ولہم وان ہمبلٹ (Wehelem Von Hambolt) لکھتا ہے:۔ "Man is man because of language." کہ اِنسان محض زبان کی بدولت اِنسان ہے۔ایک اور مقولہ ہے:۔ "No language without man, no man without language."

یعنی ”کوئی زبان نہ تو انسان کے بغیر زبان ہو سکتی ہے اور نہ ہی کوئی اِنسان زبان کے بغیر انسان کہلاتا ہے۔“ جی۔ ری ویز (G.Revez) کے خیال میں ”زبان کی ابتدائی منازل حیواناتی دنیا سے شروع ہوتی ہے اور حیوانی ردِعمل اور طور طریقوں سے نطقِ اِنسانی مشتق ہے۔“ اس مفروضہ سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ زبان کی ابتداء جانوروں سے ہوئی ۔ ہمبلٹ نے متعدد دلائل کے ساتھ اِس نظریہ کو رد کیا ہے۔

ہر دور کے دانشوروں،فلسفیوں،مفکرین،علماء اور ماہرین لسانیات نے بیش قیمت آراء پیش کی ہیں۔ایک گروہ زبان کو براہِ راست عطیہ رب العزت قرار دیتا ہے۔دوسرا ایک طبقہ زبان کو باصلاحیت افراد کی تخلیق وارتقاء مانتا ہے۔تیسرا گروہ زبان کے لیے مختلف اسباب کا قائل ہے، مثال کے طور پر نقالی، بامعنی حرکات و سکنات، حیرت واستعجاب کی علامات اور ابلاغ کے محرکات، زبان کے مبتدیان میں شمار کرتا ہے۔علم الانسان کے ماہرین زبان کو انسان کی ایجاد قرار دیتے ہیں۔اِٹلی کے ماہرین لسانیات تمام زبانوں کی بنیاد ایک قرار دیتے ہیں۔مذہب نے الوہی (قدرتی) نظریہ پیش کیا۔عیسائیت اور یہودیت میں تمام انسانوں کی ابتداء میں ایک زبان (عبرانی) کا تصور موجود ہے۔مشہور عالم ماہر لسانیات گوم اور ہوڈر نے اس نظریہ کو رد کیا کہ کوئی زبان ابتداء میں مکمل تھی، کہ موجودہ دور اور جدید حالت میں بھی مکمل نہیں لہٰذا نامکمل زبان کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا اُس

کی شانِ اکملیت کے خلاف ہے۔ڈاکٹر ابواللیث لکھتے ہیں کہ:۔

”کونڈیلک (Condillac) کے بعد جان گوٹ فریڈ ہرڈر (John Gottfried Herder) کا نام قابلِ ذکر ہے، نے زبان کی الہیاتی نظریہ کی تردید کی۔“ اِس وقت دنیا میں عربی زبان، اپنی جامعیت کے اعتبار سے سرفہرست ہے لیکن عربی زبان نے بتدریج ترقی بھی کی ہے، اس امر سے اتفاق ہے، کہ قدرت کاملہ نے وقت اور بشری مطلوبہ تقاضا کے مطابق حضرت آدمؑ تا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبران کرام کو مطلوبہ خاص کر زبان میں احکامات بھیجے، حکمت ودانش اور تخلیقی صلاحیتیں عطا کیں۔حکمت ودانش، ترقی اور بہتری، ایجاد واختراع، علم وفن اور تعمیری فکر و عمل کے لیے اظہار وتحریر کا قدرتی ملکہ اور اکتسابی عمل جاری وساری ہے۔جس نے دنیا میں بتدریج ہزاروں زبانوں اور علم وفن، سائنس اور تکنیک کو منظرِ عام پر لایا۔چھ صدی (ق،م) فیثاغورث کا فطری نظریہ اور افلاطون 347 تا 429 ق،م کا تصور یہ ہے کہ حضرت آدمؑ کا جانوروں اور پرندوں کا نام لینا گویا جبلت کے زور پر زبان کی ابتداء ہے۔ افلاطون خود بھی اس نظریہ کے حوالے سے اپنی تصنیف کریٹلس (Cratylus) میں متذبذب بھی تھا۔ڈاکٹر گیان چن جین نے اسے فلسفیانہ سوچ قرار دیا ہے۔اشرف المخلوقات (انسان) کا جانوروں کی نقالی کے ذریعے زبان کی ایجاد کے نظریہ کو لغو قرار دیا ہے۔

اٹھارویں صدی کے آخر میں جرمنی کے ہرڈر (Herder) کے بعد مشہور عالم جینش (Jenish) کا نام آتا ہے جس نے 1794ء میں برلن اکیڈمی کے اعلان کردہ انعامی تحقیقی تحریری مقابلہ میں حصہ لیا۔ بعنوان ”زبان کی ابتداء کا فلسفہ اور یورپ کی قدیم وجدید زبانوں کا تقابلی مطالعہ (مفہوم) مقالہ لکھ کر مقرر انعام جیتا۔لسانیاتی موشگافیوں کے علاوہ اصولی پہلو اور زبان میں انسان کے اخلاق اور ذہن کی عکاسی بھی ہوتی

ہے۔مشہور دانشور روسو(Rousseau)1712-22 کی تصنیف میں زبان کی ابتداء کے بارے میں مافوق الفطرت ماٰخذکی تائید کے ساتھ ساتھ قدرتی امور کا نتیجہ بھی قرار دیا گیا ہے۔

زبان کی ابتداء کے لیے ایک آئیڈیا DING DONG ہے۔کہ مختلف ٹھوس اشیاء کسی ٹھوس شے سے ٹکرانے پر جو آواز دیتی ہیں اُس آواز کے تتبع میں لفظ نے وجود پایا۔لیکن بعض ماہرین اِس ڈنگ ڈانگ تھیوری(Theory) سے اتفاق نہیں کرتے ۔کہ اِس نظریہ کے تحت پیدا شدہ آواز ہو بہو رائج نہیں مزید یہ کہ اگر یہ آواز اُسکی اپنی زبان میں نہیں تو وہ اُسے دہراتا نہیں مثلاً گھنٹی کی آواز انگریزی میں Ding Dong ہے۔تُرکی میں ڈِن ڈم (Din Dom) ہسپانوی میں ٹن ٹن (Tin Tin) جرمن میں بن بام (Bin Bom) اُردو میں ٹن ٹن (Tin Tin) اور پہاڑی میں ٹن ٹن (Tin Tin) ہے۔"ڈاکٹر الیگزینڈر مرے" نے تو ابتدائی یک رُکنی الفاظ میں آغاز زبان کا نظریہ پیش کیا تھا۔ماہرین نے اِسے مکمل تسلیم کرنے سے اس لیے انکار کیا کہ رومن لپی میں U, V, X, Y-Z, E-i-J-K, Q, O کی آوازیں نہیں ملتیں ہندیورپی حروف ز،ژ،ش،خ،غ،عربی کے حروف ث،ح،ذ،ص،ط،ظ،ع اورق،اِسی طرح مہاپران ،ت،د،چ،اورجی ان/ کی آوازیں موجود نہیں۔ڈاکٹر سہیل بخاری نے "نوترے" کے ایک اجتماعی نظریے کی نشاندہی کی ہے۔نوترے کے مطابق مزدور کوئی وزنی چیز شہتیر وغیرہ اُٹھاتے ہیں یا گھسیٹتے کھینچتے مُنہ سے خاص آواز بیک وقت نکالتے ہیں جیسے "یو ہے یو" نظریہ کہا گیا۔اسے زبان کی ابتدائی آوازیں قرار دیا گیا جس سے گویا زبانیں بنائی گئیں ۔ریاست جموں وکشمیر کے پہاڑی حلقوں میں کئی اجتماعی زورطلب کاموں میں اجتماعی آوازوں کا ردھم موجود ہے۔لیکن اِس سے کوئی زبان وجود میں نہیں آئی۔ مکانات کی

تعمیر کے لیے بھاری لکڑا ور جندر(پن چکی)کولاتے ہوئے خاص کر لکی کے بُھٹے سوکھی چھلیاں کوٹتے وقت بظاہر مجموعی بے معنی آوازیں بلند ہوتی ہیں لیکن یہ بامعنی الفاظ ہوتے ہیں مثلاً "یَول ہا "۔حقیقت میں یا اللہ کے الفاظ تیزی کے ساتھ اور مخصوص لہجہ میں ادا کرتے ہیں کہ حروف کی آوازیں ایک دوسرے سے جُڑتی اور ضم ہو کر اُبھرتی ہیں۔بظاہر اس طرح کے کئی الفاظ یا آوازیں آج بھی سُنی جاتی ہیں لیکن یہ آوازیں پہاڑی اور گوجری زبان میں کسی اضافہ کا باعث نہیں بنیں۔

زبان کی سائنس (Science of Language) میں اے۔ایچ سائس نے بھی اِنسانی اعضاء کے اشارات سے زبان بننے کا تصور پیش کیا ہے ۔ماہرین نے اشارات کے مُدعا میں وسعت اور تنوع کی کمی کا اظہار کرتے ہوئے قرار دیا ہے کہ ضمیر موصولہ (جو،جن) ضمیر غائب (وہ،اِن)رنگوں کی موجودگی کے بغیر اشاروں میں وضاحت ممکن نہیں اور اوقات کی نشاندہی مثلاً اب کب تب جب امسال پارسال آج کل پرسوں وغیرہ ظاہر نہیں کی جاسکتی۔البتہ اشارے زبان کے مددگار چلے آرہے ہیں۔

دلچسپ لیکن مفروضوں میں عجیب نظریہ ڈنمارک کے ایک ماہر زبان "اوجیسپرسن" اپنی کتاب "زبان اس کی ماہیت ارتقاء اور آغاز" میں پیش کیا کہ ابتدائی زبا ن طویل الفاظ اور مشکل آوازوں پر مشتمل تھی اور مخلوق مستی میں جھوم رہی تھی ۔جس طرح مستی میں گائے ڈکراتی ہے بلی غرغر کرتی ہے اونٹ بلبلاتا ہے وغیرہ۔لیکن ماہرین لسانیات نے متعدد وجوہ کی بناء پراس نظریہ سے اتفاق نہیں کیا کہ "جانوروں کی ایسی مستی آمیز آوازیں زبان کے ابتدائی خدوخال مہیا کرتی ہیں۔"

زبا ن کی ابتداء کے بارے میں مختلف النوع نظریات کی روشنی میں پہاڑی زبان ہی کیا کہ کسی زبا ن کی اِبتداء کا مطالعہ مشکل بلکہ ناممکن محسوس ہوتا ہے لیکن محقق

"John.P Hughes" کی رائے'قابل غور ہے'وہ لکھتے ہیں:۔

(ترجمہ):۔" جہاں تک ہم ماضی میں اس کی چھان بین کرسکے ہیں۔اس کی رُو سے ہرزبا ن جو بولی گئی ہے'اپنے سے پیشتر کی کسی اورزبان سے نکلی ہے۔یہ لسانی خطوط عام طورپرایک نقطے پر مجتمع ہوجاتے ہیں۔یعنی زبانیں جوکسی خاص وقت میں بولی جارہی ہوں'چندصدیوں سے پہلے استعمال ہونے والی کسی زبان سے متعلق ہوں گی ۔چنانچہ یہ بات غیرممکن نہیں ہے کہ دنیا کی تمام زبانیں'کسی ایک زبان کی اولادہیں۔اگرچہ یہ امرغالب نہیں کہ ہم اس بات کوثابت کرنے کے لیے کبھی ضروری موادفراہم کرسکیں۔"

پہاڑی زبان'ریاست جموں وکشمیر میں'کوئی خود رُوزبا ن نہیں ۔یقیناًیہ بعض قدیم ترین زبانوں کی باقیات کے گلزارکاہمہ جہتی درخت ہے زبان ایک ایسی شاخ ہے جس پرجغرافیائی 'نسلی اورصنفی چھاپ موجودہے۔دلچسپ اورقابل غورپہاڑی کے وہ الفاظ (ذکراگلے صفحات میں آئے گا)ہیں'جوبرصغیر'پاک وہند'مشرق وُسطیٰ 'سنٹرل ایشیا'یوروپ شمالی علاقے وغیرہ کی زبانوں میں بھی مروج ہیں'یہ الفاظ لسانیاتی توافق کے زمرے میں آتے ہیں۔

زبانو ں کی عالمی تقسیم میں ماہرین لسانیات میں سے بیشتر نے تین طریقے استعمال کیے ہیں: (i) جغرافیائی (Geographic) (ii)نسلی (Genetic) (iii)صنفی یانوعی(Typologic)۔لیکن کثیرالتراکیب Polysyntheticزبانوں کی درجہ بندی ان درجہ بندیوں کے علاوہ ہے۔پہاڑی زبان کو John.P Hughs کی بیان کردہ عالمی درجہ بندی کی روشنی میں پرکھا جائے تو تینوں درجات جغرافیائی نسلی اورنوعی لحاظ سے بھی میں نے پہاڑی زبا ن کے لیےٹرم جنص(ج ن ص)' (جغرافیائی'نسلی 'صنفی)اورانگریزی میں(جنج (Gtg یعنی (Genetic, Typologic, Geographic)ٹرم

اختیارکی۔پہاڑی زبان چاراقسام (i)اختراقی (تمام الفاظ الگ الگ جیسے چینی زبان)(ii)ترکیبی زبان (لاحقے'سابقے اورخاتمے۔مرکب لفظ کاہرجُزاپنی جگہ قائم رہ کربوقت ضرورت الگ کیاجاسکتا ہے اس کی مثال ترکی زبان ہے)۔(iii) اشتقاقی زبان(ایک لفظ سے بیشتراصواتِ علت بدل کے متعددالفاظ بنائے جاسکتے ہیں)۔ (iv)تحلیلی زبان' (اشتقاقی زبان کی طرح اس میں مادہ بھی ہوتا ہے۔لاحقے'سابقے بھی استعمال ہوتے ہیں)۔قدیم(ویدک'سنسکرت)سات اِسمی حالتوں(فاعلی'مفعولی'آلی'غائیتی'مجروری'ظرفی اوراضافی)میں سے غائیتی حالت کوں(پراکرت)کوں(برج بھاشا)کوں(سرائیکی)پہاڑی میں غنہ Nasalization ترک ہوکر' "کو" رائج ہے۔پہاڑی زبان میں مجروری'سیں(سے)۔تے'تیں'تھیں'توں موجودہیں۔یہ مجروری قدیم ترین زبانوں کی باقیات ہیں۔مزاحیہ اندازمیں کسی شخص کو "گڈبا" کہہ دیاجاتا ہے'مراداُس کابے ڈول ہونااوراحمقانہ رویہ ہوتا ہے۔گڈباقدیم لفظ گدبا'(Gadba)ہے جس سے مراد"گدھا"ہوتا ہے۔جدکدھوں(جب کبھی۔ ویدک) جدکدھی/ کدھوں(جب کبھی)پہاڑی جیسے الفاظ جنص(ج ن ص)کی روشنی میں پرکھے جاسکتے ہیں۔پہاڑی زبان کے الفاظ کی تشکیل میں اشتقاقی اورترکیبی 'ذرائع کومدنظررکھناپڑے گا۔ یادرہے کہ جغرافیائی طریقہ اُس وقت استعمال ہوتا ہے جب زبا ن سے متعلق وافرمعلومات اورگروہ کاتعین نہ ہوسکے توجغرافیائی نام'مثلاًپہاڑ سے پہاڑی' جموں سے جموی'کشمیرسے کشمیری'پونچھ سے پونچھی اورکرناہ سے کرناہی وغیرہ۔پہاڑی زبان ایسے اضعاف سے کہیں آگے اورمکمل زبان ہے لیکن توجہ طلب صورت یہ ہے کہ اِس زبان میں' جغرافیائی 'موسمی'رہن سہن' خوردونوش' رسم ورواج' لباس' مکانیت' سفروحضر اور فکرونظر کے لحاظ سے متعددایسے الفاظ زیراستعمال چلے آرہے ہیں'جومدنی(شہری)زندگی

میں نہیں۔اِن الفاظ کا تذکرہ آگے الفاظ کے تقابلی جائزہ میں آئے گا۔دیگرو درجات‘یعنی نسلی Geneticاورصنفی /نوعی Typologicکے لحاظ سے پہاڑی زبان بھرپورمعلومات کی حامل ہے۔

ریاست جموں وکشمیرمیں مختلف اطراف سے قدیم اقوام داخل ہوئیں۔جن کا پہلا پڑاؤ /ٹھکانا شمال مغربی خطہ (پاکستان)تھا۔برصغیرکی قدیم ترین لسانیاتی تاریخ کے بارے میں متفقہ حقائق کی ابھی ڈورکی بناپرقدیم ترین زبانوں کے نمونے ناپید ہیں۔زبانوں کی تقسیم اوردرجہ بندی میں مختلف محققین لسانیات کی آراء میں سے تاریخی اورلسانیاتی سائنسی کڑیوں کی پرکھ سے موجودہ زبانوں خاص کرپہاڑی زبان کارشتہ تلاش کرنا ہوگا۔گریرسن ہندآریائی زبانوں کوابتداء میں دوگروہوں (i)اندرونی (ii)بیرونی ظاہرکرتا ہے۔گریرسن ایک تیسرا حلقہ (درمیانی)یعنی مشرقی ہندی بھی ظاہرکی لیکن ماہرین نے اسے غیراہم قرادویاہے۔گریرسن کی تقسیم کانقشہ:۔

1۔بیرونی زبانیں:۔

(ا) شمال مغربی شاخ (i)لہندا(مغربی پنجابی) (ii) سندھی ۔

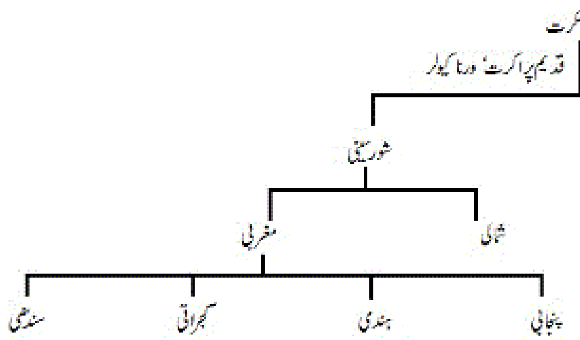
(ب) جنوبی (i)مراٹھی

(ج) مشرقی شاخ (i) آسامی (ii) بنگالی (iii)اُڑیا (iv)پہاڑی بولیاں

2۔ **وسطی زبانیں** :۔ پوربی ہندی 3۔**اندرونی زبانیں** : (i)مغربی ہندی (ii) پنجابی (مشرقی) (iii) گجراتی (iv)راجھستانی (v) بھیلی (vi)خاندیشی 4 ۔**پہاڑی زبانیں** : (i) مشرقی پہاڑی نیپالی (ii) درمیانی پہاڑی (iii)مغربی پہاڑی

گریرسن نے مغربی پہاڑی کے علاقوں میں مغربی کشمیرکااشارہ کیا‘لیکن مکمل جنوب

مغرب اورکشمیرویلی کے بعض حصوں میں مروج پہاڑی زبان کی بر ے سے نشاندہی نہیں کی۔مسٹر ہارنل اورگریرسن میں اندرونی اوربیرونی گروہ میں شامل زبانوں کافرق ہے۔ہارنل کی تقسیم بذیل ہے:۔



جان بیمزنے اپنی کتاب ”ہندوستانی لسانیات کاخاکہ“ میں تمام زبانوں کے تین بڑے خاندان ظاہرکیے ہیں۔ (i) انڈوجرمانک (ii)سیمیٹک (iii)تورانین ۔سیمیٹک خاندان میں عبرانی ‘عربی اورآرامک زبانیں شمارہوتی ہیں جوبطورزبان شمال مغربی خطہ (پاکستان)اورجموں وکشمیرمیں رائج نہیں۔انڈوجرمانک خاندان سے ہندآریائی زبانوں کاتعلق بھی ہے اس لیے اس کے آٹھ گروہوں کی نشاندہی ضروری ہے۔

(1)انڈک (2)ایرانک (3)کلٹک (4)اٹیلک (5)ٹیوٹانک (6)سلاوانک (7)ہیلینک (8)الیرک (illyric)۔بیمزنے اپ بھرنش کاذکرنہیں کیا‘انڈک indic۔گروہ میں درج ذیل زبانیں شامل کی ہیں۔ (1)ہندی (2) بنگالی (3)پنجابی (4)سندھی (5)مرہٹی (6) گجراتی (7)نیپالی (8)اُڑیا (9) آسامی (10) کشمیری۔

ماہرین نے دنیا بھرمیں سے زبانوں کی تقسیم کے لیے مختلف اندازاوراصول

اپنائے،بعض نے عالمی سطح پر زبانوں کے چھتیس،بعض نے آٹھ یا چار گروہوں کی نشاندہی کی ہے،عمومی طور پر زبانوں کے آٹھ خاندان زیر بحث ہیں:۔

(1)سامی (2)ہندچینی (3)دراوڑی (4)ہندا یا مونڈا (5)افریقی بانتو (6)امریکی (7)ملایا یا سلاوی (8)ہند یورپی۔خلیل احمد صدیقی لکھتے ہیں کہ ان میں سے بڑا گروہ ہند یورپی ہے۔جو قدامت،ہمہ گیری،تاریخ تسلسل تدریجی ارتقاء،تنوع وبوقلمونی اور مستند مواد و شواہد کے لحاظ سے عالمی لسانیات میں ممتاز درجہ رکھتا ہے۔گرے GRAY فاؤنڈیشن آف لینگوسجز کا جاری کردہ۔انڈویورپین لینگوسجز سرکل 2000ق م ملاحظہ ہو:۔



دیگر ماہرین کی طرح ڈاکٹر مسعود حسن خان نے ہندآریائی قدیم عہد کا عرصہ 1500 ق م تا 500 ق م کی رائے کے ساتھ آریائی زبان کا مستند نقش رگ وید(1000ق م)ظاہر کیا۔مشرقی ایران سے پنجاب تک لسانی ارتقاء کی نشاندہی بھی ملتی ہے۔آریائی تہذیب کے اُس وقت دو بڑے مرکز،مشرق میں براہمہ ورتا (پٹیالہ اور کرنال اضلاع)اورمغرب میں گندھارا تھے۔قدیم فارسی کی طرح مغربی ہندوستان کی اس آریائی بولی میں *ا ر ا* اور *ا ل ا* کی آواز کے لیے *ا را* ہی استعمال ہوتی تھی ۔اے۔سی وولٹر کے مطابق نفسی *ادھ ا بھ ا گھ ا* کو *ا ہ ا* میں بدل جانے کا طریقہ بھی ملتا ہے۔مشرقی اورمغربی ہندوستان کی قدیم وجدید بولیوں میں *ا ر ا* اور *ا ل ا* کی آوازیں امتیازی حیثیت اختیار کرجاتی ہیں۔سنسکرت کے علاوہ پالی میں دونوں آوازیں پائی جاتی ہیں۔اسی طرح پہاڑی زبان میں یہ دونوں آوازیں کثرت سے استعمال ہوتی چلی آئی ہیں۔1000ق م

اور 500ق م،آریا شمالی ہند میں پنجاب سے لے کر بنگال تک پھیل چکے تھے اس عہد کی گروہ بندی بذیل ہے۔(i)ادیچیہ۔(شمال مغربی ہندوستان کی زبان)

(ii) مدھیہ دیش۔(مدھیہ دیش۔انبالہ سے الٰہ آباد کی زبان)

(iii)پراچیہ۔(مشرقی ہندوستان کی زبان) ڈاکٹر مسعود حسن خان کی تحقیق ''آریوں کی ابتدائی زبان سے ہی ویدک سنسکرت اور ادبی سنسکرت نے جنم لیا۔غیر آریوں کے میل ملاپ کا سہارا پاکر دوسری صوبائی بولیاں بھی پھوٹیں۔سنسکرت نے صرف چنے ہوئے شائستہ اور بلیغ الفاظ سے اپنا خزانہ بھرا لیکن دوسری نے ویدک زبان کے فطری رجحان کو اپنایا۔یہی ان کے ''پراکرت'' (فطری) کہلانے کا سبب ہے۔''

پراکرت کے قدیم نمونے بدھوں اور جینیوں کی کتابوں میں یا مہاراجا اشوک(250ق م) کی لاٹوں پر کندہ ملتے ہیں۔پراکرت کی اسی ادبی شکل کو پالی کا نام دیا گیا ہے۔ہندآریائی کا وسطی دور 500ق م تا 600ق م ہے۔ اس دور میں بدھ مت اور جین مت کی عوامی بولیاں ادبی پراکرتوں میں ڈھل رہی تھیں۔دوسری طرف سنسکرت صوتیات اور صوریات کے لحاظ سے ابھی تک قدیم آریائی زبانوں کے خول میں تھیں۔ماہرین نے اس عہد کی ادبی پراکرت کی پانچ اشکال لکھی ہیں:۔

(i)مہاراشٹری:۔ڈاکٹر من موہن گھوش کی تصنیف کی روشنی میں ڈاکٹر چیٹر جی نے مہاراشٹری کی علیحدہ حیثیت ماننے میں تامل کا اظہار کیا ہے۔وہ اسے مہاراشٹر کی مخصوص زبان کی جگہ شورسینی پراکرت کی شستہ اور ترقی یافتہ شکل قرار دیتے ہیں۔

(2)شورسینی :۔ خواص میں مروج اس پراکرت پر سنسکرت کی گہری چھاپ بتائی جاتی ہے۔سنسکرت کے ناٹکوں میں بھی بقول ڈاکٹر مسعود حسن خان جھلک ملتی ہے۔ 401 سے پہلے ہی اسے مسلم ادبی زبان کا درجہ حاصل ہوگیا تھا۔

(3)ماگدھی:۔ جنوبی بہار کی یہ پراکرت آریائی تمدن کے مرکز سے دوری کی وجہ سے اسے شائستہ اورمہذب نہیں سمجھا جاتا رہا۔سیلون کے بدھوں نے اسے پالی بھی کہہ ڈالا جوزبانوں کے حساس اوراہم اختلاف سے ناواقف تھے ۔ماہرین شورسینی اورماگدھی پراکرتوں کے درمیانی علاقہ بہار سے الٰہ آباد میں اُردھ ماگدھی بولی جاتی ہے۔اُردھ ماگدھی سے مراد آدھی ماگدھی زبان ہے۔اس اردھ ماگدھی اورماگدھی کومغربی ہندوستانی پراچیہ بھی کہتے تھے۔گوتم بدھ اورمہاویرجین نے اس قدیم پراکرت میں اپنے دھرم کا پرچار کیا۔گرناز شہبازگڑھی اورمانسہرہ کی لاٹوں میں مندرجات ملتے ہیں۔

پشاچی پراکرت:۔ یہ وہ پراکرت ہے جوعوامی سطح پرغیرمرئی مخلوق کی زبان بھی مشہور تھی ۔یہی وہ پراکرت ہے جوماہرین کی رائے میں پنجاب اورکشمیر میں بولی جاتی تھی ۔پشاچ سے مراد ''کچا گوشت کھانے والے'' ہے'پہاڑی زبان میں ملتا جلتا لفظ ''پچھ''(گوشت) ہے۔اورجوفرد فربہ جسم اورتن ومند ہو' اُسے ''پچھُو'' کہا جاتا ہے۔لالچی اورپیچھے پڑجانے والے فردکو''چچڑ'' محاورتاً کہا جاتا ہے۔خون چوسنے والاایک کیڑا بھی چچڑ کہلاتا ہے۔تقریباً 100ق م میں 'قدیم قواعددان''وروچی'' نے جن چارپراکرتوں کا ذکرکیاہے اُن میں پشاچی شامل ہے۔بارھویں صدی کے اواخر میں معروف قواعدنویس''ہیم چندر'' نے پشاچی زبان کے ذکرمیں ادب کی نشاندہی بھی کی ہے۔ڈاکٹرگریرسن پشاچی کی دوشکلیں ظاہرکرتا ہے۔ایک خالص اوردوسری مخلوط،پہلی کی سات اوردوسری کی چارشکلیں مانی گئی ہیں۔پراکرتوں کے یہ تین دور' (i)قدیم ہندآریائی تقریباً نوسوسال'آریوں کی آمد سے 600ق م تک (ii)وسطی ہندآریائی 600ق م سے 1000ق م تک اندازاً 1600سال تک۔(iii)جدید ہندآریائی 1000 سے موجودہ دورتک تقریباً 964سال پرمحیط ہیں۔

ہندآریائی کا جدید دور:۔ 600ء تا 1000ء

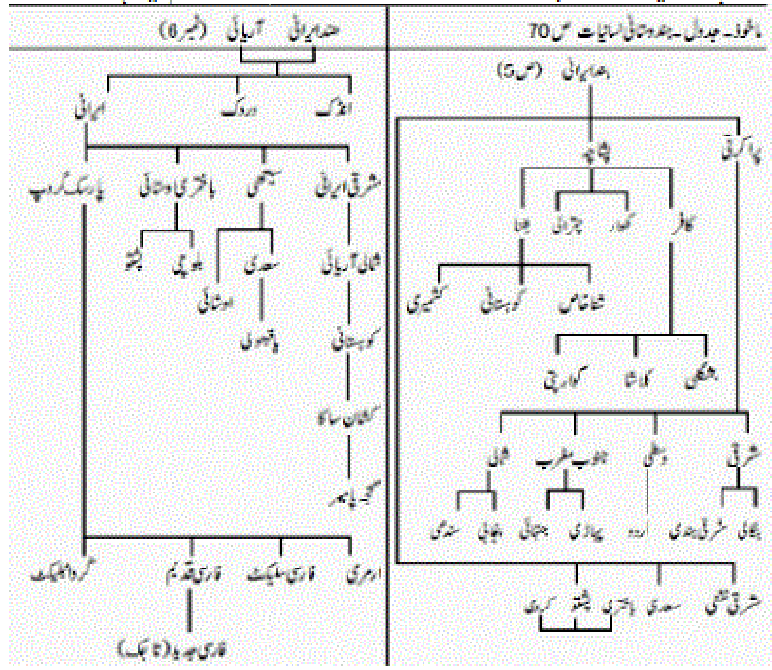
بول چال اورادب کی زبان ہم رفتارنہیں ہوتیں۔پراکرتوں کی ادبی صورت سے عوامی بول چال تیزی سے بدلتی گئی تواِس عہدکے قواعدنویسوں نے اسے ''اپ بھرنش''(بگڑی زبان) کہا۔ماہرین تاریخ لسانیات کے اس عمل کودلچسپ حقیقت قراردیتے ہیں کہ لوگ ہمیشہ زبان کے سنورنے کواس کے بگڑنے سے تعبیرکرتے چلے آرہے ہیں۔پتنجلی (ماہر) کے بعد یہ لفظ ''اپ بھرنش'' سب سے پہلے ایک خاص زبان کے معنی میں ہیم چندرنے استعمال کیاہے۔پراکرت کے معروف اوربڑے عالم ''مارکنڈے'' نے ''اپ بھرنش'' کی تین اقسام بتائی ہیں:۔

(i) ناگراپ بھرنش ۔گجرات کے ناگربرہمنوں کی وجہ سے ناگرنام کے تحت یہ زبان گجراتی اورراجھستانی کی قدیم بولیوں ک ادبی شکل تھی ۔(ii)براجڈاپ بھرنش۔موجودہ سندھی اِسی سے نکلی ۔(iii) اُپ ناگر:۔ یہ ناگراوربراجڈ کے میل سے بنی۔ڈاکٹرکیتھ کی رائے ہے کہ اپ بھرنش آبھیرموجودہ آہیراورگوجرقبائل کی زبان تھی ۔لیکن دیگرماہرین نے اس نظریہ سے اتفاق نہیں کیا۔

کافی واضح ہے کہ برصغیرپاک وہندکی جدیدزبانوں کابراہِ راست تعلق پراکرت سے نہیں اپ بھرنش سے ہے۔شورسینی اپ بھرنش جسے مغربی ہندی بھی کہاگیا۔ڈاکٹرابواللیث صدیقی لکھتے ہیں:۔''پراکرتوں کی ایک خاص عوامی شکل بھی تھی جسے اپ بھرنش کہتے تھے۔دراصل یہی اپ بھرنش پراکرتیں جدیدہندوستانی زبانوں کی پیشروہیں۔''

شی ۔برُوکے مطابق ھندآریائی زبانوں کے قدیم'وسطی اورجدیدگروہوں کی تقسیم اورپرکھ سے جدیدزبانوں کاسراغ لگاناممکن ہے۔شی۔برونسلی تقسیم کی جانچ کے ذریعہ زبانوں کے مختلف طبقات میں سے کسی ایک زبان کامقام متعین کرنے کی رائے دیتا ہے۔

ڈاکٹر محی الدین قادری زور اس خاندان کی تین شاخوں (i) ہند' (ii) پشاچہ (iii) ہند ایرانی میں پرکھتے ہیں' جبکہ ڈاکٹر چیٹر جی نے بھی اس گروہ کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔



گریرسن کی اندرونی اور بیرونی گروہوں کی تقسیم کے اس حصہ کے بارے میں بقول ڈاکٹر مسعود حسین خان' ماہرین نے بہت اعتراضات کیے۔ ڈاکٹر چیٹر جی اس تنقید میں پیش پیش تھے۔ بی ندمار کا یہ دعویٰ درست معلوم ہوتا ہے کہ گریرسن کماحقہٗ ہندوستانی زبانو ں پر دسترس نہیں رکھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ریاست جموں وکشمیر کی پہاڑی زبان کو مذکور نے Unspecified کہہ کر چھوڑ دیا۔

ترمیم کے امکانات کو تسلیم کرتے ہوئے ڈاکٹر سہیل بخاری نے زبانوں کے خاندان کے مختلف سلاسل مانتے ہوئے اُردو کو آریائی زبان کی جگہ دراوڑی باقیات قرار دیا ہے۔ اُن

کی رائے میں یہ خاندان بذیل ہیں:۔

1۔ہند یورپی یا ہند جرمانی:۔ یونانی' لاطینی' فارسی' اوستائی' ویدک' سنسکرت اور یورپ کی دوسری زبانیں۔

2۔دراوڑی یا ہندوستانی:۔ گجراتی' سندھی' ملتانی' لہندا' پنجابی' ہریانی' راجھستانی' اردو' برج بھاشا' اودھی' بہاری' بنگالی' اُڑیا' آسامی' مرہٹی' تامل' تلگو' کنسڑی' ملیالم' تولو وغیرہ۔

3۔سامی' عبرانی' فنیقی' اشوری' آرامی' شامی' عربی' حبشی وغیرہ۔

4۔حامی' قدیم مصری' قبطی' شمالی افریقہ کی بربر زبانیں اور مشرقی افریقہ کی زبانیں۔

5۔بنٹو اور جنوبی افریقہ کی زبانیں۔

6۔وسطی افریقہ کی زبانیں۔

7۔کاکیشیا کی زبانیں' گرجستانی وغیرہ۔

8۔ملایا اور پولی نیشیا کی زبانیں۔

9۔جزیروں کی دوسری زبانیں۔

10۔جنوب مشرقی ایشیا کی یک رُکنی زبانیں۔

11۔یورال الطائی کی زبانیں' ختین' تورانی وغیرہ۔

12۔امریکی زبانیں۔

ڈاکٹر سہیل بخاری نے' پالی' پہاڑی' پوٹھواری اور پہاڑی کے حوالے سے بات کی ہے لیکن پہاڑی زبانوں خاص کر جموں وکشمیر کی پہاڑی زبان' گوجری' شینا' بلتی اور کشمیری کا اس تفصیل میں واضح کوئی تذکرہ نہیں کیا۔

عین الحق فریدکوٹی نے بڑی عرق ریزی سے لسانی مماثل پہلوؤں پر بحث کرتے ہوئے دیسی بھاشاؤں کو اپ بھرنش میں شمار کیا ہے' وہ اپنی رائے میں سنسکرت سے اختلاف

رکھنے والی زبانیں دراوڑی (ملیالم' تامل' تلگو' کناری' براہوی) سابرایامنڈا (منڈاری' سنتھالی اور بھیلی وغیرہ) پشاچی' (پنجابی' سندھی 'کشمیری ہریانوی اوراردو)' دردا (پشتو' بلتی شینااورکافرستان کی مختلف زبانیں) شمار کرتے ہیں۔ عین الحق فرید کوٹی کی رائے میں شمالی ہند کی قدیم زبانیں بذیل گروہوں میں تقسیم ہیں:۔

1۔شورسینی : برج بھاشا

2۔کیکیہ۔ ہریانوی اسی کی موجودہ ترقی یافتہ **شکل** ہے۔

3۔پشاچی۔ موجودہ پنجابی۔ دیگرمتعددزبانوں کو مذکور محقق نے پنجابی کی شاخیں قرار دے ڈالا ہے۔ موصوف کا خیال ہے کہ' مالوی' دوآبی' ماجھی' ملی' ملتانی' سرائیکی (جسے بالائی سندھ کی پنجابی بولی قرار دیا ہے) ڈنی' پوٹھوہاری' ہندکو (جسے صوبہ سرحد کی پنجابی بولی قرار دیا ہے) اور پہاڑی زبان بھی پنجابی کی علاقائی بولیاں ہیں۔ عین الحق فرید کوٹی کی آراء سے دیگر محققین کا اختلاف درست ہے۔

زبانوں کا علم ایک سائنس ہے' میرے فارمولا "ج ن ص" (GTG) کی رُو سے پہاڑی زبان پنجابی سے قدیم ہے جسے دیگر ماہرین اورڈاکٹر سہیل بخاری نے پالی یا پالی کی ہم عصر زبان قرار دیا ہے۔ عین الحق فرید کوٹی محقق ضرور ہیں لیکن ماہر لسانیات نہیں تھے۔ اس لیے وہ گروہ بندی اور اُردو کے ماخذ کی بحث میں دور کی کوڑی لاتے ہیں۔

جدید ہند آریائی زبانوں کے بارے میں ڈاکٹر مسعود حسن خان نے ڈاکٹر سینتی کمار چیٹر جی کی گروہ بندی میں معمولی ترمیم کر کے درج ذیل نقشہ پیش کیا ہے:۔

(الف) مدھیہ کی زبان خاص :۔ (i) مغربی ہندی

(ب) درمیانی زبانیں :1) مدھیہ دیش کی زبان سے گہرا رشتہ رکھنے والی زبانیں (i) پنجابی (ii) راجھستانی (iii) گجراتی (iv) پہاڑی بولیاں

2) بیرونی زبانوں سے گہرا رشتہ رکھنے والی زبانیں (i) پوربی ہندی۔

(ج) شمال مغربی ہندوستان کی زبانیں: (i) لہندا (مغربی پنجابی (ii) سندھی

(د) مشرقی ہندوستان کی زبانیں: (i) بہاری (ii) اڑیا (iii) بنگالی (iv) آسامی

(ر) جنوبی ہندوستان کی آریائی زبانیں: (i) مراٹھی

اہم نکات: مغربی پنجاب میں کیکیے دیس بھی شامل ہے جہاں قدیم زمانہ میں پشاچی پراکرت اور براجڑاپ بھرنش بولی جاتی تھیں۔ لہندا کو مغربی پنجابی' جانگلی' ہندکی یا اُچی بھی کہا گیا۔ مدھیہ دیش کی زبان سے گہرا رشتہ رکھنے والی پہاڑی بولیاں ذیل ہیں:۔

1۔پوربی پہاڑی' نیپال کی اس زبان کو "نیپالی پربتیا" گورکھالی اور شکھ کرا بھی کہا جاتا ہے۔ **2۔درمیانی پہاڑی**: کماہوں' گڑھوالی پہاڑی **3۔مغربی پہاڑی**: اس زبان کی تقریباً20 بولیاں ہیں جو شملہ کے آس پاس بولی جاتی ہیں۔ پہاڑی بولیاں راجھستانی سے ملتی جلتی ہیں۔ **گجراتی زبان** کاٹھیاواڑ ریاست بڑودہ اور اس کے آس پاس کے اضلاع میں بولی جاتی ہے۔ گجراتی زبان کا یہ نام گوجر قبائل کی وجہ سے ہے۔ **راجھستانی** مدھیہ دیش کی زبان ہی کا جنوب مغربی پھیلاؤ ہے۔ گجراتی اس زبان کی آخری کڑی ہے۔ راجھستان کی چار اہم بولیاں ہیں

پہاڑی زبان کے الفاظ کا مطالعہ

Richard Chenevix Trench نے اپنی مقبول کتاب ON THE STUDY OF WORDS میں لکھا تھا:

"I shall argue on you how will it repay you to study the words which you are habit of using."

ان صفحات میں انہوں نے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ مجھے (Trench) کو پورا

یقین ہے کہ الفاظ جاندار قوتیں ہیں۔ نوجوان یہ محسوس کریں گے کہ مطالعہ الفاظ سے ایک قسم کی اُن کی آنکھوں پر بندھی پٹی اُتر جائے گی۔ ٹرینچ نے دن رات استعمال ہونے والے عام الفاظ کو قیمتی ہیروں کی کان قرار دیا ہے۔ ہمارے ہاں بے شمار الفاظ سمیت پہاڑی لفظ لِکنی (Lickni) سُنتے آئے ہیں لیکن تحقیق کے دوران اس اسم کی بُنیاد فعل (verb) لِک (Lick) پر غور کیا یہ لفظ -Lick- ہے۔ پہاڑی زبان کے علاوہ انگریزی میں بھی اسی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ جسے چاٹنا کہتے ہیں۔ پہاڑی زبان میں کُتے یا بلی/ بلّے کو یا اس قبیل کے جانور، درندے کے (دودھ، لسی، پانی، خون، یا کوئی بھی مشروب) پینے کو لِک کہا گیا ہے۔ شکار کرنے والے جانور، کتا، بلا، شیر وغیرہ دوسرے جانوروں کی طرح مُنہ لگا کر کوئی مائع خاص کر پانی پیتے نہیں بلکہ جیبھ سے چاٹتے ہیں۔ یہ Lick کا لفظ ذہن میں آتے ہی مخصوص جانور، مخصوص رویئے اور عمل کا اِحساس ہوتا ہے، اس طرح کے الفاظ کی کھوج نے مجھے ایک دلچسپ کوشش عطا کی جسے میں ایک تفریح بھی محسوس کرتا رہا۔ کشمیری زبان میں لفظ "چھی " چُھو، چھوں، چوکھ " (ہے،ہے،ہو،ہیں) کے معنوں میں بالترتیب مونث، مذکر کے لیے (واحد۔جمع) آتا ہے۔ چھی راجپوتانہ کے علاوہ نیپال کی زبان کھس کرہ میں بھی چھی استعمال ہوتا ہے۔ کراچی یونیورسٹی کے ہوسٹل میں میرے کمرے سے مُلحق دوسرے کمرے میں نیپال کے دیوشرما، طالب علم / ریسرچ رہائش پذیر تھا۔ اُس سے لفظ بتھو آ (Bathua) ایک خوردوسبزی کا نام سُنا تو میرے استفسار پر اُس نے بتایا کہ نیپال میں بھی بتھو آ کو بتھوآ (Bathua) ہی کہتے ہیں اس طرح بے شمار الفاظ ملے جو ہماری پہاڑی زبان اور نیپالی زبان میں مشترک تھے۔ یوں، پاکستانی زبانوں، سندھی، سرائیکی، پنجابی، ہندکو، پوٹھوہاری، اور ریاست جموں وکشمیر کی کشمیری، پہاڑی اور گوجری زبانوں پر تبادلہ خیالات اور معلومات میں بتدریج اضافہ کا سبب بنا۔

الفاظ کے عجائبات

تخلیقِ کائنات میں حکمت اور حکمِ الٰہی "کُن" نے بے مثل جلوہ دکھایا۔ لیکن یہ حکم (کُن) بہرحال ایک لفظ ضرور ہے۔ پنڈت برجموہن دتاریہ نے لکھا ہے کہ لفظ ہی زبان کا سرمایہ اور مول ہوتے ہیں۔" نہایت غور طلب رائے پر توجہ کیجئے کہ عالم اصطلاحیں گھڑتا ہے، ادیب محاورے بناتا ہے، شاعر صنائع بدائع کا باعث بنتا ہے لیکن عام لفظ عام آدمی ہی بناتا ہے۔ پہاڑی کے علاوہ شمال مغربی زبانوں میں پہورا (Pehura)، خوراک کے ذرے یا کسی شے کے بُہت چھوٹے چھلکے / ٹکڑے کو کہا جاتا ہے۔ ہمارے ماموں، مُلکی امان خان مرحومؒ، اعلٰی پائے کے زیرک اور بذلہ سنج اِنسان تھے۔ ایک دعوت میں، ایک خدمت گار، ساتھ کھڑا اپنا گنجا سر، وقفے وقفے سے کُھجاتا تھا۔ تو ملکی امان خانؒ نے اُسے کہا کہ بھیا "پہورے نہ کیر" ۔یعنی سر کے ذرات یہاں نہ گراؤ۔ محفل میں سبھی مُسکرا دیئے لیکن اُس گاؤں اور علاقہ میں ہر گنجے کو، لوگوں نے "پہورے کیر" یعنی ذرات / ٹکڑے گرانے والا، کہنا شروع کر دیا۔ یوں جس طرح اندھے کو حافظ جی بعینہ کسی گنجے شخص کو گنجا کہنا گویا گنجے کے لیے سپاٹ لفظ کی جگہ پہورے کیر سے پکارا جانا وجود میں آگیا۔ ماہرین لسانیات لکھتے ہیں کہ "ترور" ۔درخت کو کہتے تھے۔ درخت کو کاٹنے کا ہتھیار بنا تو درختوں سے ذی جان کو کاٹنے / مارنے کے لیے زیرِاستعمال اوزار، "تروار" کہلایا جو بعد ازاں تلوار کے نام سے معروف ہوا۔ پہاڑی زبان میں حرف صوت /ت/ سے شروع ہونے والے الفاظ کے نمونے زبان کی جامعیت کی سند ہیں۔ پہاڑی زبان کے الفاظ ترہول (ضرب) ترُوٹ (زور دینا۔ بھاگ نکلنا) ترُٹ (ٹوٹ) تراڑ (بڑی سِل) ترِیڈا (ٹیڑھا) تڑاڈا (بھاری بھرکم بچھائی) ترڑا (ننڈا) تلاواڑی (جگہ کا نام) ترہاپ (جوان مادہ جانور) تراہ (چونک جانا) تہراک (لَٹنا) ترگا (گھوڑے کی ایک چال) ترامی (تھالی) ترنڈ (گھنگھا غول) تاہرو (زین کے نیچے کا کپڑا) ترڑی (ایک کیڑا جو ساری رات بولتا رہتا ہے) ترُفوات (تڑپنا) ترُ (اکڑ) تریلا (ڈراوا۔ آواز والا) ترکنا (چنگاری پھوٹنا) ترھرکنا (معمولی حرکت)

تڑاک (ٹوٹنے، چھٹنے کی آواز) تڑکنا (گل سڑ جانا) تُھرنا (گالی دینا) تُرگد (بوجھ) تروپا (بخیہ) تروما (پیٹری لگانے والا) ترونا (خسارہ) تریہایا (پیاسا) تھریکنا (گھسیٹنا) جیسے سیکڑوں الفاظ موجود ہیں۔ یہاں نمونے کے طور پہ چند الفاظ درج کیے گئے ہیں۔ لفظوں یا ترکیب کی وجودیت کے محرکات میں، شخصیات، جغرافیہ، تاریخ، معاشیات، جلیل وجمیل وجود، اعتقادات، جبروتشدد، قتل وغارت، فتح وشکست، محبت ونفرت، موسمی نشیب وفراز، زندگی اورموت، حتیٰ کہ اِنسانی اورقدرتی عوامل شامل ہیں۔

مثال کے طور پہ سکھا شاہی (تاریخ) قینچی (ایک لوک گیت) استعارہ / کھڑ لا پھاڑ (سخت کلامی ۔ کھال کو پھاڑنے سے جو کرخت آواز پیدا ہوتی ہے) / پیراں بانڈی (جگہ ۔منسوب بہ پیر)، کاگ (استعارہ ۔سیاہ فام)۔مثال کے طور پہ فلاں تو کاگ ہے۔کاگ، ہوشیار اور سیاہ کے معنی میں بھی آتا ہے۔کرناہی ماہیا (ایک خاص لیکن کرناہ کی لے میں گیت ۔ ماہیا)۔/ ناس پھنڈیر (چپٹی ناک والے) / بن تِلا دی پھلی (غصیلا' بن تِل ایک بوٹی ہے جس کی پھلی پکنے کے بعد، معمولی حرکت یا سرسراہٹ سے پھٹ جاتی ہے، اِس نباتاتی منظر سے یہ ضرب المثل، اِنسانی خوخصلت کے لیے معرض وجود میں آئی ہے۔ دھنی سیداں نسلی نسبت۔

*پنجکوٹ (عددی نسبت) بعض اوقات ترکیب ضرب المثل 'محاورہ' روزمرہ کے علاوہ واحد ایک لفظ میں قومی، تاریخی یا نظریاتی یا اعتقادی، پورے نظام کی نشاندہی پوشیدہ ہوتی ہے، مثلاً اسلام/ گوسوامی۔پہاڑی زبان میں، کسی کے مرنے پہ تریہہ (تیسرا)، بیواں (بیسواں)، چلیواں یعنی چالیسواں کے الفاظ میں، ایک فکر، بخشش، ثواب اور کلچر وغیرہ کا نظام موجود ہے۔کہا جاتا ہے کہ خُرما کے درخت سے چھال کے ریشہ کو ختم کرنے کا نام تہذیب تھا۔گویا بُرائیوں اور آلائشوں سے پاک فکروعمل اب تہذیب کہلاتی ہے۔ اُردو کا ایک لفظ ہے "ہری چُگ" یہ ترکیب، بے وفا اور مفاد پرست کے لیے استعمال ہوتی ہے۔کہ ہری گھاس چُگنے والا۔ اِسی طرح پہاڑی باز کو

"ہڈی پہن" (ہڈی توڑ) کا نام دیا گیا ہے۔اُردو میں کھٹل دراصل کھاٹ اور مل (پہلوان) کی ترکیب ہے، کھاٹ کا پہلوان۔ پہاڑی زبان میں ترکیب سر چپڑو، اُس مکھن کو کہا جاتا ہے جو سَر کے بالوں کو لگایا جاتا ہے۔ ہمالہ کے معنی (قدیم) برف کا پہاڑ ہے، اب ایک خاص پہاڑی سلسلہ کوہ ہمالیہ بلکہ کوہ ہمالیہ کہتے ہیں۔ بدھ گان ودہا کے پد جنہیں ہم حمد کہہ سکتے ہیں یہ ''پد'' 650ء 1000ء تک کی مدت میں تصنیف ہوئے ہیں ۔پد (حمد) نمبر ایک میں الفاظ "دھمن چون" استعمال ہوئے ہیں۔دھمنی بمعنی سانس اندر لینا اور چون معنی سانس باہر چھوڑنا ہے۔اس عمل کا تعلق زیادہ تر ناک سے ہوتا ہے اور ناک کے دو نتھنوں کو غالباً ذہن میں رکھتے ہوئے مظفرآباد میں ایک جگہ دھمن چوُل ہے، جو بالکل ناک کے نتھنوں کے مشابہ ہے۔ پہاڑی زبان میں، "یک بدھرا" اُس فرد کے لیے استعمال ہوتا ہے جو باشعور نہ ہو یک رخی فکروعمل کا حامل ہو، دراصل بدھر قدیم زبان اور ہندی میں بہرے کو کہتے ہیں، بہرہ کسی طرف سماعت کے زور پہ توجہ نہیں کرسکتا۔اِس مفہوم میں یہ لفظ یک پدھرا استعمال ہو رہا ہے۔ترجیح کی رائے کہ زبان ملک وملت اور قوم کے جذبات، خیالات اور تجربات کی عکاسی ہوئی ہے۔پہاڑی زبان کے ایک دوہے اور 'وار' (رزمیہ) کے ایک بند پہ غور کیجئے:۔

— شکھو تُھکی نا تُنڈھ ماریا، ماریا جموں دا دیس
قضیہ پیا جموں دیاں رانیاں جندے گل بچ کھلوے کیس (لوک گیت ۔دوہا)

— آکھدا لمبردار تُسیں چاولاں دے بچ بنڈ
پھڑدے جدوں چھوٹے تے فر پندے جُلدے جنڈ
تُس کا پھٹس دائیاں کسی کیتی نہیں ہے کنڈ
مکتے ساہ تے زخمی جُتے فر بھی ہتھ نہیں چاپایا
واہ واہ شیر احمد خانا تُوں کو اللہ آپ بنایا

(وار: شیر احمد خان والی کرناہ)
(لوک گیت رزمیہ ۔ وار)

شکھرو (عموری) ٹھکی (عموری چڑھائی) کیس (بال) چاولاں نچ بنڈ (محاورہ مختصر، نہ ہونے کے برابر) پہڑوے (لڑتے) چھوٹا (سنڈا)، پھدے جھلدے جنڈ (سنڈوں کی لڑائی میں جھاڑیوں کی تباہی) پٹھں دائیاں (ورغلانا) کنڈ کرنا (بھاگنا)، ہتھ نہیں چایا (پسپائی اختیار نہیں کی) یہ الفاظ اور معانی و مفاہیم کے موتی اپنی جگہ لیکن ان کے پس منظر میں ریاست جموں وکشمیر کے تاریخی نشیب فراز، آزادی کی خاطر سینہ سپر ہونا، بہادری، ہمت اور جذبات و احساسات کی داستان موجود ہے۔

وحی، الہام، شہادت، قربانی، صدقہ، ختم (قرآن خوانی)، حج، زکوۃ، خیرات، نماز جنازہ، عقیقہ، نکاح، اذان، عمرہ وغیرہ اسلامی فکروعمل کی دین ہے۔ورنہ برصغیر میں یہ الفاظ اور طریقے رائج نہیں تھے۔الفاظ قومی یا علاقائی ضرورت و احتیاج حالات وواقعات کا آئینہ ہوتے ہیں۔ریاست جموں وکشمیر میں، لفظ لیتری (کام کرنے والا خاص کر گھاس کاٹنے والا گروہ)، پوچھی (زیر تعمیر کوٹھے کی چھت کا کام) بہک (گرمیوں کی چراہ گاہ)۔ باہرلا (سور)۔اس نجس جانور کا نام لینا معیوب سمجھتے ہوئے اسے "باہرلا" کہہ دیا جاتا ہے۔ تاہیوں (Tahyen) ٹوش کرنا (تباہ کرنا)۔توش یا توشہ، دھان (چاول) کے دانے کے اوپر والے چھلکے کو کہا جاتا ہے۔ پہاڑی زبان میں دُنیا کی متعدد زبانوں کے الفاظ کی کھپت محسوس ہوتی ہے جو سینہ بہ سینہ محفوظ رہنے کے ساتھ اب کتب، رسائل و جرائد میں جمع ہوتے چلے آرہے ہیں۔

ڈاکٹر جانسن نے الفاظ کو قوموں کا نسب نامہ قرار دیا ہے۔اردو زبان دیگر زبانوں کی طرح مختلف ادوار سے گزری ہے۔عام مشاہدہ یہی ہے کہ تقریر (گفتگو) اور تحریر میں استعمال ہونے والی زبان اگرچہ ایک ہوتی ہے لیکن فرق ہوتا ہے، بولے جانے والی زبان (بھاشا) اور تحریری (ادبی) زبان کسی نہ کسی حد تک مختلف ہوتی ہے۔ادب میں

بھاشا سے زیادہ کاری گری اور قطعیت ہوتی ہے۔پہاڑی زبان میں بناوٹ، تصنع یا تراشی تراشائی صورت میں پیش کرنے کی وہ صورت پیدا نہیں کی گئی جو کسی دوسری زبان کی بناوٹ اور تصنع ادب کا طرۂ امتیاز جانا جاتا ہے۔پہاڑی زبان کا حُسن یہی ہوگا کہ جمالیات اور اخلاقیات کے ہالے میں اس کے الفاظ کو مرنے سے بچایا جائے۔

زبان کی تبدیلی

زبان کی تبدیلی کی دو اقسام ہیں، ایک خارجی اور دوسری داخلی۔خارجی تبدیلی کے لحاظ سے پہاڑی زبان، جس جس زبان کے قریب رہی، تو الفاظ اور لہجہ کا باہم تبادلہ ہوا۔حلقہ اوڑیؔ بجھامہ کرناہ مظفرآباد وصوبہ سرحد کے بالائی حصہ، مانسہرہ ہزارہ کی ہندکو کے قریب ہونے سے مظفرآبادی پہاڑی ایک خاص اثر اور لہجہ رکھتی ہے۔باغ آزادکشمیر کی زبان میں کوہ مری کی زبان، پوٹھوہاری، پونچھ (پلندری، کوٹلی راولاکوٹ) مری اور وادیٔ سون (پوٹھوہار) کی زبان کے اثرات لیے ہوئے ہے۔ میرپور، بھمبر کی زبان مغربی پنجابی کی قربت کا اور جموں، مشرقی پنجابی کا اثر لیے ہوئے ہے۔ زبان کی داخلی تبدیلی بقول ماہرین لسانیات تقلیدی نمونوں سے پیدا ہوتی ہے۔اُردو اور پہاڑی میں کڑ (Kirh) کے لاحقوں سے اسماء بنالیے جاتے ہیں۔یہ قدیم قاعدہ ہے۔ مثلاً بھلکڑ (بُھول سے)، سُدھکڑ (سادھو سے) گُھدکڑ (گودے) اُردو میں مروج ہے۔پہاڑی زبان میں، گل سے گلوکھڑ، پھل سے پھلوکڑ، پچھ (پیچھے) سے پچھوکڑ وغیرہ الفاظ کی حقیقت کا ادراک بڑا اہم اور دلچسپ بھی ہے۔پہاڑی زبان میں اکڑا/ کڑاٹ/ اٹا/ ڑا/ ڑا کے لاحقے موجود ہیں جن کی سہولت سے زبان میں جامعیت ہے۔

کڑا/ کڑا= صندوق سے صندوکڑا، ٹنک سے سوکڑا

گڑا/ گڑا= ریچھ سے ریچھونگڑا' گلا سے گلونگڑا۔بلا سے بلونگڑا' کتا سے کتونگڑا' بچھ سے بچھونگڑاٹ /ٹا = شاہنگ سے شاہنگوٹا۔بکری سے بکروٹا' لانگر سے لانگروٹا' گھڑا سے گھڑوٹا' کٹا/ کٹی سے کٹروٹ ۔دیار سے دیاروٹا ۔چہر سے چہروٹا ۔پھٹے سے پھٹیوٹا' بیاڑ سے بیاڑوٹا' چھچھر سے چھچھروٹا۔کھوڑ سے کھڑوٹا۔تنگ سے تنگروٹا۔گدرا سے گدریٹا' گدری سے گدریٹی۔ڑا/ڑا= پٹو سے پٹوڑا۔سر سے سروڑا۔چم سے چمروڑ' ماس سے ماسروڑا/مسروڑ۔

عیش ، بنیادی طور پر عربی زبان میں زندگی بسر کرنے کو کہتے ہیں ، اور طیش کا معنی ، نشانے سے تیر کا خطا ہونا ہے، لیکن بقول مولانا احمد دین (وکیل، محقق، صاحب طرز ادیب) اب طیش ، کم عقلی (نشانے سے خطا) کے عمل کے مفہوم میں ، غصے کے معنی لیے ہوئے ہے۔

”لفظ تھا' اور تھیا“

لفظ "تھا " اور "تھیا" کی اصلیت سے متعلق عموی قلمکار ہی نہیں ماہرلسانیات اور محققین کی تحقیق اور رائے پڑھیے جو کسی ایک نتیجہ پر متفق نہیں ۔اہلِ لغت "تھا" کو مصدر / ہونا / سے مشتق مانتے ہیں اور "ہونا" کی ماضی کہتے ہیں، جب کہ ہونا کی ماضی "ہوا" موجود ہے ۔معروف محقق پروفیسر حافظ محمود شیرانی نے ملتانی زبان کے مصدر "تھیونا" سے /تھا /بتا کر نئے نظریہ کا استخراج کیا ہے۔وہ لکھتے ہیں اور تھیونا کی ماضی "تھیا " آتی ہے اُردو والوں نے یائے اشمام اڑا کر اسے "تھا" بنا لیا۔ بعض ماہرین نے سنسکرت "استھت " پراکرت میں "تھاٹی " (اُردو میں تھا) بالترتیب "تھا" کی لِسانی تاریخ بتائی ہے ۔ڈاکٹر سہیل بخاری لکھتے ہیں "مہاراشٹری پراکرت میں معاون فعل ماضی کے دو روپ /تھا/اور /اُتھا/ رائج تھے جن میں سے تھا، اُردو میں آگیا اور /اُتھا/ قدیم دکنی ادب کے علاوہ بھاشا کے /ہتوا/ اور مرہٹی

کے /ہوتا / میں بھی ملتا ہے " ۔ ڈاکٹر مسعود حسن (دہلی) نے ایک دلچسپ بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ یہ دعویٰ کہ ”تھیونا“ اور ”تھیا“ ملتانی میں مصدر اور ماضی کے طور پر استعمال ہوتے ہیں ۔لیکن ”تھیا“ پنجابی اور ملتانی میں فعل اور ماضی کے طور پر مستعمل نہیں ہوتے تھے پنجابی زبان کی ماضی میں اِستعمال کیے گئے فعل امدادی ساں' سی' سوں' آتے ہیں ۔پہاڑی زبان میں ساں' سا' آسا' استعمال ہوتا ہے۔

نہایت دلچسپ اور غور طلب لفظ ”تھیا“ ہے' جو آج بھی کھاوڑہ (مظفرآباد) میں بالخصوص اور آزاد کشمیر میں بالعموم بعض دوسری جگہوں پر استعمال ہوتا ہے۔خاص کر کھاشا (کھکھہ) قبائل کے افراد جہاں جہاں ہیں یہ لفظ استعمال کرتے ہیں ۔وادیٔ نیلم (کشن گنگا) کی کرناہی پہاڑی زبان کی ملحق ، بالاکوٹ، مانسہرہ، ہزارہ(صوبہ سرحد) کی ہندکو زبان سے لہجہ اورچند قواعد میں مماثلت پائی جاتی ہے۔اس حلقہ(نیلم)موضع میر پورہ(تحصیل وضلع مظفرآباد) میں مقیم کھکھہ قبیلہ کی زبان کرناہی پہاڑی ہے لیکن آپس میں ابھی تک وہ اپنی مادری زبان کھاوڑی پہاڑی بولتے ہیں اور بدستور لفظ ”تھیا“ /ہے/ کے معنوں میں استعمال کرتے ہیں ۔

کھکھوں اور حلقہ کھاوڑہ میں 'ل' کی فعل کے ساتھ اضافت کو امدادی فعل کہا جائے زیادہ مناسب ہوگا۔یہ امدادی فعل ”ل“ ۔گا (مستقبل) کے معنوں میں مستعمل ہے۔مثلاً ، جائے گا کے لیے پہاڑی میں 'س' سی' سن (جمع) اور رسیں (استفہامیہ) استعمال ہو گا لیکن کھکھوں کی بولی میں جُلل /جُللے / جالے ، کہاجائے گا جبکہ دوسری جگہوں پر جُلسی (جائے گا) جُلسن (جائیں گے) بولا جاتا ہے۔برصغیر میں مسلمانوں کی آمد کے وقت بدھ دھرم کے رہنما بکھرے ہوئے تھے اُنہوں نے عوامی زبان میں دوہے لکھے ان میں ایسے الفاظ لکھے جو صرف پنجابی سے مخصوص نہیں اور انکی زبان پر پوربی کے اثرات بھی

ہیں ۔مثال کے طور پر، ''بھٹی لے'' ''بوڑی لی''۔ یہ ''ل'' مشرقی زبانوں میں ماضی کی علامت ہے ۔بارہویں صدی کی تصنیف کتاب ''پرتھوی راج راسوٗ'' ۔ میں تت سم الفاظ استعمال کئے گئے ہیں ۔جن میں '' ن'' کی جگہ' نڑ' (nrh) کی آواز پیدا ہوتی ہے۔یوں 'ل' کا لاحقہ قدیم ہے، ''ل'' کی بحث اگلی سطور میں آئے گی۔ بات ''تھیا/ تھا'' سے''ل'' کی طرف اس لئے توجہ کی گئی کہ یہ''ل'' جس بولی یا جس طبقہ کی بول چال میں محفوظ ہے اُسی طبقہ (کھکھہ قبائل) میں لفظ ''تھیا'' آج تک ''ہے'' کے معنوں میں استعمال ہورہا ہے۔اُردو کا ایک قدیم ترین فقرہ، تاریخ فیروز شاہی کے صفحہ 231 ء پر درج ہے۔''برکت شیخ تھیااِک۔ موا اِک نہا'' ۔مراد یہ لی جاتی ہے کہ شیخ کی برکت سے ایک مرگیا اور دوسرا بھاگ گیا ۔اس جملہ کا پس منظر یہ ہے کہ مُحمد تغلق نے سندھ پر حملہ کیاتو اسی حملے کے دوران محمد تغلق وفات پا گیا، اس کے جانشین فیروز شاہ کو کمک نہ پہنچ سکی تو وہ لڑائی ادھوری چھوڑکر گجرات چلا گیا۔ڈاکٹر مسعود حسن خان (وائس چانسلر دہلی یونیورسٹی) نے لفظ ''تھیا'' سے متذکرہ جملے میں اختلاف کیاہے، انہوں نے لکھا کہ دراصل یہ لفظ تھبا (Thaba) یا تھپا (Thapa) ہے۔ شیخ ''تھپا'' سندھ میں اُس عہد کے ایک بزرگ ہوگزرے ہیں لیکن معروف تاریخ دان، پیر حسام الدین راشدی نے ''تھپا'' کو غلط قرار دیتے ہوئے مذکور بزرگ کا نام ''پٹھا'' ظاہر کیاہے ۔اورلفظ ''نہا'' کی جگہ انہوں نے قیاس کیا ہے کہ یہ '' بھگا'' ہو گا۔ اور''نہا'' تھکارا کے معنی میں ہو ۔''تھیا'' کی طرف توجہ سے پہلے ایک بار پھر امدادی فعل / فعل کے ساتھ لاحقہ''ل'' کی طرف آتاہوں ۔ یاد رہے کہ بدھ مت کا آغاز 600 ق م میں ہوا ۔بدھوں کے منظوم کلام (پد) کی زبان نہایت قدیم ہے، یہ کلام 650 ء سے 1000 ء کے درمیان کا ہے۔ڈاکٹر شہید اللہ، ڈاکٹر انعام الحق، ڈاکٹر

غلام مقصود اور ڈاکٹر چٹرجی اپنی اپنی تشریحات میں شاعروں کے نام کے معمولی اختلاف کا ذکر کرتے ہیں ۔ڈاکٹر شہیداللہ کی ہفت زبانی اورمشوروں سے فائدے اٹھاتے ہوئے سید شبیر علی کاظمی نے ان پدوں کی زبان کے بارے میں ڈاکٹر سین اور ڈاکٹر سنیتی کمار چیڑ جی کے بقول اوہٹ (مغربی ہندی اور شورینی کی مقامی صورت) کاذکر کرتے ہوئے، قدیم پراکرت کا قدیم ہیولہ لکھا ہے۔

اِن پدوں میں، ''ل'' یا لا اور''لے'' کا لاحقہ استعمال ہوا ہے، مثال کے طور پر درج ذیل الفاظ پڑھئے :۔ بوکلے (ہونے پر) ،آئیلا (آگیا) ، بھوئیلا (ہوگیا) ، جے جے آئیلا تے گیلا (جو جو آیاوہ چلاگیا)، چلی لا (چلاگیا)، باڈھلی (پکڑلیا۔ باندھ لیا) ۔ پہاڑی میں بدھیل مستعمل ہے عموماً ایسے گھوڑے کے لئے بولا جائے جسے ہمہ وقت باندھ رکھاجائے ۔پہاڑی کاایک اکھان ہے''نہ ھیلی نہ ھیلا۔چڑھ ستیاں میں سویلا''۔اُردو میں مونث مخاطب کومتوجہ کرنے کے لیئےاری کالفظ استعمال ہوتا ہےلیکن پہاڑی میں ہینلی (Hainli)مروج ہے۔ بڑھیلو جائی (بڑھتاجاتا ہے) ،ٹوٹی گیلی (ٹوٹ گئی) ، بھاگیل (بھاگ گئی)، بوجھیلا (بوجھتا)، لوئیلا (لینا) ،کوئیلا (کرنا) جیسے الفاظ اورتراکیب اِن پدوں میں آلی بمعنی حروف علت اورکالی بمعنی تحقیق صحیح (Consonants) ہیں ۔ اِس مرحلہ پر پدوں کی زبان کے بارے میں لسانی تحقیق مقصودنہیں ، البتہ یہ صورت دِکھانا مطلوب ہے کہ 650 ء تا 1000 ء کی اس زبان کے جملوں خاص کرمنظوم کلام میں یہ علامت موجود ہے، جو آج مظفرآباد کے حلقہ کھاوڑہ کی بولی میں مستقبل کا لاحقہ''ل'' بھی ہے۔دیگر متعدد شواہد خاص کر'ل' کالاحقہ قابل غورہے ۔پہاڑی زبان خاص کر کھاوڑی بولی کو شمال مغربی زبانوں (پنجابی، ہندکو، پوٹھوہاری، او رسرائیکی / ملتانی) سے قدیم مانتے ہیں ۔ اِس لئے کھاوڑی بولی کا ''تھیا'' اپنے اصل روپ میں بلکہ اپنی اصلی

قدیم صورت کو بحال رکھے ہوئے موجود ہے جب اُردو کی ابتدا ہونے والی تھی ۔ ہماری رائے میں یہ مشہور تاریخی جملہ " شیخ تھیا، اِک مُوا اِک نہا" ۔ کا معنی یہ ہے کہ دراصل، شیخ ہے (یعنی موجود ہے)، ایک مرا ایک بھاگا "۔ ماہرین لسانیات مانتے ہیں کہ حرف ،'ز اور'ل' کی بوجہ صوتیات اور'س' اور'ہ' کا باہم تبادلہ ہو جاتا ہے۔ اس اصول کے علاوہ س / اور / ٹھ / باہم تبدیل ہوتے ہیں ۔ چنانچہ / اُردو ۔ روٹھنا/برج بھاشا۔ روسنا / پہاڑی میں بھی روسنا ہے /پراکرت اور پہاڑی میں ڈٹھنا۔/دسنا/ پنجابی اور پہاڑی میں نسا اور/ نٹھنا/ وغیرہ ہم معانی ہیں۔ان متبادلات کے اصواتی عمل کے تحت متذکرہ جملہ (شیخ تھیا اک موا اک نہا) میں نہا (ن ۔ھ ۔ا) بنیادی طور پر "نٹھا ، نسا" تھا، جو تغیراتی عمل یا کتابت سے "نہا" رہ گیا ہے ۔

ھیت اور معانی

حیرت انگیز طور پر، اُردو کی طرح پہاڑی زبان میں بعض الفاظ کی ہیت وہی ہوتے ہوئے بھی معنوی طوراور مفہوم کے اعتبار سے معانی بدل گئے ہیں یا ذومعنی ہو گئے ہیں ۔عربی سے ہمیں لفظ حافظ مِلا، جسے حفظ کے اعتبار سے قرآن پاک ، احادیث وغیرہ کو یاد رکھنے والا حافظ کہلایا ، لیکن اب ہم مصلحتاً کانے کو بھی "حافظ" کہہ لیتے ہیں ۔گجراتی مرہٹی عورت کو احتراماً "بائی جی' ' کہتے ہیں لیکن اُردو میں "بائی جی" طوائف کے لیے بھی ہے۔ یہی لفظ میتھلی اور بنگالی میں "بائیتی" اور پراکرت میں "بیاتی" ہے ۔ یہی لفظ پہاڑی میں احتراماً معزز عورت کو'بیا' یا 'بیاجی' (Bya) کہاجاتا ہے ۔ غالبًا "بائیتی" پراکرت سے پہاڑی زبان میں بیا یا "بیاجی" رہ گیا۔روپ یا روپا چاندی کو کہا جاتا رہاہے، پہاڑی اور اُردو میں اب یہ "روپ" اِنسانی چہرے اور حُسن کے معنی میں مستعمل ہے لیکن ایک نہایت اہم مفہوم کے ساتھ پہاڑی زبان میں ترکیب موجود ہے

"روپ چڑھنا" ۔ یہ دو مرحلوں بالخصوص شادی کے موقعہ پہ بولا جاتاہے، اور مرنے والے کے لئے بھی یہ ترکیب"روپ چڑھنا" استعمال ہوتی ہے۔پالی میں ، "پاتھر" اولے برسنے کو کہتے ہیں مثلاً "جیسے برسے موسلادھار پاتھر' ' ۔پہاڑی زبان میں جندر (پن چکی) سے آٹا پیستے وقت جو آٹا، جمع ہوتے ایک ڈھیری سی بنتی جاتی ہے اُسے پاتھر کہتے ہیں۔ دراصل اولے برسنے کے قدرتی عمل میں اولے کے پاتھر سے ، رنگت اور جمع ہونے کے انداز کو آٹے / پاتھر پہ منطبق کرلیاگیاہے۔

لفظ ماہیا

پہاڑی میں منظوم کلام کی ایک ہیت کو "ماہیا" کہا گیاہے ۔پہاڑی ماہیاکومیں ہائیکوبھی کہہ سکتاہوں۔ہائیکوجاپانی شاعری کی 17ماتراؤں پرمبنی تین مصرعے ہوتے ہیں جواُردومیں بھی برتی جارہی ہیں۔پہاڑی ماہیامیں 17 ماترائیں تونہیں ہوتیں لیکن تین مصرعے ہوتے ہیں۔اس لیے اسے ہائیکوکہہ دیناقرین مفہوم ہے۔ ماہیا کی دو توجیہات ذہن میں ابھرتی ہیں ۔اوّل فارسی کے مہ (چاند) سے ماہیا / مُہیا۔ہوا، دوم، بدھ مت کا مشہور دبستان "مہایانا" ہے۔

"مہایانا" میں مجموعی نِروان کونفسیاتی طور پہ روشن ضمیری اورعرفان سمجھا جاتا ہے ۔جیسا کہ گذشتہ سطور میں واضح کیاگیا کہ بُدھی تبلیغی کلام (پد) منظوم تھا۔ اغلب قیاس یہی ہے کہ یہ لفظ مہایانا۔ سفر کرتے کرتے اب شمال مغربی زبانوں خاص کر پہاڑی زبان میں "ماہیا" رہ گیاہے جو آسان صفت کے عِلاوہ زبان زد عام اور مجاز و حقیقت کا پَر تو لئے ہوئے ہے۔بدھی بعض الفاظ اورجگہوں کے نام اِس قیاس کو یقین میں بدل دیتے ہیں ۔ مثلاً دیہاتو ں میں معصوم شیرخوربچہ سوتے میں ہنس یا مسکرا دے تو کہاجاتا ہے کہ

اسے ''بُدھ بدھائی'' ہنساتی ہے۔ یعنی جب اچھی خبر (ماں باپ کی) ذہن میں ڈالتی ہے تو بچہ مسکراتا ہے، لیکن سوتے میں رو ہانسا ہو رہا ہو یا رو پڑے تو گویا کوئی بُری (ماں باپ کے حوالے سے) خبر بچے تک بُدھ بدھائی نے پہنچائی ہے۔ یہ بُدھ بدھائی کیا چیز ہے؟ بدھوں کے نِروان، روشن ضمیری کا یہی فلسفہ جو برصغیر خاص کر جموں و کشمیر میں پھیلا ہوا تھا اور اسلام کے آنے تک ہر خاص وعام کا پسندیدہ، عدم تشدد پر مبنی فکروعمل تھا۔ ذہنوں میں بدھ بدھائی کی صورت میں محفوظ رہا، اور نظریات کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ Myth خیال کے طور پر موجود رہا۔ بُدھی اِن پدوں (منظوم کلام) میں لفظ ا بدھوت 'جوگی کے معنوں میں آتا ہے پہاڑی زبان میں یک مہار یا گم سم فرد کو ''ابدھوت'' کہاجاتا ہے، جو مفہوم کے تناظر میں قدیم اور یکسانیت کا حامل ہے۔ ہمارے ہاں ''پوھوا''۔ باتونی، کھوکھلے ذہن اور یاوا گو کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ پڑھوا، قدیم زبان میں ڈھول کو کہتے تھے۔ ڈھول بھی اپنی بناوٹ کے لحاظ اور اندر سے کھوکھلے پن اور تواتر کی ''ڈم ۔ ڈم'' کی آواز لیے ہوئے ہے۔ یہ صورت اِنسانی ان صفات کے حامل کو یہ لفظ ''پوھوا'' بخش گئی۔ پہاڑی زبان میں پُھرنا، اگرچہ، بد دُعا کی کامیابی سے منسوب ہو کر رہ گیا ہے لیکن ''پُھرنا'' نہایت قدیم زبان کا لفظ ہے، جو کامیاب ہونے کے معنی میں استعمال ہوتا تھا۔ محققین لسانیات نے ''زلخ'' کے معنی پاؤں پھسلنا اور تیر بھر کی مسافت لکھا ہے اور اسی سے نام ''زلیخا'' وجود میں آیا۔ اُردو میں ''نام'' اور محاورات / اِمثال کی طرح پہاڑی میں کہیں زیادہ نام / Nick Name ملتے ہیں۔ مثال کے طور پر ترکیب نحوی ماٹو (زنانہ خصائل کا حامل مرد)، ''ادھ ماٹو'' (معذور)، ''اپنی بُکلی سونگھنا'' (مثل اپنا محاسبہ)، کھوڑیاں واسطے نال جنے ڈواں کھڑ پیر دھرے'

ضرب المثل (غیر موزوں عمل)۔ اَن کہنڈ (غیر تربیت یافتہ جانور بیل، گھوڑا) اَن ٹہل (جو عادی نہ ہو) ان ٹکو کی (گرج بغیر آسمانی بجلی کا گرنا)۔ چنتر اوی پہنڈ (لاغر و نحیف)، حساب گکھو بخشش لکھو (محاسبہ)۔

سابقوں اور لاحقوں کی بھار

اُردو سے کہیں زیادہ پہاڑی زبان اپنے سابقوں اور لاحقوں سے مالامال ہے۔ مشتِ نمونہ از خروارے کے مصداق اِن الفاظ سے لطف اٹھایئے۔ ان لگ (نالائق)، اَن بولاں (چپ سادھے)۔ اَن تالا / تالی (تال / گھاس پھونس سے صاف نہ کی ہوئی زمین / رقبہ)۔ ان ڈُگ ۔ ڈُگ، چاولوں کے رنگدار چھلکے اتارنے کو کہتے ہیں۔ ان وگ سے مراد (رفت، صاف)۔ اَن پا سا (ابالا ہوا کچا) اَن گلا (کچا)۔ کھڑ موت (وبا)، مُجندہ (بے طاقت)، نتوڑ (زمین نئی بنانا ۔ توڑنا ۔ کھودنا)، بے تُر (بے ہوش)، نراس (بیمار)، نہویا (بددُعا ۔ مراہوا)، اپھل (بے ثمر)، ابدھوت (بے ڈول اور احمق) چند لاحقے دیکھئے ۔ پھلوکڑ (زیادہ چھلنے والا)، گلوکڑ (باتونی)، پچھوکڑ (آخری)۔ لفظ طیار اور تیار، اپنے پس منظر کے لحاظ سے دلچسپ ہیں، طیار لُغت میں اُڑنے والے کو کہتے ہیں، اب مستعد شخص کو اور مجازاً ہر متحرک چیز کو اُردو میں طیار کہاجانے لگا۔ ''تیار'' کسی دریا کی موج، یا کسی چیز کی روانی کو کہتے تھے لیکن اپنے مفہوم کے پس منظر میں تیار، اب تیاری، حرکت کے معنوں میں استعمال ہونے لگا۔

بھنڈار قدیم / پراچین زبان میں ذخیرہ کے معنی میں استعمال ہوا پہاڑی میں ''بھنڈارا'' اُس خیرات کو کہتے ہیں، جو اہل ثروت محلّہ والے گاؤں کے لوگ خوردنی اشیاء جمع کر کے اور پکا کر لنگر تقسیم کریں ۔ ''پھال'' پھاڑ ڈالنے کے معنی میں آتا تھا۔ پہاڑی زبان میں پھال لوہے کے نوک دار اُس آلہ کو کہتے ہیں جو کسان ہل کی مُنڈھی

کے سرے پر لگا تا ہے۔ اس پھال کے ذریعہ زمین کا سینہ پھاڑا جاتا ہے اس لئے پھاڑ ڈالنے کے عمل کی وجہ سے پہاڑی زبان میں لوہے کے ٹکڑے کو پھال کہا جاتا ہے۔ اردوہندی زبان میں بھی پھال ہی کہتے ہیں۔ لفظ "ڈنڈی" قدیم زبان میں گلے کے معنی میں آتا تھا۔ اب ڈونڈی پٹنا (اعلان کرنا۔ شور مچانا) اور ڈنڈ (آواز دینا) کے الفاظ دراصل صوتی اعتبار سے گلے سے متعلق ہیں اس لیے پہاڑی میں آواز کے ہی معنی میں استعمال ہورہے ہیں۔ لفظ "بھابھری" پالی زبان کے پدوں میں "نخرہ، ادا" کے معنی میں استعمال ہوتا تھا۔ اِدھر اس لفظ کے سفر نے پہاڑی زبان میں، بانبھری (Banbhri) کی شکل اختیار کی۔ جو مستی یا بدحواسی کے معنی میں استعمال ہوتی ہے، مستی یا بدحواسی اور نخرہ یا ادا کی حالت میں اِنسان اپنی نارمل حالت میں نہیں ہوتا۔ اِسی مفہوم نے "بھابھری" کو اب یہ معانی دئے ہیں۔ لیکن گیت میں بانبھری، نخرہ اور ادا کی اصطلاح لئے ہوئے ہے۔ مثلاً اِک بند ملاحظہ ہو۔

بانبھریاں بانبھریاں۔ لٹ بانبھریاں ۔۔۔ بُھلا شاہ باوے۔

حوالہ جات

Aspects of languages page 14 by Diwight Bolinger Haward University-1975-2nd Edition..............(ii)(i)

The Origin and Prehistory of language P-6-7.............3

نمبر4A4B۔۔۔۔۔أردو اورکھوارزبان نمبر۱ تا نمبر۳ بادشاہ منیرمقتدرہ قومی زبان پاکستان۔Ibd.Page18

نمبر5، نمبر6، نمبر7 = لسانی مطالعے فرسٹ ایڈیشن 34ڈاکٹرگیان چندجین /ادب ولسانیات ڈاکٹرابواللیث صدیقی

نمبر8نمبرA۔ ادب ولسانیات ص 201ڈاکٹرابواللیث صدیقی /أردوزبان کی ابتداء' ڈاکٹرسہیل بخاری

نمبر9 (B)۔ أردوزبان کی قدیم تاریخ ص 20عین الحق فریدکوٹی۔

نمبر11نمبر10۔ (DING DONG)تھیوری موجد عیکس مولر) أردوکی زبان ص 34ڈاکٹرسہیل بخاری

نمبر12۔ Science of Language اے۔ایچ سائس

نمبر13۔ Ibdص 32 /أردو اورکھوارزبان' (بادشاہ منیر بخاری۔ادارہ مقتدرہ قومی زبان پاکستان)

نمبر14 (A)۔ پہاڑی زبان اورأردوسے لسانی روابط۔ ڈاکٹرنصراللہ خان ناصر

نمبر14 (B)۔ عبدالحق۔English Urdu Dictionary.P.886

نمبر15 (A)۔ ہندوستانی لسانیات۔ ڈاکٹرمحی الدین قادری غرور

نمبر16۔ زبان کامطالعہ ص 14 خلیل احمد صدیقی

نمبر17۔ گرے فاؤنڈیشن آف لینگویجز۔نقش

نمبر18۔19۔ بنگالی زبان کی ابتداء اورارتقاء جلداول۔ ڈاکٹرسینتی کمارچیٹرجی۔

نمبر20۔ مبادیات پراکرت۔ اے۔سی وولنرص 16

نمبر21,22۔ مقدمہ تاریخ أردوزبان ڈاکٹرمسعودحسن خان۔ دہلی۔ص 15,14

نمبر25۔ انڈوایرین اورہندی ص 84ڈاکٹرسینتی کمارچیٹرجی۔

نمبر26,27۔ مقدمہ أردوزبان ص 22ڈاکٹرمسعودحسن خان دہلی۔

نمبر28,29۔ ہندی بھاشااوراس کا ساہتیہ وکاس ص 47ہری اودھ

نمبر30۔مغربی بنگال میں أردوکالسانی ارتقاء ص 31ڈاکٹرعبدالرؤف خان (سابق صدرشعبہ أردوکلکتہ یونیورسٹی)

نمبر 31(A), 31(B)۔ حوالہ مقدمہ تاریخ ادب سنسکرت / اُردو زبان ص
30 ڈاکٹر مسعود حسن خان ۔ مقدمہ اُردو زبان ص 27 ڈاکٹر مسعود حسن خان ۔

نمبر 32۔مغربی بنگال میں اُردو کالسانی ارتقاء ڈاکٹر عبدالرؤف خان کلکتہ مقدمہ اُردو زبان ڈاکٹر مسعود حسن خان ۔

نمبر 33۔ The Sanskrit Language Page no.19, Shine-Brue

نمبر 34۔ The Origin and Development of Bangali Language Page no1-4 Dr.Chettre G

نمبر 35,36۔ مقتدرہ قومی زبان (اُردو) اسلام آباد۔اُردو اورکھوار کے لسانی روابط ص 25,24۔بادشاہ منیر بخاری

نمبر 37,38۔مقدمہ اُردو زبان ص 41 ڈاکٹر مسعود حسن خان

نمبر 39۔ بنگالی زبان کی تاریخ ص 7۔ پی ۔مزمدار

نمبر 40۔اُردو کی زبان ص 37۔ ڈاکٹر سہیل بخاری۔

نمبر 41۔اُردو زبان کی قدیم تاریخ ص 78،79 عین الحق فریدکوٹی ۔

نمبر 42۔مقدمہ اُردو زبان ڈاکٹر مسعود حسن خان ۔

نمبر 43۔On the Study of Words by Richard Chenevix Trench

نمبر 44۔ کیفیہ۔ پنڈت برجموہن دتاریہ

نمبر 45۔ پراچین اُردو۔سید شبیر علی کاظمی شہیدؒ

نمبر 46۔ On the Study of Words Richard Chenivenex Trench

نمبر 47۔ وار رزمیہ لوک شاعری شیراحمد خان والی کراہ۔تحقیق وترتیب ڈاکٹر غلام حسین اظہر

نمبر 48۔ سرگزشتِ الفاظ ص 125 مولانا احمد دین ایڈووکیٹ

نمبر 49 تا 51۔ زبان وادب (مطالعہ وتحقیق) پروفیسر حبیب اللہ خان غضنفر۔

نمبر 52۔ (i) اُردو کی زبان ڈاکٹر سہیل بخاری۔ (ii) زبان اورعلم زبان' عبدالقادر سروری

نمبر 53۔ مقدمہ اُردو زبان ص 11۔210 ڈاکٹر مسعود حسن خان

نمبر 54۔ اردو کی زبان ص 216 ڈاکٹر سہیل بخاری حوالہ پنجابی گرام ۔تحقیق بیلی (i) ص 323 کلکتہ۔ (ii) ادب ولسانیات، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی۔

نمبر 55,56۔ اُردو زبان وادب مطالعہ وتحقیق۔ پروفیسر حبیب اللہ خان غضنفر

نمبر 57,58۔ مکتوب حسام الدین بنام غضنفر زبان وادب ۔پروفیسر حبیب اللہ غضنفر

نمبر 59,60۔ بنگالی زبان وادب کلکتہ ۔ونیش کمار/پراچین اُردو' سید شبیر علی کاظمی

نمبر 61۔اُردو زبان کا ماخذ ہندکو۔ ڈاکٹر خاطر غزنوی

نمبر 62۔ اُردو کی زبان ۔ ڈاکٹر سہیل بخاری ص 68

نمبر 63۔ اُردو کی زبان ڈاکٹر سہیل بخاری /مقدمہ اُردو زبان ڈاکٹر مسعود حسن خان /ڈاکٹر جمیل جالبی دتاریہ۔پنڈت برجموہن دتاریہ۔

نمبر 64۔ History of Budhest Kashmir. P.83 Dr.Serla-Khosla (i)
(ii) بدھاگان ودھا' ہرا پرشاد شاستری

نمبر 65۔ Kashmiris Fight for Freedom.
By Justice Yousaf Saraf

مقامات

پہاڑی زبان میں مقامات کی رنگینی غور طلب ہے۔اُردو میں ہمالہ قدیم دور میں برف کے گھر کو ہمالہ کہا جاتا تھا۔اِسی طرح دہلی (بھارت) کاپُرانا نام ''اندر پرست'' تھا۔ہندی، اُردو اور پہاڑی زبان، میں ڈھنی ، کوٹ، باڑی، گراں، پتھرہ، ناڑ، ایسے

سابقے اور لاحقے ہیں ، جو اپنے معانی اور مفہوم کی بنا پر ریاست جموں وکشمیر کے علاقوں یا گاؤں کے نام ہیں ۔ ’’ڈھنی سیداں‘‘ ۔ ڈھنی بہیاں ، ڈھنی بقالاں، نوکوٹ، پنجکوٹ، کیرکوٹ، بیراں بانڈی، گُجر بانڈی، ترکھان بانڈی، لُگراں، پنجگراں، چک پتھرہ، لالی والا پتھرہ، نر پتھرہ، واناڑ، گُج ناڑ، بیروناڑ، گرٹ ناڑ ، وغیرہ۔

نازک خیالیاں

اُردو میں مصرع کا معنٰی (دروازے کا ایک پٹ، تختہ ہے) ردیف (گھُڑ سوار کے پیچھے بیٹھنے والا) اور قافیہ (پیچھے پیچھے چلنے والے کو کہتے ہیں) ۔اب اپنے مفاہیم کے تناظر میں اشعار کی علمی ادبی نازک خیالی ہے بعینہٖ پہاڑی زبان میں چند علمی نازک خیالیاں قابل توجہ ہیں ۔قدیم زبان میں ’’بالی‘‘ کنواری کو کہتے ہیں، کنواری کے تقدس کے پیشِ نظر اِسے کان کا زیور ’’بالی‘‘ کہا گیا ہے۔’’باک یا واک‘‘ کا معنیٰ ’’زبان ، لفظ، کلام‘‘ ہے۔ نکاح کے وقت دُلھن سے پوچھا جاتا ہے، تو دُلھن اپنے نفس / جسم کا واک اپنے ہونے والے شوہر کو دیتی ہے ؟ گویا یہ ایک معاہدہ ، اور اجازت نامہ کی صورت ہے۔ ’’اونچل پانچل‘‘ کھیل کود کے معنٰی میں تھا۔عموی کھیل کود میں نظم وضبط یا ترتیب قائم نہیں ہوتی ۔نظم وضبط اور ترتیب کے فقدان کے عمل نے اب عام زندگی میں بے ترتیبی اور بے ہنگم صورت کو پہاڑی زبان میں ’’پھنجل‘‘ کہا جاتا ہے۔اُردو زبان میں مروج لفظ تنقیح، کا مطلب عبارت میں سے زوائد کو ہٹانا ہے۔اب یہ لفظ مقدمات میں استعمال ہوتا ہے اس لفظ تنقیح سے مراد غیر متعلق باتوں اور غیر متنازعہ باتوں کو ہٹا کر تصفیہ طلب اور اہم امور کے قریب لانا ہے۔ اسی طرح مقدمات میں لفظ ’’جرح‘‘ استعمال ہوتا ہے۔جرح کا معنیٰ زخمی کرنا ہے، مقدمات میں فریق مخالف کے سوالات کو جرح کہا جاتا ہے ، منشا یہی ہوتا ہے کہ گواہ کے بیانات کو کمزور اور بے اثر کیاجائے ۔لفظ پنج

(Pinj) قدیم زبان خاص کر ہندی میں قتل، قوت ، زور یا چاند کے معنوں میں استعمال ہوتا رہا، اب یہی لفظ کسی پر جسمانی تشدد بالخصوص اور عمومی طور پر کسی فرد کی پٹائی پر پہاڑی زبان میں ’پینج‘‘ چاڑھنا بولا جاتا ہے۔

ماہرین کی اِس رائے سے اختلاف دُرست نہیں ہو گا کہ اگر کوئی زبان کو اِستعارہ اور نازک خیالی سے معرا کردے گا تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہو گا۔ اُس کے دائرہ امکان سے باہر ہے یہ ایسا ہی ہے کہ وہ شگوفہ، پھول اور پھل، تو جھاڑ ڈالے اور ننگے بے برگ وبار تنے کی سی زبان کی صورت بنا دے‘‘۔

ہر زبان بالخصوص پہاڑی زیر بحث زبان میں ، سپاٹ، بازاری اور ادبی حیثیت موجود ہے ۔ اخلاقیات ، اخلاقی انحطاط، اِنسانی شرارتوں ، خوشی اور غم ، لاپرواہی، مستعدی، رشک اور حسد کے اظہار کے لیے الفاظ شامل حال رہے ہیں ۔اُردو زبان کا لفظ غلام ابتداء میں لڑکے کا معنیٰ لیئے ہوئے تھا اسی طرح ہندی کی لونڈی پہلے لڑکے کا معنیٰ دیتی تھی۔ پہاڑی خواتین میں ’’کوکا‘‘ یا ’’کوکی‘‘ دودھ پلانے والی اور اُس کے لواحقین کے لیئے استعمال ہوتا تھا، اب بھی ریاست جموں وکشمیر کے دیہاتوں میں یہ الفاظ رضائی رشتہ کے لئے بولے جاتے ہیں۔ علاقہ پہاڑ مظفرآباد اور وادیٔ کشمیر کے مضافات میں حکمران قبیلہ بمباBamba کے بچوں کی دیکھ بھال اور دودھ پلانے والیاں ہوتی تھیں اُنھیں ’’کوکی‘‘ اور مردوں کو ’’کوکا‘‘ کہا جاتا رہا ہے۔کوکا اور کوکی ترکی زبان کا لفظ ہے کوکی کا معنٰی دودھ پلانے والی ہے۔قدیم دور میں لفظ ’’کھیر‘‘ دودھ کے لئے بولا جاتا تھا۔ دودھ دینے والے جانوروں (مادہ) کی ’’دودھ دانی‘‘ کے لئے عہد حاضر کی پہاڑی زبان میں ’’کھیری‘‘ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔اور دودھ میں پکے چاول کھیر کہلاتے ہیں۔

محاوروں ترکیب کی صورت میں اہم مرکب الفاظ غور طلب ہیں۔ رن مزور (جورو کا غلام)،

بن تلاوی پھلی (غصیلی یا غصیلا)، چم چچل (لالچی کنجوس)، ہر ونگی چیچھ (وہی بلایا) بلدی منڈی (خطرناک اور بے اعتبار)، حاتم طائی (سخی)،کوڑے دی گنڈھ (کنجوس)،اوراستعاراتی انداز میں چیچڑ (پیچھے پڑ جانے والا)، پھر پھنڈو(بھدا)، اُلو(احمق)، گنج / مانجھا(سُست)،جلم (حق چھینے یا خون چوسنے والا)، طوطاچشم (بدل جانے والا / والی)،حور(خوبصورت عورت)، مُنڈھا(موٹا) ،ڈڈار(غصیلا اور زہریلا)،شیر (بہادر)، اُونڈھا(برا۔سور)، پَرّی (خوبصورت)۔

پہاڑی زبان میں معنی، ارتقاء کا عمل جاری چلا آرہاہے ، نظریات ، خاص کر اسلام نے اخلاقی اور روحانی ترقی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔اور اِن اقدار کے حوالے سے متعدد الفاظ زبان کا حصہ بنتے چلے گئے ہیں ،قرآن، حدیث ، نماز، شہید، غازی، مجاہد، جہاد، شریعت ، بہشت، جنت، دوزخ، فرشتے، جن ، رسول، نبی، پیغمبر، ولی ، غوث، قطب، ابدال، قلندر، نکاح اورشیطان وغیرہ سینکڑوں الفاظ موجود ہیں۔لفظ عیش ، عربی اور ابتدائی معنی میں زندگی گذارنے کا نام تھا۔اعتدال اورمتوازن زندگی سے بڑھ کر جب بے اعتدالی ، حرص اور آرام حاوی ہو گیا تو یہی لفظ اُردواور پہاڑی میں اب دوسرے معنوں یعنی عیش کے معنوں میں مستعمل ہے ۔طیش کا بنیادی معنی' تیر کا نشانے سے خطاہوںا تھا۔ جسے ماہرین نے کم عقلی ، ناسمجھی پر معمول کیا۔ یہی ناسمجھی دراصل انسانی طبیعت میں نشیب وفراز کا دروازہ کھولتی ہے لہٰذا کم عقلی کے تناظر میں لفظ طیش نے اب اُردو ۔ پہاڑی میں جذباتی طور بھڑک اٹھنے یا غصے میں آجانے کے معانی پہن لئے ۔

کئی الفاظ اَخلاقی انحطاط کا مظہرضرور ہوتے ہیں ، لفظ سادہ، سے مراد، مکر فریب، دھوکا اور شرارت سے پاک فرد کے معنی میں آتا ہے۔لیکن جدید اطوار میں ، سادہ کو اہمیت کم دی جاتی ہے ، بلکہ زبان کا نشتر تیز ہوتو لفظ بُدھو یا بوطلہ کہا جاتا ہے۔سادگی یا

کم عقلی کچھ زیادہ ہی نظر آئے تو ایسے فرد کے لئے شُڈا، اور نہ بول سکنے والے کو" کلا" اورتوتلی زبان کے حامل فرد کے لئے "تھتھا" کالفظ موجود ہے۔

مدارج عُمر

انسانی عمر کے مدارج کے لئے پہاڑی زبان کی جامعیت مسلمہ ہے لوتھ (مردہ نو مولود)' جامڑوں (پیدائشی)' جندک (بچہ ۔بیٹا)، گدرا/ گدری (لڑکا/ لڑکی)، منڈا/منڈی (نوجوان' بیٹا' بیٹی)میلیاں مُچھاں (13 تا 16` سال کا نوجوان)، گبرو جوان (نوجوان)، کڑی جوان(بھرپور جوانی)، ادھ کھڑ (ڈھلتی جوانی)، بُڈھا(بوڑھا)، ٹکو (جُھکی کمر بُہت بوڑھا)، وغیرہ الفاظ پیدائش سے بڑھاپے تک کا نقشہ ہے۔اسی طرح بچھا (گائے کا بچھڑا)، بُھیڑا (نوجوان بچھڑا)، واند (بیل)، آنڈر (نر)، کھسی (آختہ)، منڈھی (دھان گاہتے وقت وہ بیل جوایک سرے پر کھڑا گھومے تا کہ دوسرے دائرے میں گھومیں)

پہاڑی میں ایسے الفاظ کی کمی نہیں جن کے ذریعے پردہ پوشی یا شوخ چشمی مقصود ہوتی ہے۔ ڈھت (شراب یا دوسرے کسی نشہ میں مدہوش) ، خچر دا پے (خچر کا باپ یعنی گدھا) ، حافظ(کانا) ، گنڈو(پست قد، گول مٹول)، ڈولی چُک (تابع فرمان ۔اِس ضرب المثل کا پس منظر یہ بیان کیا جاتا ہے، کہ ڈوگرہ مہاراجا گلاب سنگھ کی شاہی سواری کے ساتھ دو خدمت گار ایسے ہوتے تھے، جو ایک ڈولی (گُگریا) اٹھائے ساتھ ساتھ چلتے رہتے تھے۔ جُھلکلی (اوچھی ، باتونی)جندر کے اوپر لکڑی وہ تختی جوجندرے ٹکرا کروانوں سے بھرے ناوے (پائپ)کوحرکت دیتی رہتی ہے جس سے دانے جندر کے گالے(سوراخ)میں گرکرپستے رہتے ہیں۔ بجُڑ (وہ بیل جو ہل کھینچنے میں ناکام یا سُست ہو)، بھال گھسی (نیم آختہ)، دھنواپ(ملاپ کے قابل مادہ جانور)، گبھ(جانور کا پیٹ، بچہ)، گھبن (جانورکاپیٹ سے ہونا) ، لائیری(دودھ دیتی گائے بھینس یا بکری وغیرہ) ، کھاگڑ

(دودھ دینے کے آخری مراحل میں)، چھڑلی (جو گبھن نہ ہو)۔

پہاڑی زبان کا مطالعہ ریاست جموں وکشمیر میں مختلف ذات پات کے متعدد قبائل کے تاریخی نشیب و فراز کا مقیاس الحرارت ہے۔ پہاڑی زبان کے لوک گیت تُبہلے، ٹپے، باراں، چاربیتے، دوہے، چھوک، سٹھنیاں، دو رٹی، بیاہ شادی کے طربیہ گیت، رزمیہ شاعری (وار شمس خان، وار کہوڑی، وار شیر احمد خان وائی کرناہ، وار ناموں، اور چار بیتا جنیداجی، تاریخ حُریت کے مختلف ابواب ہیں۔ عشقیہ اور تمدنی گیتوں میں بعض گیت اپنے مخصوص پس منظر کے ساتھ خاص ناموں کے ساتھ زبان زدِ عام ہیں۔مثال کے طور پر قینچی، ڈوریا، جنیداجی، ککو، سُرمہ، کنگن، چن، بالو بیساکھ، شپاہیا، کونجڑی، ڈھول وغیرہ۔ گیتوں میں دیگر ہزاروں الفاظ کے علاوہ پہاڑی منظوم کلام کے ساتھ، پہاڑی زبان میں زبان زدِ عام کہانیوں، داستانوں، بجھارتوں، کہاوتوں کے ذریعہ سینکڑوں الفاظ ہمارا ذہنی اور تحریری اثاثہ ہیں۔

آیئے مُشت نمونہ از خروارے کے مصداق اِن الفاظ کو سمجھیں، جو لوک ادب اور تخلیقی ادب کے علاوہ سینہ بہ سینہ نئی نسل کو تاریخی، جغرافیائی، تہذیبی، تمدنی، موسمی، لسانی، نظریاتی بنیادوں پر منتقل ہوتے چلے آرہے ہیں۔ اِن میں سے بعض الفاظ ایسے ہیں جن کا صیغہ واحد میں متبادل اُردو میں لفظ موجود نہیں۔ اور یہ اُردو کے دامن کو وسیع کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔الفاظ کے اِن نوادرات پر غور کیجئے جو سرمایۂ لسان ہیں۔

مکانیت

تھاہی (بنیاد۔جگہ) کند (دیوار) کھولا (جگہ۔پلنتھ) گرسی (پچھلی بنیادی دیوار) اگوال (اگلا/اگلی طرف) پچھوال (پچھلا/ پچھلی طرف) تھانا (مویشی باندھنے کی جگہ) کھرلی

(مویشی خانہ میں خوراک کی جگہ) اوگنؔ (اوپر کی طرف سے داخلہ کا چوکور یا گول دروازہ) آلا (کمرے کی دیوار میں دیا/وغیرہ رکھنے کی جگہ) واسا (چوکھٹ) تاڑو (لکڑی کا پول جو دروازے کو پیچھے سے لگا کر چٹخنی کا کام لیا جاتا ہے) تاڑی یا تاگڑی (لکڑی کی چٹخنی) ہاجی (بھیڑ بکریوں کی جگہ) بُوآ (دروازہ) اُلھا (چھوٹا چولھا یا چولھے میں چھوٹا سوراخ) گلک (چولھے کے سوراخ جن پر برتن رکھ کر کوئی چیز پکائی جائے)۔ کُھو (کمرہ) ڈب (مکان کی چوڑائی یا لمبائی میں چبارا)۔ کڑنجی (پانی کے گھڑے / گاگریں رکھنے کا سٹینڈ) تُحاری (مکان میں عمودی/ترچھی انگیٹھی۔دودکش) ڈبر (لکڑی کی مکان میں دیواریں)۔ لے (مٹی کی لپائی)۔ لمنا (لپائی) ڈیا (فرش) باگری (چولھے کے سامنے تُہاگے وغیرہ کے لیے بنائی گئی جگہ) ٹاو (چولھے کی متوازی بار) چالی (چوکور لیکن لمبی لکڑی جو مکان کی منزل یا چھت کے لیے استعمال ہوتی ہے) کڑی (بڑی بیم) بھورکڑی (چھت پر مرکزی شہتیر) تھم (ستون) بچالے (دراز) سنگی (لکڑی چھت کو محفوظ رکھنے والی چھوٹی چھوٹی پھٹیاں) بزلی (کوٹھے کی چھت کی سامنے والی دھار) کانس (کمروں میں دیوار پر اشیاء رکھنے کی اونچی جگہ) کاتاں (چھت کے لیے زیرِ استعمال لکڑی کے لمبوترے پھٹے) اڑچی (دو کمروں کے درمیان گذرگاہ) سنگل (چٹخنی) جندرا (تالا) پاج (پیوند) اگرنا (لکڑی میں اوزار سے نالی یا سوراخ نکالنا) کھرنا (گھڑنا) چیری (لکڑی میں نالی بنانا) چُج (لکڑی کے دروازہ میں وہ مخروطی اُبھار جو اوپر اور نیچے والے چوکھاٹ کے سوراخ میں فکس کیے جاتے ہیں تا کہ دروازے کھولے اور بند کیے جاسکیں) دندری (طول یا عرض میں کنارا)۔ دلا (دروازے کے بیچ کے پھٹے) ثری (سیڑھی) پوڑھی (پکی سیڑھی) کڑپ (دو لکڑیوں کو تھوڑا کاٹ کر جوڑنے کا اہتمام) دوارساں (چوکاٹھ) جھکی (لکڑی / گھاس

پھونس کاٹھکانہ)ٹہارا(ڈھارا۔مختصر مکان)چھپر(عارضی'ٹہنیوں سے بنا کمرہ)اوت (پناہ) تھلی (تھلی)اَڑام(شہتیر)تاڑو(لکڑی کالمبوتراپول جودروازے کوپیچھے سے رکھ کردروازہ بندرکھاجاتا ہے)کنوٹی /تاکشہ (ایک پرت کی دیواری 'الماری)۔ورنڈا(ڈھوکوں میں کوٹھوں یاباڑوں کے دروازوں کولکڑی کے پھٹوں سے بندکیاجاتا ہے)۔

حیوانی /انسانی اعضاء

(i)مرغ

سروڑی (سر)ٹھونڈ(چونچ)ٹزلی(زخرہ)ٹھُھو(پشت)ارکھا(مرغ کی پشت کا کشتی نما'گردن کے ساتھ کا حصہ۔قدیم زبان اورھندی میں اُرگھا'کشتی کوکہتے ہیں اسی نسبت سے ارکھاکہاگیا)لہالی (دل)ٹھونڈھا(کندھا)چپکی (ران کابالائی حصہ) گڈرا (ران) گھولا(چڑی) پنجا(لات) منڈاور(انڈے کی آنت)گھُرلا(پاؤں)ٹھُہہ [۸] (ناخن)پوٹا(مرغ /پرندے کاپیٹ)

(ii)انسانی اعضاء

اَنج (جوڑ) ہڈی(ہڈی) ہتھ(ہاتھ) پنجہ(پنجہ) گُلفا(کلائی) بینی(بازو) باہنہ(بازو) گُہنی (کہنی) ڈولا(کہنی اورکندے کے بیچ کابازو)موڈھا (کندھا) اندراس (اندر کے اعضا) بودی(سرکے بال) چھنڈ(سرکے بال) تھپڑ /چنڈ(چپت) کلاوہ (بازوؤں کاحصار) کچھ(بغل) تُنبی (ناف) اوگل مُنگل(چادروغیرہ میں لپٹاہوا) ٹھوآں (پیروں کے بل بیٹھنا) لم سَلم(پورا) گِڈ(آنکھوں کی رطوبت) بلم(ناک کی رطوبت) کھنگار(بلغم) شلبو(چیچھڑاقسم) چھوڑ(منہ سے جھاگ) ہانس(ہنسلی) لک (کمر) مور(پشت کابالائی حصہ) سُونج (کولھا) ڈھڈ(پیٹ) آندر(آنت) کلیجہ(کلیجہ)

اوجری(اوجڑی) پھپھڑا(پھیپھڑا) پتا(پتا) بکوے (گردے) پُھل(خصیے) چوڑا (ران) گُھچی (کولھے کاجوڑ) چپڈا(ران) گوڈا (زانو) گھٹنا نلی (ٹانگ /بازوکی ہڈی) جھنگ (ٹانگ) وِنی (پنڈلی) گِٹا(ٹخنہ) گُھری (ایڑی) پَھترہ(پاؤں کے اوپرکا حصہ)پنجہ(پنجہ) انگوٹھا(انگوٹھا) پوست(چمڑی) چَم(چمڑا) کچھ(بغل) گُھرلی (چمڑی'بوری نماأتاری ہوئی بھیڑبکری کی کھال) پیر(پاؤں) گُھر(کُھر) جنا(مرد) جُثہ(جسم)پنڈا(جسم) گُب(ریڑھ کی ٹیڑھی ہڈی)پھنڈا(ٹیڑھے پاؤں /ٹانگوں والا)ڈنگ (ٹیڑھا پن) ساہ(سانس) ساس (آہ)شوکنا (غصے میں نتھنوں سے سانس کی تیزآواز)پھرکنٹی (کم سے کم مہلت)پھُرپھُر(بے چین /متحرک) وند(دانت) ہاڑ(داڑھ) مسرال(مسوڑھا) سنگ(ساتھ) حلقوم(حلق) متھا(پیشانی) پُڑپٹی (ماتھے کے دائیں بائیں نازک حصے) آنڑاں(ڈھیلا) تہیوی (پتلی) ڈُندکڑی (گرگرنے دانت) پپن بال(آنکھ کے پپوٹوں کے بال) پپلی (کان کی لو) ناساں(نتھنے) بُھرگُنی ہڈی(بُھربُھری ہڈی بھرنئے (ابرو)چھتا(شہدکی مکھیوں کاگھر) گُت (عورتوں میں گردن کے بال) کوی(سینہ کی ہڈی) ٹھنڈ(ٹھوڑی) بوتھ(منہ) ٹول(گلاموٹا) ٹولی / گلا(پتلی) چُنڑلی(چہرے یاکسی عضوکی کھال کاڈھیلاہونا(شکن) بنگل(زخرہ کی چمڑی) گنڈی(حلقوم) کہوڑی(ناک کی ہڈی) مغزالی (مغز) بچالا(انگلیوں کی درمیانی جگہ) ٹکڑ(بغیربالوں کی کھوپڑی) گھروہڑا(سرکی خشک تہ) تھر(جسم) تبڑ(دھڑ) شول مول(بغیرواضح اعضا کے ٹھنگرا(پست قد) پاساناپاس چڑیا(موٹا) چپ نمک(پلاہوا) چوآں بنٹا (پلاہوا) مولی(تندرست) گُھنگل (بھرے رخسار)۔گڑل(ایک بیماری جس میں گلاباھرسے پھول جاتا ہے) گُھبڑ۔

جنگلی درخت

درج ذیل جھاڑیاں ہیں: کیتھی' پیار' گُچھ' گراچھے' گرگنی' بھاڑے پن' اینگا' گھر' میڑی' چِکاٹھ' ہمکھیر' ہنبھل' بجے' لعل' چھلواڑ' گُلاب۔اِن کے علاوہ جھاڑی نما مضبوط جُھنڈ' جن سے مختلف اوزار کے دستے اور سوٹیاں (چھڑیاں) بنائی جاتی ہیں:۔ لُوہنی' پُھلا' پشیرڑھ' کیتھی ۔

میوہ دار بوٹے ا جھاڑیاں

کھوڑ (اخروٹ) کھول (زیتون نما) پھگاڑا (انجیر) گراچھے (پھلدار میٹھے) باٹے کھوڑ (سخت اخروٹ) چوٹے (دوسرے درجے کے سیب) ہاڑی (کھٹی خوبانی) خوبانی (خوبانی) لوچے (کھٹے میٹھے چیری جیسے) گلاس (چیری) آلوبخارے (آلوبخارے) بناروں (آلوبخارے کی طرح) زرچے (زرچے) آروں (زرچوں کی طرح پھل) بٹنگ ا گوشہ گو/ ناخ (ناشپاتی) توت (توت) شہتوت (سفید توت) بدام (بادام) سیب (سیب) باناکھوڑ (جلد نہ ٹوٹنے والے اخروٹ) پُھلی کھوڑی (ٹوٹ کر گری آسانی سے نہ نکل سکنے والا اخروٹ) داکھ (دیسی انگور) بھپ چوٹا (ایک خاص قسم کا سیب) ژنگ (ایک کانٹے دار درخت جس کا پھل کھایا جاتا ہے) تڑیل (وادیٔ لیپہ ا کشمیر کے مشہور کھٹے میٹھے سیب) چھلوڑ وکھوڑ (چھلکے والا اخروٹ) کھنکوڑ وکھوڑ (چھلکے اترنے کے قریب اخروٹ) شُبھی (نیلی لچک دار ڈالی کو مروڑ (بیٹھ) کر باندھنے کے لیے رسی بنانا) بیٹھنا (نیلی لچک دار (خاص کر کیتھ' گُچھ' لوئی' پشیرو وغیرہ ڈالی کو بَل دے دے کر رسی کی طرح بنانا) ڈنگی (سٹریچر)

رشتے

بھرا (بھائی) بہن (بہن) نما (ماں) بے (باپ) سکوآ (سوتیلا بیٹا) بتریہا

(بھتیجا) مسیرا ا مسیری (خالہ زاد بھائی ا بہن) چچیرا ا چچیری (چچازاد بھائی ا بہن) ماولا (ماموں) ونیترا (دوہتا) سالا (سالا) ماویں (مامی) ماسی (ماسی) نونہہ (بہو) چاچا (چاچا) تایا (تایا) پتر (بیٹا) ساک بے (سوتیلا باپ) سکوئی (سوتیلی بیٹی) پھانجا (بھانجا) تاٹیرا (تائے کا بیٹا) مولیرا (ماموں زاد بھائی) ماسڑا (خالو) پوترا (پوتا) پِنْہیا (بہنوئی) ممانی (مامی) دھی (دھی) متریا (سوتیلا بھائی) متر ے (سوتیلی ماں) سوکن (سوکن) سس (ساس) سوہرا (سسر) جماترا (داماد) براوری (برادری) ہڈل (یک جدی) دادیال (دادا کے رشتہ دار) ننھیال (نانکے) خصم (خاوند) بوہٹی (دلھن) زن (بیوی) منگیتر (منگیتر) منگنی (منگنی) بیاہ (بیاہ) شادی (شادی) دِدے ا ددی (ماں ا بڑی بہن) باجی (بہن) پاء جی (بھائی جی) باوا (باپ ا دادا) بے (والد) اماں (ماں) بے بے (ماں ا بڑی بہن) نکی (چھوٹی) نکا (چھوٹا) ۔

جانوراوراُن سے متعلق

داند (بیل) گاں (گائے) منجھ (بھینس) جھوٹا (بھینسا) پہنڈ (بھیڑ) ہنڈو (نر بھیڑ ا مینڈھا) بکری (بکری) بکرا (بکرا) چوکھر (مویشی) بھاروں (بھیڑ بکری) کٹی (بھینس کی بچی) کٹا (بھینس کا بچہ) بچھا (گائے کا بچہ) بچھی (گائے کی بچی) بیڑا (نوعمر گائے کا بچہ) آنڈر (نر) کھسی (خصیے نکالا بیل) کھڑ بچھا (بچے کا ڈھانچہ) کہوڑا (گھوڑا) کہوڑی (گھوڑی) کھوتا (گدھا) بچھیرا (گھوڑی کا بچہ) بچھیری (گھوڑی کی بچی) کتا (کتا) کتوگڑا (چھوٹا کتا) بلونگڑا (چھوٹا بلا) بکروٹا ا بکروٹی (بکری کا چھوٹا بچہ ا بچی) لیلا ا لیلی (بھیڑ کا چھوٹا بچہ ا بچی) للوٹ (نومولود)) چھوٹی (نوعمر بھینس) پھنڈر (جو گابھن نہ رہ سکے) گبھن (شکم دار) تڑواپ (گابھن ہونے کے قابل گائے)

گڑاپ (گابھن ہونے کے قابل بھینس) لاگ (کتیا کے گابھن ہونے کا وقت) ہونکنا (دوڑتے یا گرمی میں جانور کا ہانپنا) چونکنا (کتے کی بے زاری کی آواز) بھونکنا (بھونکنا) گبھن (مادہ جانور۔گابھن) سوئیں (مادہ جانور کی ڈلیوری کے لیے تیاری) ڈونکنا (کتے کی بے زاری کی آواز) تھیک (مویشیوں / بھینس کا نسل کشی پر آمادہ ہونا) للینا۔سلینا (جانور کا بچے کی پیدائش کے وقت حرکات) سُونا (جانور کا بچہ دینا) کھورو (ڈر یا غصے میں جانور کا پاؤں سے زمین کو کھودنا) تراہ (ڈر سے بھاگنا / کودنا) فراٹی (گابھن نہ رہ سکنے کے بعد پھر ملاپ کے قابل ہونا)

جنگلی مخلوق

رونس (مشک نافہ والا ہرن) رکل (جنگلی ہرن) بن بکری (جنگلی بکری) بن بکرا (جنگلی بکرا) رائیں (ہرن کی ایک قسم) سہہ (خرگوش) ریچھ (ریچھ) سیٹہہ (چیتا) ریچھونگڑا (چھوٹا بچہ۔ریچھ) گیدڑ (گیدڑ) پھنڈ (لومڑی) بابرلا (سور) بن بڈھا (بن مانس) بن مانوٹ (بن مانس) تہوترنا (مردہ خور جانور) کاٹھ لگاڑا (لومڑی کی ایک قسم) بتر (بندر) بُوجنا (بندر کی ایک قسم) پھاڑی (لومڑی کی ایک قسم جو شیر کے پیچھے بچے کھچے گوشت پر گذارہ کرنے والی) رامنا (گائے وغیرہ کا آواز نکالنا) ریگنا (بھیوں کا آواز نکالنا) میانکنا (بلی کی آواز) ماتکنا (بھیڑ وغیرہ کی آواز نکالنا) ہنکنا (گھوڑوں کی آواز) پہانکنا (گدھے کی آواز)

پرندے

ہِل (چیل) گرج (گدھ) ہڈی پھن (عقاب کی ایک قسم) باز (چھوٹا عقاب) جوڑ (بڑا عقاب) کاگ (کوا) کالچیٹ (کوے کی طرح کی ایک چڑیا) کھگوتھ (فاختہ

) گیری (فاختہ) کوئک (چکور) کبوتر (کبوتر) گلیاں (جنگلی کبوتر) پھیکرا (بن ککڑی کی ایک قسم) لیٹھر (مرغ زریں) شائیں (مرغ زریں کی مادہ) لم پنجی (ایک پرندہ۔کیوی) پھرول (ایک پرندہ جو 5 یا زیادہ کلو کا حلال پرندہ) داتگی (بہت خوبصورت جنگلی پرندہ) ترّ (تیتر) پھینگ (ایک چھوٹا حلال پرندہ) ٹُکل ٹھٹھر (درختوں میں سوراخ کرنے والا) ہُدہُد (ایک پرندہ/ہدہد) ہرکاوا (ایک پرندہ) کویل (کوئل)

آبی پرندے

مرگاہی (مرغابی) کیسو (مرغابی کی ایک چھوٹی قسم) بڑگ (مرغابی کی طرح کا بڑا وزنی آبی پرندہ) کونج (مرغابی کی طرح کا پرندہ) بگلہ (لمبی ٹانگوں والا پرندہ) بطخ (بطخ) ہنج (بڑی سائز کی بطخ) ۔

دھرتی

ملخ (ملک) لاقہ (علاقہ) گراں (گاؤں) بستی (ملحق گاؤں) بہک (چراگاہ) ٹکی (بلند لیکن مزروعہ زمین) کاپ (گھاس کاٹنے کی جگہ) رکھ (گھاس کاٹنے کی ڈھلوان جگہ) ٹلا (عمودی / ڈھلوان جگہ) ٹہاکہ (مٹی / سبزے والا پہاڑ) ٹکا (مٹی / سبزے والا چھوٹا پہاڑ) کہیر (ڈھلوان جگہ کی بالائی دھار) ٹیکری (بلند پہاڑی) نگری (عمودی ڈھلوان پہاڑ کی سکائی لائین) چھڑا (بلندی پر ہموار جگہ) ناڑ (دو عمودی پہاڑوں کے بیچ بیچ جگہ) ڈُرگل (پہاڑوں کے بیچ غارنما) پڑ (پہاڑ) سِل (بڑا پتھر) بنا (حد) کوہل (نہر) گسی (خود رو یا نکالی گئی پانی کی نہر) کھنگر (پتھریلا ڈھلوان پہاڑ) مدان (میدان) کوپرا (بلند ہموار جگہ) کاڑ (پتھریلی جگہ) بنی (جنگل) ٹھکی (چڑھائی) ٹہک (بڑی

چڑھائی) پدرا(پہاڑ میں ناک کی سیدھ پر راستہ) کھیلا(عمودی چڑھائی۔راستہ) تریڈا(پہاڑی سیدھا راستہ) لہاوی(اُترائی)چوٹی(چوٹی) مُنڈھ(ابتدا۔نیچے) جبڑہ(ہموار جنگل کے بیچ جگہ) چھنج/چھیچھ(عمودی پہاڑی مشکل جگہ) چُنج(چوٹی/چونچ) ہوتر(چاول کاشت کی زمین) اناڑ(خشک زمین برائے کاشت) کیڑ(ابتدائی ہل مارنا) دُوہل (دوسری بار کی ہل مارنا) ترہیل(تیسری بار کی ہل مارنا) ڈِل (کیڑ کے وقت خشک زمین کے اٹھنے والے چھوٹے ٹکڑے) پتریائی(ہوتر تیار کرنا) گُبھ(غار) دوڑ(غار) دُروڑ(پہاڑو ں کے بیچ گھاٹی) تھاہی(بیٹھک/جانوروں کی غار(غار) روہڑ(پتھریلی ڈھلوان جگہ) وند(کنارا) چیروا(نوعمر درخت) ماہلی (گھاس والا بلند پہاڑ) ماہل(مٹی/گھاس والی دھار) راہ(راستہ) پگڈنڈی(پگڈنڈی) ناپکا(پانی یا جنگل کے بیچ ہموار جگہ) گُرُملا(جڑی ہوئی) اوکھا(پہاڑی مشکل راستہ جہاں سے گرنے یا لڑھکنے کا خطرہ ہو) اوکڑیادا(جھکا ہوا) پہوڑو(گھس یا ریزہ ریزہ ہوسکنے والا) جب(پانی ملی جگہ) سیجل(بھیگی جگہ/پانی) چھڑہ(ڈھلوان چراگاہ) جگلا (دراز/معمولی جگہ) ستھرہ(گھاس پھونس،مخصوص درختوں کی ٹہنیوں کی بساط) ٹھیر(مٹی والی پہاڑی) تُھل(متعدد جگہیں) ڈُب(اونچی جگہ) ڈوگا(بڑا حصہ/رقبہ) ڈوگی (چھوٹا حصہ رقبہ) گوڈی(فصل کو آلائشو ں سے پاک کرنے کا ایک عمل/کھودنا) تالی(فصل کو آلائشوں سے پاک کرنا) شیل(مکی کی فصل کوابتداء میں ہل مار کر آلائشوں سے پاک کرنا) آہی(ہوتر کی ایک آلائش) شماک(ہوتر میں اُگی ایک بوٹی) بَروں(گھاس کی ایک قسم/نشہ آور) مَلا (مکی کی فصل کے بیچ گھاس وغیرہ) گہیدر(دو پہاڑوں کے بیچ ہموار جگہ) رگھٹا (مزروعہ زمین کو پانی دینے کی جگہ/سوراخ)، سَنک(آبپاشی) سانگا(مزروعہ رقبہ کے ساتھ طفیلی حصہ)

پاڑا(ٹکڑا/خالی جگہ) ٹبیر(ڈھیر) ڈھیکر(ریت/کنکر ملی)، گَس(ایک خاص قسم کی مٹی جس سے عموماً چولھے بنائے جاتے ہیں) بنٹ مٹی(جنگل کے اندر بُھربُھری کالی مٹی) پھٹالاں(ہوتر سوکھنے پر جو دراڑیں پڑتی ہیں/دراڑیں) تریڑاں(لکیریں/کریک) گٹھے(پتھر) پتھر(پتھر) ترہٹ(زمین سے لگی جھاڑی) اَٹ(دیوار) پڑییٹ(لیورنما سہارا) فیرائیاں(زگ زیگ راستہ) تراڑ(بڑی چپٹی سِل) ترامبڑ(پھسلن) گیاٹ ہک(پتھریلا) ناول(گرم جگہ/علاقہ) ننگو(بلند پہاڑوں کا علاقہ) رکڑ(خشک/بنجر) آلی(زرخیز) گڈیر(ملی جُلی) باڑی(جگہ /رقبہ) گڈھ(کونا) بریتی(ریت) اوڑل(ہوتر کے بنے میں سے سوراخ) راوچھی(ہوتر کو پانی دینے کا متواتر عمل) پچوک(کونا) ہل پھیرا(ہل مارنے والی زمین) بہیر(مزروعہ رقبہ/ڈوگہ کی حد) سیاڑ(ہل مارتے ہوئے زمین پر لکیر نما کھاڑ) پکھوڑ(جہاں دھوپ نہ پڑتی ہو) پہکھر(گرم/ریتلا علاقہ) گلی(گلی) چھکھو(آندھی) کتی(ہوتر تیاری کی ایک محنت جب لاتوں سے زمین مل کر زم کی جاتی ہے) تروپی(دھان کے پودوں کو ترتیب سے کھیت میں لگانا) باترا(براہِ راست دھان کی بجائی) کھبڑا(مختصر اونچائی /چڑھائی) گھل(کھلیان) کھلاڑا(کھلیان) کاڑ(پتھروں کا قدرتی ابھار) پَش(پتھروں کی قدرتی سلائیڈ) ڈوری(ڈوری/جگہ کا نام جیسے ب ڈوری، تلا ڈوری) کوٹ(جگہ /نوکوٹ، گلی کوٹ، کیرکوٹ، منجکوٹ، شاہکوٹ وغیرہ) ڈھنی (جگہ، ڈھنی بیاں، ڈھنی بقالاں۔ڈھنی سیداں) تھلی(ہموار جگہ) گوندر(اندر اندر سے نقصان/بیماری) کھیڑا(پیچھا /ڈھلوان جگہ) چپراں (پتھر کی تہیں) کھمراں(نوک دار چپٹے پتھر) سُرگ(پتھر پھاڑنے کے لیے بارودی عمل) باندھے یا چھپڑ(کھلی زمین پر کھنوترنا(کریدنا) گھتنا(کھودنا)

فصلات

مکئی:۔ ٹُھری (چھوٹے دانے) ڈُبل (بڑے سفید دانے) سُٹھی، پیلی وغیرہ۔گوڈی (مکئی کی فصل میں سے کھودکر آلائیش دورکرنا) گٹھنگے (کٹی فصل کے مُنڈھ) بڈ (فصل کٹنے کے بعد باقیات) پُولا (دھان / گھاس کاایک بنڈل) لڑی (مکان / مکئی کی فصل کی لڑی) کلاوہ (باہوں میں سمانے کے برابر) چھلنا (بھٹے پرسے چھلکااُتارنا) بٹے (چھلیاں) کوٹنا (دانے علیحدہ کرنا) ٹنارا (پودے کاپھوٹنا) پتری (فصل کی اوپری گھاس) بُور (مکئی کے بھٹوں کے بال)

تا ئیں (دھان)، قسمیں:۔ بڑی، لُنڈا، چناباڑا، چینی، شک داس، باستی، کرا ہی۔

تروپ (پنیری کودوسری جگہ لگانا) باتڑا (براہِ راست دھان بیجائی) لُنگ (دھان کی پنیری کا گُچھا) اوگرا (کچے چاول کاسُوپ) پَہت (پکے ہوئے چاول) گاہ (بیلوں کاجھرمٹ) پُسی (دھان کی کٹی فصل کاانبار) پہوٹھی (گندم کے خوشوں کاگُچھا) چیٹا (پہاڑی فصل باگلے (موٹھ) تانڈا (فصل کاپودا) گرا (تیلیوں سے بنے گول کیبن برائے غلہ) کوچھی (لکڑی کاصندوق برائے غلہ) کوٹھوار (صندوق نماجگہ غلہ کے لیے) مٹی (مٹی کامٹکا) راہی (بیجائی) تہانڑاں (مکئی کے بھونے ہوئے دانے) کھنگویاں (دانے ستو (بھونے ہوئے دانوں کاآٹا) گوہ آ (گوبر) پاہ (بھیڑبکریوں کی مینگن) پنیری (پنیری) گاہ (بیلوں کاگروہ/دھان کی فصل کوگاہنے کے لیے) چھانا (چھاننا) رولنا (چھاج میں چھانٹنا) چھجاوینا (چھاج سے ہوادینا) پھکی (خشک فصل کی گھاس پھونس) تانڈے (تانڈا) لانگل (دھان کے پانی والے کھیت میں ہل چلانا) بیری (دھان کی فصل کوزمین پر بچھانا) کاسا (آٹھ سیر) چَھٹ (10 کاسا) پولا (بنڈل) کھرو (دھان کا گٹھا) جرکل (بنڈلوں کاابھار) پھے (بیلچہ نما۔لکڑکابیلچا)

سبزیات

کڑم، پچنگس ط، بجگن ط، پلہاک، سونچل، تُرہبڑا، کھیاز، چلیری، لون ط سلوتی ط، توری، لاں، کدو، پھلیاں، نکا پیاز، پالک، میتھی، تندیل، وِستاہاک، للوری، ٹھیر

قدرتی سبزیاں /جڑی بوٹیاں

بُند، گوڑی، چُھتر، پلیاری، مسلون ط، ہَٹ کڑم، لہندی، گگو، کنڈور، کونجی، ٹرو لیاں، ہنڈے، کھچیاں، پہت گُچھی، میٹلا، مچنے، حولا، بھتوآ، سجا، زیرہ، سوے، پہڑا ساگ، ٹکی ساگ، کھڑوا، لُنڑ، سُندر، چوٹیال، چھپ، بڑی پیاز، پان لولا، کُھکھن، کھڑی، تاڑ ایھلی، جیڑی ساگ، سریاں، مالیاں، کاکوا، بیراگیز، لانگرو، چھا حولا، چچے پتر، کالاپتر، چلاپتر، جیڑی ہند، کھنگولا، پلان ط، ججرو (سوکھی ہوئی سبزی) ھنڈرا (اُبالی ہوئی سبزی) ڈگری (سوکھی سبزی) اشروا (گنڈمساگ) پتری (پتے) چمنا ط (مرجھانا) زرنا (پیلاپڑجانا) تڑکنا ط (گھی /تیل میں پکانا) کھٹا کڑی (دہی /لسی میں پکائی ہوئی سبزی) تڑک بسی (ادھ گلا تُہیا (باسی) پُہسنا (اُبلنا)

جڑی بوٹی

کُٹھ، گازبان، پریس، بٹ پہوا، چناحولہ، حولہ رتن جوگ، سوہری، رتن جوگ، تارامیرا، انگل تہوپ، گل خیر، کنڈیاری، رتی جڑی۔سورگنڈھا، زہر مُہرہ۔

دُودھ

دُودھ، جمیادُودھ (دہی) لُہسی، مادہ جانورکاتھبلوں (پہلا دودھ گرم کیاہوا) پنگ (دودھ اوردہی گرم کرنے سے حاصل پانی) بوہلی (پہلاابتدائی دودھ گرم کیاہوا) کڑان (پنیر) اپچھ (خالص پنیراعلیٰ درجہ کی) کلاڑی (اچھی پنیر) گھرلا (دودھ /لسی

میں پکایا ہوا آٹے کا حلوہ) چُچ (خالص دودھ میں پکا مکھن ملا حلوہ) کھیر (دودھ میں پکے چاول) کچی لسی (دودھ پانی ملا) مکھن ٹ (مکھن) گھے (گھی) مَلائی (ملائی) پنگا (پھٹے دودھ یا دہی کی تلچھٹ) وڑکے (دہی یا پھٹے ہوئے دودھ کے ریزے) ڈل (ٹکڑے) پھوک (جھاگ)

لباس

پٹی (ٹوپی) کُلا (کُلاہ) پگڑی (پگڑی) پگ (بڑی پگڑی) لپکا (عورتوں کی خاص کشیدہ کاری سے مزین ٹوپی) کساوا (قصابہ) پیہرنی (قمیص) سُتھن ٹ (سلوار) بنچ پلی (بھاری سلوار) کھگرا (پیرہن نما) تمبی (تنگ سلوار) انگا (ویسٹ کوٹ) کوٹ (کوٹ واسکٹ (ویسٹ کوٹ) بنیین (بنیان) گلوبند (گلوبند) چادر (چادر) اوڑنی (اوڑھنے والی چھپرا (موٹے کپڑا کی اوڑھنی) چیڑا (کپڑا) لوہی (اون کی بنی چادر) پٹوڑا (اون کی بنی چھوٹی چادر) کمبل (کمبل) پٹاوے (اون کی خاص پٹی جو برف میں ٹانگوں پر لپیٹی جاتی ہے) ولاک (گھٹنوں تک جراب) جراب (جراب) مَسیاں (باریک چمڑے کی جراب) دستانے (دستانے) لیراں (ٹکڑے) لینگرے (پھٹے کپڑے) جندے (بوسیدہ پھٹے پرانے کپڑے) پہورے (ٹکڑے/ذرے) پُولاں (گھاس کا جوتا) کھوسڑے (پھٹے پرانے گھاس کے جوتے) کھیڑی (چپل) جوڑا (سوٹ) بٹ پول (گھاس کے جوتے کی ایک قسم) وَجی (چھوٹا کپڑا/رومال) بوہلیاں (آستینیں) اگلا تاٹ (دامن قمیص) پچھلا تاٹ (پچھلا حصہ قمیص) بکا (گریبان) تھیفا (جیب) گُتھی (گتھی) کھلیتی (چمڑے کی گتھی جس میں نسوار رکھی جاتی تھی) بٹوا (بٹوا) کف (آستین کا حصہ/کپڑا) نیفا (سلوار میں ناڑا ڈالنے کی جگہ) نالک (آسن) پینچے (پائینچے) کیرا (لپیٹ) ناڑا (ازاربند) اُٹھا (ازاربند) چلنا (پاجامہ قسم

سلوار) چلنی (پاجامہ قسم ہلکی سلوار) پڑا (بٹن) کاج (بٹن کے لیے قمیض میں سوراخ) تُرنج (سینا) تُرنج (شکن)

زیورات

ڈلڑا (دولڑا چاندی کا ہار) مہیل (چاندی کی مالا) جھمکے (بالیاں) چھلے (بڑی بالیاں) کڑے (موٹی چوڑیاں) بانہیاں (کلائی کا زیور کڑے نما) چارگل (ناک میں ڈالنے والی بڑی بندیا) بندی (ناک میں ڈالنے والی چھوٹی بندیا) گانی (گلے میں پہننے کا زیور) گانا (شادی کے دنوں میں کلائی بند) ٹکا (ماتھے کا جھومر) نتھ (ناک میں ڈالنے والی بڑی بندیا) پازیب (پازیب) پچن (دائیں بائیں سر پر) کلپ (بالوں کو یکجا رکھنے والا) زنزیری (چاندی یا سونے کی سر پر مانگ بنانے والی زنجیر) کانٹے (چھوٹے بالیوں کی ایک قسم) سیری (گلے کا زیور) لٹن ٹ (ایک خاص قسم کا زیور) کڑ ھگے (قدیم دور کا زیور) پچُوڑیاں (خاص چوڑے قسم کی باہی) بنگاں (چوڑیاں) ہار (ہار) پھلاں ہار (کئی مالاؤں پر مشتمل ہار) کریلا (سرمہ دانی) دنداسہ (اخروٹ کی چھال کی مسواک) چھل (چھلکا، دنداسہ) ربتھا (بالوں کو یکجا رکھنے کا قدیم نسخہ) گندھنا (بالوں کی رسیاں بنانا) سر چپڑ (سر میں لگانے کا مکھن/تیل) چمپیٹی (مانگ سے کنپٹی تک مینڈھی) مینڈھی (رسی نما بالوں کا گچھا)

دیسی علاقائی مشینیں

جندر (آٹا پیسنے کی پن چکی) پُو (چکی کا ایک حصہ) اُتلا/بُنلا پُو (اوپر اور نیچے والی پتھر کی چکی) کلی (جندر کو گھمانے والی میخ) کہار (لکڑی کا پیالہ نما بڑا غلہ دان جس میں دانے رکھے جاتے ہیں یہ جندر کے اوپر فکس ہوتا ہے) چھانی (جندر کے اوپر کے غلہ دان کے ساتھ کھلی

پائپ ہوتی ہے) جندر(پن چکی کے سنٹرمیں وہ سوراخ جس سے دانے چکی میں جاتے
ہیں) کہرائی (جندر سے آٹا)
ٹھلکنیؔ (پُو کے اوپرلکڑی کامتحرک ٹکڑا جس کی حرکت سے دانے جندر کے سوراخ
میں گرتے رہتے ہیں) ناوا (لکڑکاپائپ) پچا(پائپ کاپانی جاری یابندکرنے کاتختہ)
چرخ (لکڑی چرخی جوپانی سے مل کراوپرجندرکے پُوکوچلاتی ہے) کھمو(چرخی کے پر
بُجّی(ایک آلہ) ٹمبا(چرخی کی چوٹی پرلگا آلہ جوجندرکے پیٹ میں جُڑاہوتا ہے) میہڑ(پانی
کانالہ جس سے جندرچلتاہے) پہکو(چاول چھڑنے کی مشین جوپانی سے چلتی ہے)
میہڑ (جندریاپہکو کے لیے پانی کی نہر) چرخ (جندراورپہکوکوپانی سے چلانے کے لیے گول
چکر) لٹھ(شہتیر ' چرخ)چپیڑ(پہکو کے موسلے کی لٹھ کواٹھانے اورگرانے کاموگرا) مُولا (لٹھ
کے مُنہ پرلگاپتھرکاموگرا) اوکھل (لکڑکاایک ایساپیٹ جس میں دھان رکھ کرچاول چھڑے
جاتے ہیں) گن(شہتیر)

برتن

ڈِبی (ہنڈیا'مٹی) کُبنی (ہنڈیا'مٹی) دیگ(دیگ) پتیلا(پتیلا) پتیلی(پتیلی)
چپنی (مٹی کی پلیٹ) تاکھ(مٹی / لکڑکی بڑی تھالی) شکاشا(مٹی کابناخاص برتن جس میں
کھانا کھایاجاتاہے) گنڈی(مٹی کاگنڈا) گنڈا(کنڈا) پیالہ(پیالہ) کٹورا(کٹورا)
کٹوری(کٹوری) کوری(مٹی کی گاگر) دونی(دہی / دودھ بلونے کے لیے مٹی)
گڑوتا(چھوٹا گھڑا)گرویا(پانی بھرنے کے لیے مٹی کی گاگر) گھڑا (گھڑا)ستاوا(لوٹا)
گرو(بلونی کارنگ) مدانی ؔ (بلونی)سینکھلا(جانوروں کے بچوں کے مُنہ پرچڑھانوکدارآلہ)
نیتا(بلونی کودائیں بائیں کھینچنے کے لیے خاص قسم کی رسی) توا(توا) ہنڈیاں(دودھ بلونے

کی خاص قسم کی رسی کے سروں پرپکڑنے کے لیے تقریباً کچھ انچ لمبے دوگول ٹکڑے)
ترامی(بڑی تھالی) شاتمک(لکڑکی تھالی) کنالی(لکڑکی تھالی) گلاس (گلاس)
کوپ(کپ) شرپوش(طعام کاخاص ڈھکنا) چمچا(چمچ) کڑچھا(بڑاچمچ) دیچکا(دیگچا)
گاگر(گاگر) مٹی(پانی کے لیے مٹی کاڈرم) شاہنکوتا(چھوٹی شاہنک) مجما(ٹرے)
بسل(بسل) سلاتا(مرچ وغیرہ رگڑنے کاپتھر) لنگری(اشیاکوٹنے کے لیے پتھری اوکھلی)
مُوہلا(چاول چھڑنے کالکڑکاخاص ڈنڈا) کنج(چاول چھڑنے کے لیے لکڑکااوکھلی نمامنڈھا)
باگری(لکڑجلانے کے چولھے کے سامنے سہاگاوغیرہ جمع کرنے کے لیے بنائی گئی جگہ)
تینتھا(کوئی چیز تلنے کے لیے چپٹاچمچ) چُلھا(چولھا) ادھ کاندھی (کمرے میں ایک پرت
والی جگہ' الماری) گندبا(رکھنے کاپتیلانمابرتن) ڈُبر(سوکھے کدوکاجگ) کاشک(چھوٹی چمچ)
لکنی ؔ (جانوروں کے پانی وغیرہ پینے کے لیے لکڑکاپیالہ) ٹھری(تیلیوں سے بنایاہوامخروطی
غلہ دان) چجی(تیلیوں سے بنابڑاٹوکرا) چُھمڑا(تیلیوں سے بناٹوکرا) کھاری(ٹوکری)
ترنگی(رسیوں کی لٹکتی ٹوکری)

کھیلیں

کوڈی(کبڈی) بنی پکڑنا(بازوپکڑنا) ٹپھی(کشتی/ بغل گیرہونا) چھالاں
(چھلانگیں) دوڑاں (دوڑیں) گھوگا(گتکا) تلواربازی(تلواربازی) چیتو(بچوں کاکھیل)
کوڑلاچھپائی(دائرے میں بیٹھے بچوں کاکھیل) رسہ چھکائی(رسہ کشی) اِٹی ڈنڈا(گلی
ڈنڈا) کھیو(رنگ' کھیل) ٹپا(بچوں کاایک کھیل) فٹ بال' والی بال جھوٹے (پینگ نما
لارے(درخت کی ٹہنیوں کی پینگ) کیٹیاں(سکیٹنگ) مگدر(وزن اٹھانا) پتھرچاناؔ (وزن
اٹھانا)مُسن ؔ (اونچانشانہ) کھبانی ؔ (رسی کی غلیل) گٹی مارنا(پتھرپھینکنے کامقابلہ) بنٹے(بنٹے)

Dances

پہاڑی علاقوں میں ڈھول کی تھاپ پر یا گیتوں کے ردھم پر یہ ناچ رائج ہیں:۔ گھمر، ڈری، پہانگڑا۔

طعام

پہت (بھات، پکے چاول) گھوا (مکئی کی روٹی) رُٹی (روٹی) ٹکی (چھوٹی روٹی) کوگی (توے کے بغیر چولھے میں پکائی ہوئی چھوٹی روٹی) رُٹ (بڑی اور وزنی روٹی) ڈگن ڈن (ضرورت سے زیادہ وزنی روٹی) مانی ط (آٹے کے شیرے سے گھی میں پکائی روٹی) دوپڑ (دوہری روٹی) روگنی (گھی والی روٹی) اِبی مسی (مکئی کی روٹی) چاہیٹھی (رگڑ / کوٹ کر چاولوں کی سوجی کا حلوہ) کھیرن (کھیر) گُرلا (لسی یا دودھ میں آٹا گھول کر اور گھی ملا کر پکایا ہوا حلوہ) باٹ (کوٹے ہوئے دانوں کا حلوہ) ٹچ (مکھن / گھی ملا خالص دودھ میں پکایا ہوا آٹے کا حلوہ) ساگ (خودرو سبزی) ماس (گوشت) یخنی (یخنی) پہاسیا (اُبالا تڑکیا (تڑکا لگایا) روسٹ (گھی / تیل میں بھنا ہوا) پلا (پلاؤ) جڑل (سبزی / دال ادھ گلی) گلہتی (حسب طریق نہ پک سکنے والا طعام) ستو (مختلف انداز سے بھنا ہوا آٹا) تہاغراں (مکئی دانے بھونے ہوئے) ماکھیں (شہد) گگی (چھتا، شہد) چُچھنا ط (اُبلتے چاول میں چمچ مارنا) کروڑی (پکائے ہوئے رزق کی تلچھٹ) ترک سن (ادھ گلا) کپر (شہد کے چھتے کی موم)

پانی

پانی ط (پانی) چوحا (چشمہ) کسی (خودرو پانی) کٹھا (خودرو پانی کا نالہ) دریا (دریا) چھم (آبشار) پرچیل (اونچی جگہ / مکان کی چھت سے پانی / خاص کر بارش کے پانی کی دھار) ٹجیڑ (زمین پر جمع شدہ پانی) کھوہ (کنواں) ڈاب (تالاب) باں (گہرائی میں جمع

شدہ پانی) کوہل (خودساختہ نالی) نہر (نہر) بارش (بارش) بدل (بادل / بارش) ناڑا (خودرو چشمے پر لکڑی / ٹین کی چادر یا لوہے کا پائپ) ناوا (پانی گزارنے کے لیے نالی) گھمن ط (بھنور) ٹھنڈ (ڈاب) ند (ندی) سمندر (سمندر) ہاڑ (سیلاب) سیجل (پانی سے تر) تریڑ (دراڑ) ایعڑ (ژالہ باری) کریڑی (ہلکی ژالہ باری) برف (برف) کورا (جما ہوا پانی) کھل (بہت سخت کورا) ڈھر (بارش ملی برف کی سخت تہہ) اِتھر (بارش ملی برف کی سخت تہہ) لانی ط (گلیشیر۔ ہلکا) چھرہ (چھوٹا گلیشیر) سلاخ (سلاخ۔ برف کی سلاخ) چوآ (چشمہ) ترکمن ط (بوندا باندی / قدرتی و مصنوعی) ڈوہلنا (پانی گرانا) بگنا ط (رسنا / بہنا) چھانٹا ط (چھانٹا) سگ (آبپاشی) بُوبڑی (بلبلا) پھروکے (بلبلا) پسینا ط (پسینا) لکنا ط (گھٹے کا پانی چاٹنا / پینا) کہنا ط (گرنا / اُترنا) تہونا ط (دھونا) چھول (بھنور) شُرکار (گھٹنے کی آواز) چوچڑ (پانی ٹپکنے کی آواز) ٹپیا (مکان میں پانی ٹپکنا) ٹپ ٹپ (پانی کے قطرے گرنے کی آواز) چونا ط (ٹپکنا) ڈُر (سوکھے کدو کا برتن) تُھوزاں (کم ہونا) گارا (کیچڑ) نُمر (منبع) ٹیپا (قطرہ) تتا (گرم) ٹھنڈا (ٹھنڈا) گندلا (گدلا) کچھولیا (گدلا) چھمکانا ط (مکس کرنا / دہی کو بلو کر مکس کرنا)

موسم

بہار (بہار) شرود (پت جھڑ) سیالا (سردی) رُت (موسم) چھڑی (ہلکی بارش) بدل (بادل) گرڑپی (دُھند میں لپٹا) کِن ط نِمن ط (بوندا باندی) گجنا ط (آسمانی بجلی کا گرجنا) بج (آسمانی بجلی) تُھپ (دھوپ) بورنا (دہی / دودھ بلونے سے مکھن اوپر آنا یا ہلکی خشک برف باری) ڈرب (پانی ملی برف) نُمر (خشک برف) تُھند (دُھند) برنہار (برسنے کے قریب) برنا ط (برسنا) چھکھڑ (جھکڑ) ہنیری (آندھی) لوہری (تند ہوا) شوئی (سن

ہوجانا۔سردی سے) ٹھنڈ(ٹھنڈ) ہُسڑ(حَبس) سڈیار(تنگی) کورا(جماہواپانی) کُھل(کورے کی موٹی تہہ)جُھسمسا(نیم روشن)

گھاس پھونس (خاص قسم کی گھاس)

بیرن' بوجنی' کوگڑوں(ایسی گھاس جسے مویشی نہیں کھاتے) گھاس کی مخصوص قسمیں(بن کاہی'لُونڈ'زکڑکان'مسلون'مٹنگیرا' ترکھڑی' چہل) بیکوڑ کُرب(مکی کی سوکھی گھاس) مُلا' کھبل' بڑوں(یہ گھاس مویشی نہیں کھاتے) ٹُوو(گندم'جو کی فصل کا چارہ) ڈیلا'پَتر' کاہہ' پرالی(سوکھی ہوئی دھان کے تنکے)پُولے(سوکھی ہوئی دھانے کے چھوٹے چھوٹے بنڈل) پیہری(گٹھا) گڈا(بڑا گٹھا) کہاڑی(سوکھی ہوئی گھاس کا ترتیب دیا ہوا انبار) کیاری(ایک بُوٹی) نیلا تہاری(ایک بوٹی) ہولی(طفیلی بیل) کنکوڑا' بیری(پکی ہوئی دھان کے پُولوں (بنڈلوں) کو گاہتے وقت گولائی میں کھلاڑے میں بچھانا) گاہ(کھلاڑے میں بچھائے گئی دھان پر بیلوں کو چلانا) چھارنا(خاص طریقے سے گاہی ہوئی دھان کو صاف کرنا) چھٹنا(چھاج کے ذریعے دانوں کو چھانٹنا) رولنا(دھان چھڑنے(کوٹنے) کے بعد چھاج کے ذریعے خاص طریق پر دائیں بائیں حرکت دے کر چاول صاف کرنا)پَھجا دینا (دھان گاہنے کے بعد چھاج سے ہوا دے کر صاف کرنا) چم(گھاس والی مٹی کا ٹکڑا) تھبڑا(لمبی گھاس کا ایک گُچھا) ناپکا(برف یا جنگل میں صاف درمیانی ٹکڑا) دَتھہ(گھاس کاٹتے ہوئے ایک بنڈل جو ہاتھ میں سما سکے) گڑوند ہونا(غرق ہونا/ڈوب جانا) تر(کہاڑی کے اوپر گھاس کی چھت (بارش سے حفاظت کے لیے) گڈا(گٹھا) گڈی(چھوٹا گٹھا) اوکھر(تنکے/گھاس پھونس) ناڈے(مکئی/دیگر گھاس کے سوکھے ڈنٹھل) کنگھے/کولی(کٹی فصل/مکئی کے مُنڈھ) نسرنا(فصلوں کے پودوں کی

چوٹیاں نکلنا) نسار(نسرنے کے آثار) کیہار(دھان کے پودے کے بال) سریالا(ایک گھاس کے تنکوں کے بال) ستھری(کٹے گھاس کے دتھوں(بنڈل) کو ایک خاص حُجم میں جمع کرکے باندھنے قابل بنانا) سَتھرا(گھاس پھونس اور درختوں خاص کر تنگ(بدلو) کی ٹہنیوں کا بچھونا) چھانگ(سدابہار درختوں (چیل' کائل' بدلو'چھچر' دیودار' برمجی (پھڑنگی) وغیرہ کے سوکھے پتے) کُل(خاص قسم کی گھاس/کٹی ہوئی گھاس میں دوبارہ اُگی گھاس/سوکھی گھاس) پتر(بعض درختوں کی نرم پتوں والی ٹہنیاں/چارہ) شوہڑا(گھاس جانوروں کے لیے پتر کا قیمہ نما کھاجا/اچانس) شوہڑنا(بے صبری سے کھانا) رُمنا(ٹھونسنا) آرنا(لکڑی/گھاس وغیرہ آراستہ کرنا)۔

بیماری/تکلیف

چہاملہ(کم روشنی) بسل(نمونیہ) ٹیری(پیچش) تاپ(بخار) دیہنہ تُبلے(بخار/ملیریا) برسام(سرکا درد) اُدھ سرتا(نصف سرکا درد) اَچھی/اکھوڑ(ٹانگوں میں درد) چھول(چلنے سے پٹھوں کا کھچاؤ) کھنگ(کھانسی) سُول(پیٹ میں درد کلنج(ہیضہ/درد) ٹچلیہت(بدد ماغی) موس پڑنا(موچ آنا) ہُبکلی(قے) ساہ پھوکی(دمہ/سانس پھولنا) اُنھا(اندھا) مخارا(چھٹی چھٹی آنکھیں) کُھرک(خارش) زنالہ(نزلہ) مُھنا(پست قد) بال چرا(بالوں کی بیماری) مرگی(مرگی) جامنو کج(پیدائشی نقص) کنکوہونا(بڑھاپے یا بیماری سے کمر جُھکی ہونا) ٹہڈو(پیٹ نکلا ہونا) وِس(زہر) ماس خورہ(مسوڑھوں کی بیماری) گولا(پیٹ کا مستقل درد) نِراس(بیمار) چُہک(بل پڑنا۔پٹھا کھچ جانا) لقوہ(لقوہ) گنج(گنج) کھروڑا(خشکی یا گنجے پن کے نشانات)

عمل Actions

چھمنا (باریک چھڑی (کھبی) سے مارنا/فصل خاص کر دھان کے دانے وار پودے سے چھانٹنے (لمبے باریک کھبے) کے ذریعہ یا پودے کے بنڈل کو پٹخ کروانے اتارنا) کٹنا (ضرب لگانا/مارنا۔خصوصی طور پر مکئی کی چھلیوں کو ڈنڈے کی ضرب سے دانوں میں تبدیل کرنا) لتاڑنا (لاتوں تلے روندنا) مروڑنا (مروڑنا) کروہڑنا (برتن میں سے تلچھٹ کسی چیز /چمچے سے اکھیڑنا) زتن (جتن) وندکریچنا (دانت پیسنا) پنجنا (مارنا/روئی دُھننے کے آلہ سے روئی دُھننا) چمنا (مارنا /خوب کھانا) کھسنا (چھیننا) پچہٹ (لڑائی) ٹھکنا (دھکیلنا) ٹکر مارنا (ٹکر مارنا) اینگرنا (ناراضی /لڑائی پر آمادہ (حیوانی ایکشن) گتھم گتھیم (گالی گلوچ لڑائی /کتے جیسی حرکت) چوریہٹ (دغا /خفیہ وار) پچھے دھونا (غیبت کرنا) ڈانگنا (بلند آواز رونا /فریاد کرنا) تہانا (بھاگنا / کوشش کرنا) چیکنا (چیخنا) چمٹنا (پڑ جانا) کھسکنا (کھسکنا) پھشکارنا (سست پڑا رہنا) بانکارنا (اعلان کرنا /شور کرنا) درکیارنا (دور بھگانا) لواڑنا (بھگانا) پچھکانا (کتے کو کسی کے پیچھے ابھارنا) ڈانکارنا (چیخونا) کہوٹنا (باہوں میں لے کر یا ہاتھوں سے کوئی عضو دبانا) کسیٹنا (گھسیٹنا) ٹرپھی (دونوں پاؤں پر اچھلنا) ڈلانگنا (اوپر سے گزرنا) ٹھونگر (اونگھ) کھڑوکے (خراٹے) ہرکانا (ڈرانا) ڈگنا (مارنا) ٹھسکنا (ہلکا رونا) ٹھیلنا (دھکا دینا) پچھونا (کمزور ہوتے جانا) گلوگل ہونا (بہت دکھی ہو کر بول نہ سکنا) پلہنا (موٹا ہوتے جانا) تھن تروٹ (دودھ پینے کی عمر میں دودھ سے محرومی) تھسن چڑھنا (ناراض) چھنڈورا (نامن حرکات وسکنات) چھنگ وچھنگ ہونا (گالی گلوچ /باتوں کی لڑائی) موتڑا (باربار چھوٹا پیشاب کرنے والا /نالائق) چونکن بڈ (کھسیانا/آزودرنج) چرروڑ (لاغر) تھڑنا (بہک جانا) چچر پونجی (گتھم گتھا ہونا) گسٹھن (گھونسا) مروڑھنا (زمین پر گھسیٹنا) تروہل (دونوں یا ایک کھلے ہاتھ سے کسی کو مارنا)

کھبانی (رسیوں سے بنی غلیل نما ہاتھوں سے چلانے والی منجنیق) پچکے (ٹھٹھے ٹسکلے (ڑل /چھیڑ چھاڑ) لافاں (لاف زنی) ٹپتان (بہتان) یاوئیت (بے تکی باتیں) ہتھ بنا (منت سماجت کرنا) اکھیاں کہڈنا (غصے ہونا) ڈڈارہونا (بھڑک اٹھنا/حملہ کی تیاری)۔

پہاڑی زبان کی ہیت

پہاڑی زبان کے لوک ادب اور تخلیقی ادب ، سمیت تہذیب و تمدن کو تحریر و اشاعت کے ذریعہ محفوظ کرنے کے عمل سے صدیاں پہلے خود پہاڑی زبان سینہ بسینہ نہ صرف محفوظ رہی، بلکہ شکست و ریخت کی کسوٹی پہ ریخت کا پلا بھاری رہا۔ ڈاکٹر جانسن کا قول ہے کہ " زبان قوموں کا نسب نامہ ہے" ۔ پہاڑی زبان میں با ضابطہ تاریخ نویسی کی جگہ ، لوک ادب اور تخلیقی ادب میں ریاست جموں وکشمیر، برصغیر پاک و ہند حتیٰ کہ ایران و عرب اور یورپ کے تاریخی حقائق کی جزئیات ملتی ہیں۔ ریاست جموں وکشمیر میں بیرونی حملہ آوروں کی مداخلت سینٹرل ایشیا سے برصغیر میں مختلف تاتاری اقوام کی آمد، مسلم مُبلغین کی برصغیر میں آمد، مسلمان تاجروں کا ورود، محمد بن قاسم کا سندھ پہ حملہ اور برصغیر میں قریباً ہزار سال مسلم حکمرانی ، فرانسیسی اور برطانوی سامراج ، کا برصغیر میں عمل دخل اپنے ساتھ، ایجادات، نظم وضبط، نو آبادیاتی حربے، لباس، تہذیب و تمدن، کے لئے الفاظ اور خود عربی ، فارسی ، فرانسیسی، اور انگریزی زبانوں کے اثرات برصغیر اور ریاست جموں وکشمیر نے قبول کئے۔ فاتح اور مفتوح اقوام کا باہم میل جول ، کمپلیکس اور ردعمل نے دیگر زبانوں کے ساتھ پہاڑی زبان کے لسانی خزانے میں اضافہ کیا۔

ریاست جموں وکشمیر میں عربی دینی زبان اور فارسی علمی اور سرکاری زبان کے طور پر اپنائی گئی ۔ پہاڑی زبان سے زیادہ کشمیری زبان میں فارسی کے الفاظ نے جگہ بنائی۔ جس طرح، مدینہ (شہر) سے مراد مدینتہ النبیؐ ، مہاجرین مدینہ، انصار مدینہ، غزوہ

بلبل شاہ(سیدعبدالرحمن بعض کتب میں سیدبلال درج ہے اِسے ماہرین"بلبل" کہتے ہیں)لَلّی ایشوری (للہ عارفہ) جیسے الفاظ اپنے اندر ایک تاریخ سموئے ہوئے ہیں، اِسی طرح، ریاست جموں و کشمیر میں، کشمیری، بڈشاہی ، شیر احمدخان کراہی، شمس خان پونچھی، پیربابا(ولی اللہ)پیرمنگ شاہ (نیاموالا کراہ) ٹریڈوی سرکار،مُھاسرکار(حضرت عبدالستار قلندر کراہ)ودارانی لَلہ عارفہ،حبہ خاتون، اوراللہ والوں کے اسماء ایک تاریخ کا دریا ناموں کے کوزے میں بند کئے ہوئے ہیں۔ اُردو میں طفیلی اُس فرد کو کہا جاتا ہے جو کسی شخصیت کے ساتھ ساتھ، کی طرح بِن بلائے کسی جگہ چلا جائے۔ دراصل طفیل ایک کوفی شاعر تھے جو دعوتوں میں بِن بُلائے پہنچ جاتے تھے۔ نادر شاہی حکم، نوشیروانی عدل، مسیحائی (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کی نسبت سے کہ وہ بیماروں کوتندرستی دلوانے میں یکتا تھے)، جیسے الفاظ صرف الفاظ ہی نہیں ایک تاریخ بھی ہیں۔غلاموں کو قدیم دور میں آزاد کرنے کے لئے حکم،پروانہ یا یادداشت اور واقعہ لکھا جاتا تھا، یوں تحریر، غلام آزاد کرنے کو کہتے تھے۔ "ٹمکا" اُردو اور پہاڑی میں استعمال ہوتا ہے۔ٹمکا مارنا ، ضرب پہنچانے کے معنی میں آتا ہے لیکن پہاڑی میں"ٹمکیاں۔مارنا" درد کی جگہ کو سہلانا / تھراپی کے معنی لیے ہوئے ہے۔خبر دینا یا خبر آنا۔ اطلاعی حالت کو ظاہر کرتا ہے لیکن پہاڑی میں، " تُوڑیاں خبراں آون" (تمہاری خبریں آئیں)، بد دُعائیہ کلمات ہیں یعنی تمہارے مرنے کی اطلاع آئے۔ ڈونگی کا معنیٰ (گہری)ہے لیکن بد دعائیہ کلمات "ڈونگی جو گیا" یعنی "ارے قبر میں جانے کے اہل"۔

بیڑا Berha پارلگانا / بیڑا BiRHA اٹھانا:

کئی مفروضوں کی بناء پر غیر مرئی مخلوق کا تصور باقی نہ رہا ہو لیکن الفاظ موجود ہیں جو اصل معانی کے علاوہ استعارہ کے طور پر بھی استعمال ہوتے ہیں۔ چڑیل، دیو، پری،

بدھ بدھائی،ڈین (ڈائن)کپتی (بدبخت/بے فتح) وغیرہ۔کئی الفاظ یا محاورے بدستور استعمال ہوتے ہیں لیکن ہم اُن کی اصل کہانی نہیں جانتے۔ پہاڑی میں پٹن کو "بیڑا" کہا جاتا ہے جو عموماً گول ہوتا ہے۔ اُردو میں "بیڑا" اٹھانا کا معنیٰ ذمہ لینا ہے۔ ایک اور لفظ 'بیڑا' (Berha) ہے جہاز یا کشتیوں کی قطار کو بیڑا کہتے ہیں، بیڑا پار ہونا یا بیڑا پارلگانا۔ صحیح استعمال ہے۔ لیکن بیڑا (Berha) اٹھانا غلط ہوگا۔ دُرست فقرہ بیڑا(Birha) اٹھانا ہے۔ اِس بیڑا (Birha) کا پس منظر یہ ہے کہ برصغیر میں راجوں ، مہاراجوں کا دستور تھا کہ جب کوئی مشکل کام آن پڑے تو اپنے مصاحبوں کو بلاکر کام کی نوعیت سمجھاتے بعد ازاں خاصدان میں پان کی گلوری رکھ کر ہر ایک کو پیش کرتے جو اٹھا کر کھاتا وہ کام سرانجام دینے کا ذمہ دار ہو جاتا ۔ اس عمل کو بیڑا اٹھانا کہا جاتا تھا۔ریاست جموں و کشمیر کے پہاڑی علاقوں خاص کر مظفرآباد کے اندر شادی کے موقعہ پر دُلھن لینے دولھا کی بارات جب سسرالی حدود میں داخل ہوتی تھی، تو دُولھا کو وگرنہ کسی ایک ہمراہی کو ٹمن لہاڑنا (ٹمن اُتارنا ۔ نشانہ لگانا) پڑتا تھا۔ رسم یہ تھی کہ کسی اونچے درخت یا ایک لانگر (لمبے پول) کی چوٹی پر چھوٹی سی سخت چیز / ڈبہ لٹکا دیا جاتا تھا۔ اسے بندوق یا ذورِ بازو کے ساتھ پتھر مار کر اُتارنا پڑتا تھا۔ اب یہ رسم / شرط خاصی متروک ہو چکی ہے۔ Richard Cenevix Trench اپنی کتاب کے فصل چہارم On The History in Words میں ایک لفظ کو کسی جنگ کی تاریخ سے زیادہ اثر انداز ہونا قرار دیتے ہیں۔ اسی تناظر میں مولوی احمد دین ایڈووکیٹ نے لفظ مشائین یعنی چلنے والے لکھا ہے۔ یونانی فلسفی اسی نام سے مشہور ہوئے، وہ بیٹھنے کی جگہ ٹہلتے ٹہلتے پڑھاتے تھے۔اس لیے اُن کے ہم خیال مشائین(چلنے والے)کے ناموں سے مشہور ہوئے۔موصوف لفظ راجپوت ، ڈمی، دسہرہ، ترکتاز وغیرہ جیسے ایک ایک لفظ میں تاریخی،جنگی طویل سلسلہ دیکھتے ہیں۔ریاست جموں و کشمیر خاص کر مظفرآباد میں

،کھکھہ(Khakha)،(راجپوت کنبہ)کے نام آتے ہی،ایک نڈر،سخت گیر جنگجو قبیلہ کی تاریخ،جنگیں اور جارحانہ حملے ذہن میں اُبھر آتے ہیں یہی وجہ ہے کہ وادیٔ کشمیر میں مائیں بچوں کو یہ کہہ کر ڈراتی تھیں کہ''کھکھہ آؤ'' (کھکھے آگئے ہیں)۔اہلِ طریقت طبقات میں پیر زادہ یا باب زادہ کا لفظ،ایک مخصوص طبقہ سے منسوب ہے بعض اہلِ قلم باب زادہ لفظ کو''باب یدہ'' (عربی) قرار دیتے ہیں۔جو ذکر،اذکار،اور اوراد کے ساتھ مغفرت کی دُعاؤں کے ماہر ہیں۔عربی میں باب دروازے کواور'ید' ہاتھ کوکہتے ہیں۔جس طرح مختلف مکتبِ فکر، سُنی، شیعہ، بریلوی، دیوبندی، وہابی، اہلحدیث ہیں۔ رافضی، ذِکری، نیچری، دہریہ،معتزلہ، وغیرہ برصغیر کے ساتھ ساتھ ریاست جموں وکشمیر میں بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ الفاظ ایک مخصوص پس منظر اور پیش منظر کے عکاس ہیں۔

بعض چیزوں یا عمل کے اسما کی نسبت ہی نام کا باعث بنی، ہمارے ہاں لفظ جلاب، برصغیر کے حکیموں کے توسط سے آیا۔لیکن یہ لفظ انگریزی جیلاپ میکسیکو کے ایک شہر جلاپا کے نام سے منسوب ہے۔تمباکو، (انگریزی ٹوبیکو) جزیرہ ٹوبیکو کی پیداوار ہے ۔ ایشیاء کوچک کے شہر موصل سے انگریزی زبان کالفظ'' مسلن''برصغیر میں ململ کہلائی۔بعض قصے ،کہانیاں،واقعات،حادثات،اپنی روداد کے ساتھ،ضرب الامثال 'علامات یا استعارات بنتے گئے۔ترنچھ بیری (منحوس)،موچیاں دے لارے (وعدہ خلافیاں)،رچھا والی دوستی (بے وقوف دوست)،لُون ٹنڈاں تاں رُوں کنڈیاں(ہمہ وقت ضرررساں) ۔(شاطر) گیدڑسنگی (نایاب چیز' کامیابی کی کنجی)سلانڈے والے شزا کے (دکھاوا) لیس بٹنا (ہٹ دھرمی /ناکامی) چھلوچانا(شہہ دینا)دانے بنے چندرٹھلے (دوطرفہ سُستی /نالائقی)کھوتیاں دی بھک چک تادلتے (بُرے لوگوں کے بُرے کام)ارسرے(وقت ضائع کرنا ۔بے کارمصروفیت)لاپے لٹنا(خوب کھانا)۔

نِسبت

پاکستان سے پاکستانی،کشمیر سے کشمیری ،کرناہ سے کرناہی،لیپہ سے لیپوی، برطانیہ سے برطانوی' چین سے چینی،فرانس سےفرانسیسی'وغیرہ الفاظ جغرافیائی نسبت سے ہیں لیکن افغان سے افغانستان، درد(قوم)سے دردستان، گجر سے گجرات گوجرانوالہ، جرمن سے جرمنی' باندر(بندر) باندرکوٹ' راج سے راجدھانی' راجواڑہ'تراڑ(پتھر،سِل)سے تراڑاں (جگہ)،براڑ (ایک ذات)،براڑی پور(جگہ) بمبا (بمبار) نسبی نسبت کے نام ہیں۔عزت و تقدس کی روشنی میں،سکھوں کے لئے امرت(آبِ حیات)کا سَر(تالاب) شہر امرتسر ہے۔مولانا آزاد نے کہا تھا،''ہر زبان کے فصحا کا قاعدہ ہے کہ اپنی زبان میں تصرفاتِ لطیف سے کچھ ایجاد کر کے نئے الفاظ اور اصطلاحیں پیدا کرتے ہیں''۔مغلیہ شہنشاہ اکبر نے خاکروب کو حلال خور کا نام دیا۔جہانگیر بادشاہ کی رنگین طبیعت نے شراب کو'' رام رنگی'' ،محمد شاہ نے سنگترہ کو رنگترہ،شاہ عالم نے سرخاب کوگلسرہ کہا لیکن یہ نام/ الفاظ قبول نہ ہو سکے ۔قرآن حکیم نے دین کو اِسلام کے نام سے یاد کیا اور نبی کریم ﷺ کو اول المسلمین کا لقب ملا۔مسلم اول ﷺ کی بعیت میں''مسلم'' مسلمانوں کا اسمِ اول ٹھہرا۔

عادت/صفت

نشہ یا لالچ اور دباؤ،نے مختلف اسماء/ الفاظ منظر عام پہ لائے،حسن بن صباح اور اُس کے پیروکاروں نے حشیش (نشہ) اور خنجر (قتل) کے ذریعہ خوفناک عمل اور اثرات پیدا کئے لیکن لوگوں میں یہ حشیشین (Hashishein) گروہ مشہور ہوا۔یہاں،چرسی،افیمی(نشوی)،افرادیا گروہ کے نام / الفاظ موجود ہیں۔نشوئی، نسواری، بھنگی وغیرہ۔اِسی طرح زیادہ باتیں کرنے والے کوگلوکھڑ،مغزخور،زیادہ کھانے والے

کوبھڈل ،ہڑڈ سے ہڈل ' زیادہ کھیلنے والے کو کھیڈ ،ہکل ' بدکنے والے جانور کو تراہکل ۔ مختلف مخلوق اور اشیاء کی خاص صفات کے حوالوں سے پہاڑی زبان میں الفاظ/استعارات کی بھرمار ہے۔ تیز رفتاری کی بناء پر کسی کو سینہ (چیتا) ،ترّ (تیتر) کم عقل کے لیے کھوتا (گدھا) ' پتلا چھریرا جسم (پھُو = کلہاڑی سے پھاڑی ہوئی لکڑی) لمبے فرد کے لیے (لانگر) گول مٹول موٹے فرد کے لیے تھلا ' پوہرے کیر (گنجا)۔

پیشہ ورانہ نام / الفاظ

اہم ہیں، پالھے زیادہ بھیڑیں اور کچھ بکریاں رکھنے والے)، بکروال (زیادہ بکریاں کم بھیڑوں والے)، لاہیوال (خانہ بدوش)، شیاسی، ڈوم (ڈنگر چرانے اور رکھنے والے)، ڈھولی (ڈھول بجانے والے)، نٹنیئ (ناچنے والی)، پا نٹ (مسخرے۔ ناچنے والے)، گھڑوال (گھوڑے پالنے والے)، ترکھان (بڑھئی)، کمہار (کمھار)۔ ناکے (اخروٹ، درختوں سے گرانے / اتارنے والے)، کھوڑ (اخروٹ) ٹکنا ' روزمرہ ہے۔ لیترے (گھاس کاٹنے والے) ہالی (ہل چلانے والے)، آری کش (لکڑ آری سے کاٹنے /چیرنے والے)، پہار کشو (بوجھ ڈھونے والے)، وازے (کھانا پکانے والے)، ماشکی (پانی ڈھونے والے)، پھوڑھے (صفائی کرنے والے)، موچی (جوتے بنانے والے)، نائی، مالشی (مالش کرنے والے)، درزی، حکیم (علاج کرنے والے)، وائی (دایہ)، مراثی (گانے ' بجانے والے)، شیارے (زیورات بنانے والے)، گوٹے (کوئی چیز / فصل کوٹنے والا) ' جندروئی (جندر پہ آٹا پیسنے والا) ' شکاری (شکار کرنے والا) ' وغیرہ۔

کردار شخصی

کردار شخصی کی بناء پر، بھلے مانس ،شریف ،خاندانی ،فرشتہ وغیرہ کے برعکس ناپسندیدہ فکر و عمل کے حامل افراد کے لئے ،گھنڈہ ،نرت ، لنڈھ، لُچا، لیچڑ، کنجر وغیرہ کے الفاظ

موجود ہیں ۔ تمسخر اور تضحیک کے الفاظ، ڈبہ (گول مٹول)، لانڈا/ لانڈی (چھریرے جسم والا)، محارا/ محاری (موٹی لیکن زیادہ کھلی آنکھیں) ،پہورے کیر (گنجا، اس کی وجہ تسمیہ پہلے صفحات میں موجود ہے) ،کُگو (جھکی کمر والے)، کنج (بھدی / موٹی عورت / مرد) پِتّل جیبھی (باتونی) ،روڈ مروڈا (منڈھا ہوا سر) ،لنگی / لنگا (سُست / صحیح نہ چل سکتا) لم چھڑو (طویل قامت) ،ٹھگنا (کوتاہ قامت)، چپھاڑ (بے ڈھبے منہ والا) ،ہبڈل (پٹھو) ،ستنیندرا (مدہوش) سجاگ (جاگنے والا /والی، ہشیار) ،بھینگا /بھینگی (ٹیڑھی نظر والا /والی) سلکھی (خوش قسمت) ،پھُو (پتلا /پتلی ۔ چھریرا جسم) ،ڈبہ (بے ڈول منہ ۔ استعارہ) لم لُبلا/لم لُبلی (بے ڈول ،لمبا/لمبی) ،گچا/ گچی (فربہ جسم لیکن پست قدم) لم ٹھینگ (ایک لمبوتر ا پرندہ ۔ لمبا/لمبی)۔

پہاڑی زبان کے سینکڑوں الفاظ اپنی جامعیت اور نوعیت کے اعتبار سے خاصی لمبی تشریح یا تصویر کے ذریعہ ہی ذہن نشین کرائے جاسکتے ہیں جبکہ متبادل جامع متعدد الفاظ دوسری زبانوں خاص کر اُردو میں موجود نہیں چند مثالیں دلچسپ ہیں۔ اِکل (لکڑ کے مکان کی چھت کی درمیانی وہ بھاری بھرکم اور مضبوط کڑی (سالم تراشا ہوا درخت) جس پہ چھت کا دارو مدار ہوتا ہے) ستھرا (گھاس یا ٹہنیوں خاص کر بدلو (تنگ کی ٹہنیوں سے فرش پہ بچھائے ہوئے عارضی بچھونے دری / قالین، کا متبادل)،"ساتھری قدیم" لفظ ہندی میں پتوں کی چٹائی کے لیے استعمال ہوتا ہے یہی ساتھری ہمارے ہاں ستھرہ ہے۔ ٹرلیاں (ایک طفیلی پیداوار شروم جو سبزی کے طور پہ استعمال ہوتی ہے ،گھمر (ڈانس کی ایک زنانہ قسم) پیرن ،بوجنی ،گوگوں، کڑ کان ،ٹشگوا، تر کھڑی (گھاس کی مختلف اقسام) وغیرہ۔

الفاظ کے مادہ اور معانی کے مُبہم اختلاف پہ غور کیا جائے تو پہاڑی زبان اپنے

تحریری سرمائے کی کمی کے باوجود اپنی جامعیت کو ڈگمگانے نہیں دیتی۔اُردو میں مرتبہ۔ درجہ اور پایا، ایک ہی معنوں میں استعمال ہوتے ہیں لیکن مادے کے اعتبار سے ان الفاظ کی اصلیت نے جو امتیازی حد قائم کی ہے اُس سے تین مختلف خیالات موجود پائیں گے مرتبہ (ترتیب اور اولیت) درجہ (آہستہ آہستہ ترقی اور درجہ) پایہ۔ پاؤں/ شروع میں ہی بڑائی ،مضبوطی) وغیرہ ۔ اُردو میں اسی طرح تحقیقات ، تجسس ، تفتیش ، تفحص کے الفاظ ہیں۔ پہاڑی میں ؍ گدرا+ منڈا + چھورا/ ۔ گبرو /(گھر + مکان+ کوٹھا + لڑی/ ۔ چھپر + جھگی)۔ لباس میں ؍ شتھن + تمبی + سلوار/ ۔ اُونی چادر کے لیے' لیگو + پٹوڑا + لوئی+ دوہری/ ۔پکانے کے برتن؍ڈبی + کٹھی/ ۔کھانے کی تھالی' / چینی +تاکھ/ ۔دیکھنے کے عمل میں'(امیرا + جھمبسا+ سملو)/ناک'نقشہ'/ ناس پھنڈیر+ ناسلا/ کلیجہ + ہمت اول/ گردہ وغیرہ ہمت کے لیے مترادفات ہیں۔

پہلی توجہ میں ،ہم انہیں مترادفات،اور الفاظ کی اضافی حیثیت سے تعبیر کر سکتے ہیں ۔بعض ماہرین لسانیات کا ماننا ہے کہ الفاظ کی اصلیت اور مخارج سے سروکار کی ضرورت نہیں،مادہ اور اصلیت کی کھوج سے معنوں میں وضاحت کی جگہ ابہام او رایہام سے واسطہ پڑے گا۔خصم کا معنی عربی میں دشمن تھا۔ یہاں(اُردو+ پہاڑی)میں مالک کے معنی اختیار کر گیا۔لیکن پہاڑی میں اب خصم،کا لفظ شوہر کے روپ میں موجود ہے۔ جن الفاظ میں اُن کی اصلیت کااعلان نہیں وہ الفاظ بھی خاموشی کے ساتھ اپنی اصلیت کی جھلک کی جانب متوجہ کرتے ہیں۔''کلاوہ'' اِنسانی باہوں کی لپیٹ کا معنی دیتا ہے،اس لپیٹ کے اندر کی اشیا،لکڑ ، گھاس ، وغیرہ بھی۔ کلاوہ (پیمانہ) کہلاتا ہے۔ یہ لفظ ''کلاوہ'' عربی کا لفظ ''کلابا'' ہے۔نابالغ بچوں کو پہاڑی میں 'مشہوم' کہتے ہیں، لگتا ہے کہ یہ لفظ عربی کا معصوم ہے۔ پختہ لکڑے بنی خاص قسم کی تھالی کو یہاں ''شاہنک'' کہا جاتا ہے ۔

یہی ''شاہنک'' ہمیں عربی میں ''صحنک'' کے عروضی وزن میں ملتی ہے، ہماری بُقل،بقلی، عربی کے بُقل کی طرح اور ہم معنی ہے۔کساوا عربی میں قصابہ ہے مٹی کا بنا ہوا تاکھ (پلیٹ) عربی میں طباق ہے لفظ کھلیتی (نسوارروانی) پشتو میں خلیتی یا خلیتا ہے۔ڈز (زٹل)شرموکل(شرمانے والا)غُمبر (بدنامی) پُنبل(چادر کے کنارے لٹکتے دھاگے ، جیسے الفاظ پشتو میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ پشتو میں بنبل گہیوں کے خوشوں کے بالوں کو کہاجاتا ہے۔ ہماراشرموکل پشتو میں شرمول ہے۔اور ڈز پشتو میں ڈوزہ ہے۔ چند مزید پشتو الفاظ ملاحظہ کریں:

پشتواورپہاڑی مشترک الفاظ

کوزہ(لوٹا)،لَپ/لپا(ہتھیلی بھر)،باچا(بادشاہ)، دارو(بارود)، یاغی(باغی)، بٹوہ (بٹوہ)، شوم(بخیل)، ترم(بگل)، بھشے لوشی(بلا)، بھمبیری(ایک پتنگا)، پوتڑا (چیتھڑا)، کگا/کا(ٹکا)، بسل(T . B)، چاڑا(اوچھا)، لیک(تحریر)، تختی(تختی)، پتوش(تفتیش)، تکڑہ(تنومند)، ملغ(تڈی)، زوئی(چڑیل)، دکھن(مشرق)، خفگان (اداسی)، مخ/مکھ (منہ)، زٹر (چوہ)، مشر (سربراہ)، سکہ(سگا)، زنزیر(زنجیر)، سنٹر/منز(J u t e)، سوئی (سوٹی)، تنبو(خیمہ)، لمبہ(شعلہ)، ٹیپر(ٹھپر_شلجم)، غوٹہ(عقدہ،knot)، تا جوڑ (نجوڑ) وڑہ (ٹکڑے، وڑہ مرچ)، ماشوم(طفل)، لانچہ(لانچ) جھگی (کٹیا)،گوکر(گوک)،ٹبر(گھر، کنبہ، آل وعیال)۔

بعض مقامات اور مواقع پر سطحی مشابہت بھی پائی جاتی ہے مثلاً گندش (فارسی)گندھک (سنسکرت)۔ گام(فارسی) گرام(سنسکرت)'۔ جاروب (فارسی) جھاڑو (ہندی) حالانکہ اِن مشابہات کا باہم لسانی کوئی تعلق نہیں ۔اِسی طرح کھولا بمعنی پلنتھو (پہاڑی) کھولا بمعنی اُبلا(اُردو) ، گند بمعنی دیوار(پہاڑی)گند بمعنی کاٹ نہ کرنے

والااوزار(فارسی۔ اُردو)' ہاجی بھیڑوں کا کمرہ (پہاڑی)۔حاجی حج کرنے والا (فارسی۔ اُردو۔ پہاڑی)۔ بگوں۔گھٹنا(پہاڑی) اگھوں۔دیوانگی۔مستی (فارسی۔اُردو) ' / لچکا ۔ زنانہ ٹوپی (پہاڑی)۔لچکا لچک گیا(اُردو) / بیڑا۔ بٹن (پہاڑی) بیڑا(ذمہ۔ بیڑہ اٹھانا یعنی ذمہ لینا (اردو) / محولہ بالا صوتی تغیرات کے عمل /قانون کو (Semantic-Changes) کہا جاتا ہے ۔ دو مختلف زبانوں میں ایسے الفاظ (مشابہات) لیکن معنویاتی تغیر کی وجوہات مختلف ہیں لیکن پہاڑی زبان میں Semantic Changes کی لسانیاتی سائنس اس زبان کی وُسعت اور اثر پذیری کو ثابت کرتی ہے۔ مثال کے طور پہ :۔ (گُری مکان کی ابتدائی منزل کی پچھلی دیوار۔ (ii) کُرسی Chair) ، دوڑ (سوراخ / کھوکھلا) (ii) دوڑ (دوڑنا کا فعل امر)۔ (لڑی۔ (i) مکان (ii) کئی فصل مکئی کی قطار) (پہری۔(i) لکڑیوں کا گٹھا(ii) بھری ہوئی (iii)ستھری)۔ (گنڈی۔ (i) مٹی کا ڈونگہ (ii) زنجیر ۔سنگل) (کوئی ۔ (i) کوئی any (ii) جانور کا سینہ) (جوڑ (i) عقاب (ii) جوڑ Joint) (گُلی (i) نوکرانی ii گُلی ۔گُلی ڈنڈا کھیل کی گُلی) (باگ۔ (i) گھوڑے کی گردن کے بال (ii) باغ)۔ (ڈور۔ (i) بہرہ پن ۔ (ii) ڈوری) (ڈبا / ڈبی (i) سفید + کالے دھبوں والی / والا (ii) ڈبہ / ڈبیا) (پُھکّی ۔ (i) پلندہ (ii) مشروم) وغیرہ۔

لفظوں کارشتہ

"On the study of words" میں محقق ٹرنچ (Trench) نے لفظ (word) کے باہم تعلق پہ بھی بحث کی ہے مولوی احمد دین وکیل جیسے زیرک محقق نے بھی مختلف دلائل اور مثالوں سے بات واضح کی ہے، اِن رہنما اصولوں اور زبانوں کے علم اصول کی روشنی میں پہاڑی زبان میں مروج الفاظ کا باہم رشتہ تلاش کرنا ایک مکمل

موضوع اورعرق ریزی کا لیکن خاصا دلچسپ موضوع ہے۔ اردو کا عربی الاصل لفظ "واہیات" جمع کا صیغہ ہے اور"واہی" واحد ہے جس کا معنی ٹوٹنا اور پھٹنا ہے ۔عرف عام میں،ٹوٹی پھوٹی اور ناکارہ چیز کو واہی کہہ سکتے ہیں، یوں واہی کا معنی ' بیہودہ اور بکواس ہوا۔ اسی طرح لفظ رو مال ہے، رو، چہرے کو کہا جاتا اور مَل یعنی ملنا۔ ملنے والا / صاف کرنے والا۔ سوتیلا ۔ سوت (سوکن سے) سوکن والا۔ یعنی سوتن کا بیٹا۔ وغیرہ ۔

مرکبات

آیئے پہاڑی زبان میں کسی مرکب لفظ کے باہم رشتہ کی تلاش کی محنت طلب صورت کا نمونہ دیکھتے ہیں۔ لفظ "چوکھر" (ڈور ڈنگر) میں دوعلیحدہ با معنی لفظ ہیں، اوّل چو (بمعنی چار) اور ثانیاً کُھر (پاؤں) ۔ چار پاؤں والا جانور چوکھر کہلاتا ہے ۔ اِسی طرح اُردو، پہاڑی اورگوجری میں لفظ چودھری میں پائے تسبیق ہے ۔ دوسرے الفاظ چو (چار) دھڑ (طرف)' معنی چاروں طرف ہوا، اصطلاع میں ایسے فرد کے لئے بولا گیا ہے، جو اپنے کنبے یا گاؤں یا قصبہ کا چاروں طرف خیال رکھے چودھری کہلاتا ہے ۔ چند مزید مثالیں ملاحظہ کیجئے: ۔ سُملو (صبح کاذب) ' یہ لفظ دو بامعنی الفاظ "سم + لو" کا مرکب ہے۔ سم کا معنی ، مشابہ / مانند ہے ۔لو (روشنی)۔ گویا ایسی روشنی جو ، روشنی (لو) کے مشابہ / مانندہو۔ یہ ہندی کا لفظ ہے۔ ہمارے ہاں "دوارساں" لفظ موجود ہے، دوار (دروازہ کھاٹ، راستہ) سان (نشان)۔ ہندی کے اس مرکب لفظ میں ، دوارساں اپنے مکمل نقشہ کا امین ہے۔ پہاڑی میں "دھرت مایاں" ایسے فرد کے لئے بولا جاتا ہے جو بہت پست قد ہو۔ اس ترکیب میں نون غنہ اضافہ ہے۔ ترکیب "دھرت + مایا" ہے جو ایک لفظ کے طور پہ مانی جاتی ہے۔ دھرت سے مراد دھرا ہوا /رکھا ہوا /پکڑا ہوا / پہنا ہوا ہے ۔ او رمایا کا معنی فریب / مکر/ دھوکہ یا وہم ہے گویا موہوم چیز ،دھرت مایا کا ایک اور

مفہوم بھی لیا جاتا ہے ، دھرتی کی مکھی ۔لیکن زیادہ قیاس دھرت ملایا یعنی "ایسا جسم جو موہوم سا ہو" ہے۔ جانور / بیل (نر) کے لیے جسمانی تین کیفیات منظر عام پہ ہیں (i) بیرا/ آنڈر (ii) بھال گھسی (نیم آختہ) اور گھسی (مکمل آختہ) ۔لفظ بیر دراصل "بیرج" (Bireg) ہے، بیرج یا ویریہ۔(Wiria) کے معانی، طاقت ، قوت ، زور، دلیری، رونق ، بیج، تخم، مادہ تولید نر، جوانمردی، کے ہیں۔آنڈر لفظ بھی ہندی کے دو الفاظ آنڈ + خصیہ یا بیضہ کو کہتے ہیں ۔اور ر /R/ کا معنی غصہ تیز اور گرمی ہے۔گھسی یا خصی ۔ (آختہ)۔خصی عربی لفظ ہے۔اب یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ لفظ برصغیر سے عرب پہنچا' یا عرب سے برصغیر خاص کر ریاست جموں وکشمیر کی زبانوں میں آیا ۔ پہاڑی زبان میں گوآن (GOAN) مویشیوں کا کمرہ ہے۔لیکن یہ لفظ ذو معنی ہے، گو (مویشی ۔گائے) اَن (an) ' بھوجن' خوراک' غذا کے معانی میں آتے ہیں، مراد، مویشیوں کے کھانے کی جگہ ۔کسی بھی دُولھا کے لئے ہم لفظ "شِوالا" کہتے ہیں۔شِواء کے معانی "پاربتی"یعنی شیوجی / ہمالیہ کی لڑکی ہے اور "ل"(لا) (la) کا مطلب رونق / خوشی / ہوا ہے۔یعنی پاربتی / ہمالیہ کی لڑکی (ایک سمبل) کی رونق اور خوشی۔جو عمومی مفہوم میں خاوند ہی ہوتا ہے ۔لفظ چوکھی، پہاڑی، اُردو اور ہندی میں بھی ہم معنی استعمال ہوتا ہے ۔ چو (چار) مکھ (منہ) چاروں طرف، چوکھی وار، چوکھی جنگ ، چوکھی برتاؤ وغیرہ۔ پیچھے پڑتے یعنی مطلب برار فرد کے لیے چچھل کا لفظ بولا جاتا ہے۔چم (چمڑی)چھل (چھیلنے) کے حوالے سے مطلبی فرد کو کہا جاتا ہے۔پہاڑی زبان میں "اشتقاق" کی خوبی زبان کو مرنے سے بچانے میں ایک خفیف لیکن کردار ادا کرتی چلی آرہی ہے۔ 1947 ء سے ریاست جموں وکشمیر کی آزادی ایک زندہ حقیقت رہی ہے اب بعض مشکل معاملات کو کشمیر سے تشبیہ ،استعارہ یا علامت کے ذریعہ ظاہر کیا

جاتا ہے۔ مثال کے طور پہ ،کشمیر دا / نا ،مسئلہ (مشکل کام)،کشمیر کو فتح کر آنا (مشکل کام سر انجام دینا)۔تری گاما دیاں مچھیاں (بے فائدہ)۔ تریگام (کشمیر) میں مچھلیوں کا تالاب ہے جسے صرف دیکھا جاتا ہے۔مچھلیاں کھائی نہیں جاتی۔زمانہ قدیم سے رُشد و ہدایت اور روحانی سکون،اور ارمانوں کی تکمیل کے لئے نفسیاتی طور بھی، پیری مریدی کا سلسلہ جاری ہے لیکن اِس عقیدت و احترام نے کئی،الفاظ(محاورات،ضرب الامثال) کو جنم دیا ہے بیر بڑا کہ یقین ؟(اپنا پختہ عقیدہ ہونا چاہیئے)۔نہ اوکھے بڑاں نہ ٹھریاں منّاں(پرہیز علاج سے بہتر ہے)،بعض استعارات بڑے دلچسپ ہیں،منہ کی جگہ کھولا،جرات کی جگہ کلیجہ،لمبے کی جگہ ٹنگ ،سادہ / بے وقوف کی جگہ داندا / کھوتا ۔بہادر کے لئے شیر،حرام خور کے لئے ،گرج،لمبی ناک والی کو،لم چنجی ،کمزور انسان کے لئے کھوڑ وغیرہ کا اِستعمال عام ہے۔

دگن ہتھا (تنگی) مکوڑے دی گنڈھ (کنجوس) جیسے سینکڑوں محاوراتی مرکب اسماء کو لسانی دریا کے کوزے میں بند کر کے رکھا ہے۔ برصغیر کے مشہور افسانہ نگار کرشن چندر نے اپنے افسانے میں پہاڑ ی الفاظ استعمال کیے جو اُردو زبان میں اضافہ ہے۔ اُردو،ہندی کا دامن پہاڑی زبان کے الفاظ کے ذریعہ مزید وسیع ہو سکتا ہے۔یہاں اس امر کا اظہار بر محل ہوگا،پہاڑ ی زبان کے کافی الفاظ ہمیں،شمال مغربی زبانوں،ہندکو،پوٹھوہاری ، پنجابی ،سرائیکی ،حتیٰ کہ سندھی میں ملتے ہیں، پہاڑی اور گوجری الفاظ میں خاصی مماثلت موجود ہے۔

پہاڑی مذکر اسماء گوجری اور سندھی میں علامت الف سے خاتمہ کی جگہ علامت واؤ پہ ختم ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پہ کہوڑا (گھوڑا)،کہوڑو،باترا (دھان کی ایک قسم)،باترو،ناںڈا (مکئی کا پودا)،ناںڈو،گرلا (حلو)،گرلو،شیگوا (ملی جُلی گھاس)،شیگوو،

چُھسمُھسا (Chuhsmuhsa)، (ہلکی روشنی) چُھسمُھسو (Chuhsmuhso)، چھارنا (غلہ صاف کرنا) چھارنو وغیرہ۔

علم البیان اورعلم الاصوات کی مثالیں

ہماری زیرِ بحث مادری زبان پر علم البیان اور علم الاصوات کا مکمل اطلاق ہوتا ہے یہ علیحدہ موضوع ہے پہاڑی زبان کے لفظ کے حدود اربعہ کی کہانی اس موضوع کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ صدیوں سے اہلِ زبان کے اسلوب بیاں،طریقِ اظہار اور گفتگو کے اندازے کے مطابق کلام،یا فقرہ کو ماہرین نے روز مرہ کا نام دیا ہے،مثال کے طور پر،ملک میں آئے دن مہنگائی بڑھتی جا رہی ہے یہاں آئے روزنہیں ہو گا۔ پہاڑ ی میں 'جملہ ہے' اسلم روز سکول نجلدا ہے۔ (اسلم ہرروز سکول جاتا ہے)۔ درست ہے لیکن اگر یوں کہا جائے ''اسلم دِن سکول نجلدا ہے'' تو غلط ہو گا ۔ پہاڑی علم بیاں کے اِس وصف (روز مرہ) سے خالی نہیں ۔ تک تھر پِنیا۔ ہاتھوں کا پیالہ بنا کر پانی پینا 'اندراس کہڈنا، (اندرونی اعضاء جسم (سے نکال) صاف کرنا) مِٹو آں (کدو۔چھوٹا کدو/اَل لیکن تروتازہ) بنا (خوب صحت مند)،اب ان دو روزمرہ کے الفاظ کو اگر بدلا جائے تو یہ اہلِ زبان کی بات نہیں رہے گی اور روز مرہ بھی نہیں کہلا سکے گا۔پوچھی کرنا(چھت ڈالنے کا عمل کرنا)،ہبا کا ٹبیری (پہاڑ اور ڈھیری)،باندھے باچھڑ(بالکل کھلے آسمان تلے)،چھجاوینا (چھلیاں کوٹ کرمکئی کے دانے علیحدہ کرتے وقت چھاجوں سے ہوا دے کر صاف کرنا)،دتھے نادتھا(گھنا گھاس)،دو چار دِن،بیج بیہاں(سو)،نماز پڑھنا۔درست ہے۔نماز ادا کرنا یا قائم کرنا پہاڑی میں فصیح نہیں ہو گا۔ذی روح کے لیے پہاڑی میں استفہامیہ روزمرہ / کون اے' اورغیرذی روح کے لیے کہڑا/ کہڑی روزمرہ ہے /۔/ کون کتاب ضرورت ہے/غلط ہوگا۔کہڑی کتاب ضرورت ہے؟درست

ہوگا۔پہاڑی زبان میں روزمرہ محاورے سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔پہاڑی محاورہ کم ازکم دولفظوں کامرکب ہوتا ہے۔چڑی دا دُودھ (نایاب)،اکھیاں وِسناں(ڈرانا)،ہتھاں تائیریاں جمانا(مشکل اوردیروالاکام جلدی ہونا)،چوٹے تھاون تھوڑے بیاڑی نالوں تھاون(مطلب سے واسطہ)،مکھی چوس(کنجوس)،گھی کہڈدیاں انگلی ڈنگی کرنی پندی ہے(مشکل کوبرداشت کرنا)،ہتھاں دِتیاں دنداں کھولنیاں(محنت زیادہ کرنا)،ٹھنڈے دُودھا کوپھونکنا(نخرے/ تکلف)،ہڈکاپھاڑنا (سخت واویلا کرنا)،دُودھل گائیں دی لت بھی سہہ لینا(فائدہ کے لیے جبر برداشت کرلینا)،پترا تاتریڑ(بہت نازک / حساس)،چودھویں واچن)،کلیجہ کہڈنا(بری بلندآواز)،لیل کرنا(جی ترسانا)،مُنہ فُق ہونا(خوف،ندامت)،کہاوتوں سے پہاڑی زبان کادامن خالی نہیں۔میں پہاڑی کے اکھان کوکہاوت کہتاہوں کیونکہ اِن ''اکھانوں'' کی محرک بعض کہانیاں ہیں۔ٹُم ٹمیاں بھائی (سیدھامگرعقلمندانسان)،ان بولاں رانی (کم گورانی)۔ پہاڑی زبان کے مختلف لہجے ہیں،قریب کی دوسری بڑی زبانوں کے اثرات کا باہم لین دین ہوتا رہا ہے،اس لئے مظفرآبادی،کھاوڑی،باغوی،پونچھی (راولاکوٹی)،میرپوری لہجہ اورقرب کی زبانوں کے اثرات بعض مقامات پہ معاورات،ضرب الامثال،کہاوتوں،روزمرہ اور الفاظ و معانی،میں معمولی فرق ہے،مظفر آباد میں حلقہ نیلم ویلی میں بعض الفاظ کی ابتداء میں صوت اب /اور ابھ/ استعمال ہوتی ہے جبکہ باقی جگہوں پہ اپ/اور اپھ/ کی آواز ہے مثلاً بھِش (بلے کے لئے)لیکن بعض حلقوں میں اپھش/ کہا جائے گا۔ریاست جموں کشمیر کی دھرتی کو یہاں قیام کرنے/بسنے والوں کے نظریات ،نسل، زبان،اور رنگ و روپ نے بھی اپنے ناموں کی صورت میں یادگاریں چھوڑیں۔اور دھرتی کے حُسن و جمال اور آفاتِ سماوی و ارضی نے اپنی شناخت کے الفاظ کا نقشہ مہیا کر دیا۔ دھرتی کے نشیب و فراز اورموسموں نے بعض جگہوں کواپنے وجود سے پہچان دی ۔

بمبہ Bamba قبیلہ کے مورثِ اعلیٰ حضرت سلطان محمد مظفر خانؒ کے نام پر علاقہ پہاڑ مظفر آباد کے نام سے مشہور ہوا۔ضلع باغ آزاد کشمیر میں ،جولی چیڑ سے غازی آباد،زمانہ قدیم میں لُہرنس / پرنتوس سے پونچھ،راجپوری سے راجوری،کشن گنگا سے نیلم،اور وِتُھ سے جہلم ہوا۔قدیم سنسکرتی اور بُدھی ناموں کی تصدیق ،پنڈت کلہن کی کتاب راج ترنگنی بالخصوص قدیم ترین جغرافیہ جموں کشمیر کے علاوہ مشہور رسرچ برٹر Encyclopedia of Kashmir میں اوردیہات سے متعلق ارنسٹ ایف نیوی کی تحقیق اہم ہے۔(کرن کوٹ ۔جموں)۔

لاحقے / سابقے

ریاست جموں و کشمیر میں بعض لاحقے بڑے دلچسپ اور با معنی تھے، جیسے لفظ پورسے غازی پورہ (میرپور۔افضل پور)،کوٹ سے(پنجکوٹ،نوکوٹ،باندرکوٹ)، گام سے(نوگام،ترہ گام)،گراں سے(مل گراں،لِمبراں، پنجگراں)،دھنی بطورسابقہ(دھنی سیداں)،دھنی بمیاں۔ آباد سے(مظفرآباد،گوہر آباد،حیدرآباد وغیرہ)۔نا ڑسے(گُج ناڑ،گرٹ ناڑ،واناڑ)،باڑی بطورلاحقہ(گوجرباڑی،سماں باڑی،ترکھان باڑی)،ڈریو نے اپنی کتاب جموں میں لفظ پیر سے مراد،بزرگ، روحانی پیشوا سے ہی اتفاق کیا ہے۔ اسی لفظ کے مترادف ''دیو'' کے بارے میں ڈاکٹر برنیر نے وضاحت کرتے ہوئے اسے ہندؤوں کے نظریات میں متبادل لفظ سمجھا ہے ۔بعض محققین نے درہ کے لئے پیر کا لفظ استعمال کیا ہے۔مظفرآباد میں بلند ماہلی پر، پیر حسی مار۔ اور پیر چناسی مشہور مقامات ہیں۔ ریاست کے مشہور دروں میں درہ پیر پنجال' دُرہ توشہ میدان ، درہ ذوجیلا۔دروں کے علاوہ درگاہیں بھی لفظ پیر کی نشاندہی کرتی ہیں۔درگاہ پیر روشن ولی (جموں)،درگاہ پیر مٹھا(جموں)، درگاہ پنج پیر (جموں)،درگاہ پیر شاہ (بسولی)،درگاہ پیر غریب شاہ ۔درگاہ

مٹھا باجی لیپہ کرناہ درگاہ، پیر منگ شاہ بندہ مولہ۔لیپہ، درگاہ سہیلی سرکاری مظفرآباد۔

زمانہ قدیم میں جہلم ویلی کے اندر،موجودہ پلیاسہ(قدیم بولیا سک)کی حدود تک یہ علاقہ کشمیر ویلی کی سرحد سے باہر تھا۔مظفرآباد اور پلیاسہ (بولیاسک) کے درمیانی علاقہ کا نام ''دواراوتی'' تھا۔جدید نام دواربدی ہے۔دواربدی سے آگے وادی لیپہ(کرناہ) کی طرف درہ پنجال کے دامن میں ریشیاں نام کا گاؤں ہے۔کہا جاتا ہے کہ رشی ازم کے پیروکار بوجوہ، ہجرت کر کے یہاں گمنام جگہ آباد ہوئے تو جگہ کا نام رشیاں یا ریشیاں پڑا۔اور باشندوں کو''ریشے'' کہا گیا۔ریشیاں سے درہ پنجال کراس کر کے موجودہ وادی لیپہ (کرناہ)پہنچا جاتا ہے۔وادیٔ لیپہ کرناہ میں گھاسلہ اور منڈل(بُدھی نام ہے)۔وادی دواربدی سے ملحق وادیٔ کٹھائی ہے۔(کٹھ سے مرادبُدھوں کے دس اُپنشدوں میں سے ایک نام،اسی نسبت سے کٹھ سے کٹھائی ہونے کا قیاس موجود ہے۔منڈل نام کے متعددگاؤں صرف مظفرآبادمیں ملتے ہیں۔کُلی منڈل،کڑیاں منڈل منڈھول (میرپور) ہُنگلا(زیریں)منڈل لفظ منڈل کے ہندی میں تقریباً 26 معانی درج ہیں۔جن میں'حلقہ'گھیرا'ہالہ'دائرہ'احاطہ'ضلع اورزمین بھی ہے۔بھارت میں مُنڈا'قبائل راجھستان سے لے کربہارتک پھیلے ہوئے تھے۔حیرت اورغورطلب بات یہ ہے کہ مظفرآبادمیں منڈاکے سابقے یالاحقے کے ساتھ جگہوں کے نام ہیں۔گڑمنڈا' منڈاکُلی' کُلی منڈل'منڈھول (میرپور)،گڑالہ(پونچھ)،گڑھ کے سابقے اورلاحقے کے ساتھ کئی جگہیں موجودہیں۔اکال گڑھ(میرپور)،خان گڑھ'گلاب گڑھ(جموں)،وادیٔ سندھ اوروادیٔ کابل کے درمیانی علاقہ کاگندھارانسل کی وجہ سے گندھارانام پڑا۔رگ وید کے عہدمیں دریائے کابل سے لے کردریائے کول تک جغرافیائی حدودتھی۔اس میں دیگرقبائل کے علاوہ ایک ''پکھتو'' قبیلہ تھا۔رگ وید کے وقت یہ پکھتوکہلائے،پھرپختوکہلائے اوراب

پختون ہیں۔اسی طرح کی صورت ریاست جموں وکشمیر کے پہاڑی علاقوں ، پونچھ، باغ، پلندری، کوٹلی، راجوری، کپواڑہ، ہندواڑہ،کشتواڑہ اور جموں کے مضافات کی ہے۔جموں میں رنبیر سنگھ پورہ(مہاراجہ رنبیر سنگھ) ہیرا نگر (ہیرا سنگھ) گلاب گڑھ (مہاراجہ گلاب سنگھ)۔کشمیر میں کپ واڑہ کی ترکیب کا جائزہ لیں تو کپ(بندر۔بوزنہ) اور واڑہ/ واڑ/واڑی بمعنی جگہ، مقام، صحن، احاطہ ہے۔ہو سکتا ہے جنگلات کی وجہ سے آباد ایریا کو اس حوالے سے نام دیا گیا ہو۔ہندواڑہ کے بارے میں قیاس یہ ہے کہ ہندوؤں کی وجہ سے یہ نام پڑا جس طرح برصغیر اور ریاست جموں وکشمیر میں راجواڑہ(بوجہ راجگان) نام پڑا۔وادیٔ لیپہ کرناہ میں کنس (Kanas) نامی جگہ ہے، کنس ہندی میں گلاس یا کٹورے کی مانند ہونے کا معنٰی ہے۔اس جگہ (کنس) کے آس پاس جنگل ہے درمیان میں اس کی حیثیت یا صورت ، کٹورے کی مانند ہے۔دھیر ہندی میں صاحب ٔعاقل اور دانا کو کہتے ہیں۔دھیر کوٹ(باغ آزاد کشمیر میں ہے) کوٹ / گڑھ،قلعہ یا حصار کو کہتے ہیں۔اب کوٹلی سے مراد قلعہ والے /والی بھی قرین قیاس ہے ۔لیکن قدیم خاص کر ہندی زبان میں کوتلی لفظ بھی ہے ۔جس کا معنی تھیلی / بٹوا ہے ۔ تھیلی اور بٹوا کی نسبت سے بھی اس خطہ کی بات کی جا سکتی ہے ۔ سدھنوتی (قبیلہ سُدھن سے منسوب) سرینگر سے براستہ راجوریٔ بھمبر اور پنجاب سے ملانے والی شاہراہ قدیم دور میں نمک روڈ بعد ازاں مغلوں کی تعمیر نو کی وجہ سے مُغل روڈ کہلائی ۔ سہالہ پونچھ روڈ ، جہلم ویلی روڈ۔ ٹیٹوال پگڈنڈی ٹیٹوال چلیہانہ روڈ کے نام سے راستہ کے علاوہ برصغیر پاک وہند کے چوٹی کے افسانہ نگار سعادت حسن منٹو کا افسانہ ٹیٹوال کا کتا، جو حد بندی (بارڈر) سے نفرت اور مسائل کی علامت بنا ذہنی طور پر یہی ٹیٹوال ایک گاؤں بطور علامت لاحقی عنوان بنا۔کشن گنگا روڈ اب نیلم روڈ مشہور ہے ۔جموں (اکھنور) چناب دریا سے نکالی گئی

نہر مہاراجا رنبیر سنگھ کے نام پر رنبیر نہر، اور پرتاب سنگھ کے نام پر دریائے راوی مادھو پور کی نہر پرتاب نہر کہلاتی ہے۔اگرچہ موجودہ وقت میں خاندانوں کے حوالے سے ایسے باقیات زیادہ نہیں ملتے جنھیں وجہ تسمیہ قرار دیا جائے لیکن اغلب امکان یہ ہے کہ ان خاندانوں کے بزرگوں / اکابرین کی وجہ سے یہ نام پڑے ہوں گے مثال کے طور پر ، چک بامہ (وادی جہلم)، چک پترہ (وادیٔ لیپہ کرناہ آزادکشمیر) ، چک ڈورہ (کشمیر) ۔

جگھوں کے ناموں کے عجائبات

ریاست جموں وکشمیر میں بیشتر علاقوں اوردیہات کے نام قدیم ہیں ۔بظاہر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ بے معنی سے نام ہیں۔لیکن اکثر بامعنی نام اورپس منظر کے حامل ہیں۔جونہایت دلچسپ بھی ہیں۔ساری ریاست جموں وکشمیر کا احاطہ کرنا فی الوقت ممکن نہیں۔نمونے کے طور پر پاکستان کے زیر انتظام کشمیر(آزادکشمیر)کے 1758 مواضعات کا جائزہ لینے کے لیے محکمہ مال کے ریونیو بورڈ سے رجوع کرنا پڑا۔ریونیو بورڈ کے فطین آفیسر راجہ عبدالقدوس خان سیکرٹری اول کی کاوشو ں سے 1998ء کی مردم شماری کے ریکارڈ سے تیار کی گئی فہرست (کتابچہ) کی نقل حاصل کی گئی۔اس ریکارڈ کے مطابق آبادی چندشہروں کے علاوہ 1758 دیہات سے متعلق ہیں۔اِن مواضعات کو قدیم زبانوں بالخصوص ہندی وغیرہ کی کتب /ڈکشنریوں میں تلاش کیا گیا۔تمام گاؤں کے ناموں کے معانی علیحدہ سے ایک کتاب کے متقاضی ہیں۔لیکن دلچسپی اورمعلومات خاص کی خاطر چندناموں کا تذکرہ خوب رہے گا۔

صدیوں سے اِن ناموں میں صوتی تبدیلی اور Phonetic Decay کو مدنظر رکھا جائے۔آواز کے زیروبم سے معانی قابل غور ہیں۔بعض ناموں کی ترکیب بڑی دلچسپ ہے۔

ضلع مظفر آباد/ھٹیاں /نیلم

مظفرآباد(معروف حکمراں خانوادہ بمبہ (Bamba) کے مورثِ اعلیٰ سلطان محمد مظفرخانؒ کے نام پر آباد علاقہ پہاڑ(قدیم نام))۔(i) گرٹ ناڑ(گرت،سورج غار) ناڑ(دراوڑی زبان میں بمعنی چار)۔(ii) ڈمروڑی (ڈمرو ۔ایک قسم کی ڈگڈگی)۔ (iii) ناڑ (منڈاری زبان میں گندم وغیرہ کی بالی کا نچلا حصہ)۔ (iv)پانڈو(سفید۔ایک ذات)، (v) کیل (چھوٹی/اضافی بستی)۔(vi) جُھورا (آبشار)۔ (vii) ماکڑی / مکڑی/ مکڑا (سامنا۔شروعات ۔برائی)۔(viii)ڈوبا/ڈابھ(جنگل)۔(9) کلس (گیند۔گھڑا)۔ (10) گھدری (کدھر، گھدھر، بمعنی پہاڑ)، (11) پرچھ (لفظ پرچرن ہے یعنی تجویز سوچنا۔ انتظام)۔ (12) تل گراں (تل نچلا=تل (خالی)۔گراں (گاؤں) کرناہ(لفظ کرونا بمعنی ایک درخت اور محبت)۔ کرنا ایک پھول ۔(13) موہری (ایک جڑی)۔ (14) کوٹ (گڑھ، قلعہ، حصار)۔(15) دھنی (مالک۔ مختار)۔ (16) چُھون / چھوٹی (زمین)۔ (17) کجوکھوکھراں (کجو=بڑا۔ہاتھی ۔بزرگ)۔(18) کالا (گاؤں)۔ (19) دھمنی (ہوا پھونکنے کی نلی)۔ (20) دیولیاں / دیول (دیوستھان۔مندر)۔ (21) نمبل / نبل (کمزور، لاغر)۔(22) سھم ورنگ (سھم= نجات۔ خالی)۔ ورنگ/ وہرن ۔ بہنا)۔ (23) میرا (میرو۔تسبیح کا ایک دانا ۔پہاڑ) (24) کھن (جنگل بے شمار)۔چھتر(دیوتاؤں کی چھتری)۔ (25) گھس / گھس (گھر کا حصہ۔کمرہ۔حجرہ)۔ (26) سلطان پور (پور/پر= آبادی، گاؤں) (27) گوڑھی/ گوڑھ (گہرا۔ پوشیدہ) (28) پٹکا/ پٹیکا (صندوق۔ٹوکری)۔(29) گوری (دودھ دوہنے کا برتن)۔ (30) ناڑی (نس۔نبض)۔ (31) متھانی /متانی (دوستی، محبت)۔ (32) کرولی / کروال (تلوار)۔ (33) گڑھی / گڈھی (چھوٹا قلعہ)۔ (34) ٹھکنہ / ٹگنہ (مزاحمت۔مخالف)۔ (35) دچھ (چالاک)۔

(36) کھانڈا (تلوار)۔ (37) بیلا (وقت ،موسم،زمانہ)۔ (38) شاردا (علم اور گویائی کی ملکہ۔سرسوتی ۔صراحی) (39) سَرگن (سَر = آواز۔سورج)۔گن (عادت ۔فضیلت ۔ رسی ۔عقل ۔علم)سر= تالاب= گن=جماعت ۔فوج)گھری گام (گھری= گدھی) گام= قدم) (40) دوسٹ (دو=2 سٹ=چوٹی)۔ یہ لفظ دیوسٹ(Dev Sat) بھی ہوسکتا ہے۔ دیو DEV کے معانی ' روز اور آسمان بھی ہیں)۔ (41) نکرو / نکر (جماعت ۔گروہ)۔ (42) لوات / لاہ وات (=لاہ= نفع ' فوقیت 'نتیجہ پھل وات =ہوا ' ریح) (43) تنگ در (تنگ=پہاڑ۔ در= سوراخ،گپھا،خوف) (44) لیپہ (لگانے کے قابل)لیپا(روسی زبان میں ایک درخت)۔ (45) بگی کوٹ(بگی =قوتِ ناطقہ' کوٹ = گڑھ' قلعہ)۔ (46) جس کول (جس =زور'قسمت 'کول = کنارا 'ڈھال 'ظرف' (کول = جنگلی آدمی اور سور کو بھی کہتے ہیں)۔ (47) بھاگ سر (بھاگ =نیر، حصہ' قسمت' طرف سر = بڑا تالاب)۔ (48) باٹ بنی (باٹ =راستہ) بَنی = چھوٹا جنگل) (49) چکلی / چکل (کیچڑ)۔ (50) کوپرا / کوپر (کٹورا ۔پیالہ)۔ (51) بناموُلا / بَنی مُولا (بَن = جنگل مُولا = زمین) ۔ (52) دراوی / دراوا / دراوک (بہنے والا' پتلا)۔ (53) مَیانی باہنڈی (مَیا =ماں مہربانی ،رحم،شفقت (نی = نیچے'ہمیشہ' خیرات' نجات' داخل' اچھی طرح سے) باہنڈی (جگہ'پوشی خانہ)۔ گلی منڈل (گلی = ہاتھ۔ مزدور)۔ (منڈل (گھیرا۔ احاطہ۔ چکر۔ جماعت۔ آسمان)۔ چھولا /چھول(چھمو=فوج) لالہ/ لل = کانٹا۔خوشی ۔ہوا)۔نوکوٹ (نو=نیا ۔تازہ ۔ (Nine(9) (کوٹ = گڑھ۔ قلعہ۔ حصار)۔ کھی واڑہ (کھی =میل۔ (واڑہ/واڑ=(احاطہ۔جگہ) کسیر کوٹ (زرد رنگ ۔زعفران) کوٹ (گڑھ،قلعہ،حصار)۔

ضلع باغ

(i) دھیرکوٹ (دھیر = ہمت' عاقل' صابر' (کوٹ = جگہ' قلعہ)(2) کلس (گنبد=پانی رکھنے

کا مرتن) (3) ارجہ / ارج (قیمت۔ مرتبہ' عزت) (4) ورنا (ور= ڈر' سوراخ' کھوہ' نا = نہیں) ڈر (بُرا' کمینہ' مشکل)۔ (5) سیوڑ متولی (سیو = حدٗ اَر= چھاتی۔ دل) (6) منی منہاساں (منہاسوں کا چھوٹا جنگل) (7) سڑل / سرل (سیدھا' آسان' سادہ)۔ (8) باڑی کوٹ (باڑی= باغ' احاطہ' خانہ) کوٹ = قلعہ' گڑھ)۔ (9) ناگاناڑی (ناگا = ناگ' سانپ' ناڑی (جگہ' بھس)۔ (10) پٹھرا (پٹھ = راستہ' طور' طریقہ' ڑا/را = آگ' گرمی' غصہ)۔ (11) میانی لبتی (میا' ماں' مہربانی' رحم' شفقت' لبتی (بسنے کی جگہ) (12) کلالی (کلال= کوزہ گر' کمہار' کوزہ گری کا فن) (13) اُورا/ اُور (بڑا' چوڑا) (14) کالا مولا (کالا= کالا' سانپ مولا= زمین' ایک پتھر کا نام) (15) بھنگڑ بنی / بھنگر (بھنگڑا/ بھنگر = ٹیڑھا' بانکا' بنی= چھوٹا جنگل) (16) اگیواس / اگیاواس (انجان جگہ)۔

ضلع پونچھ

(1) چھاتڑا / چھاتر (چیلا' طالب علم) (2) نکر (جماعت) (3) پھوائی / پھگواٹ (ہولی کے چاند کا تیوار) (4) ناڑیاں (ناڑی= نبض' نس' ناڑیاں (جمع)' ناڑا= پانی کا بلندی سے گرنا' ناڑا= ازاربند)۔ (5) پراک / پڑک (آگے' اول' مشرق' صبح) (6) منڈہول (منڈ= رس' عرق' ہول = چنا' نخود) (7) راولاکوٹ (راول = راجہ' بادشاہ' سردار' راجپوتوں کا ایک لقب) راولا۔ شور' فساد) (8) سنگھولا (سنگھ = جھنڈ' جماعت' سنگھ سے شیر' اولا = پردہ۔ راز۔ اوٹ) (10) دھمنی (رگ۔ ناڑی۔ دھونکنی) (11) دوتھان (دو= جنگل' آگ' دو DEV' = دِن' بہشت' آسمان' تھان = جگہ' ڈیرا) (12) سرجھا / سرج (بیمار۔ روگی) (13) پنچھل (پن= اقرار' شرط' بازی' قسم' وعدہ' قیمت' تھل = جگہ' مقام) (14) دھمن (ہوا کی نلی' دھونکنی' پھونکنی) (15) تلاواڑی (تل = خال' تخمید' تل = برابر۔ مانند' مماثل' یکساں' تل = نیچے کا حصہ' پانی کے نیچے کی زمین' پیر کا تلوہ' ہتھیلی

ہتھیلی' (واڑی= جگہ' مقام' کھیتی) (مثلاً = برابری۔ پیمانہ۔ میزان' برج) (16) کانچری (کانچری = نیلی آنکھوں والی) (کان = عزت' پردہ۔ شرم۔ کانا) (چری= چرنے والا۔ جانور) (17) سیری (سیر =ہل۔ ہل کے بیل) (18) ڈھنڈی (غالباً یہ لفظ ڈھنڈی ہے پراکرت اور بعدازاں ہندی میں اِس سے مراد کرن پھول جو عورتیں کان میں پہنتی ہیں۔ پہاڑی میں پگڈنڈی اُس پیدل لیکن خاص راہ کو کہا جاتا ہے جس پر مشکل سے چلا جاتا ہے۔ یوں ڈنڈی کے دیگر معانی کے علاوہ لکیر بھی ہیں۔ (19) کھوک (قدیم زبان میں لفظ کھڑک ہے۔ معنی کوشال' آہٹ ہے) (ایک اور لفظ کھڈک ملتا ہے۔ ڈ اور ر کا صوتی تبادلہ ممکن ہے۔ کھڈک 'تلوار' کو کہا جاتا تھا) (20) بنجوسہ (یہ لفظ اپنی قدامت کے حوالے سے ترکیب ہے جسے مال کے ریکارڈ اس طرح لکھا گیا۔ لفظوں کی تراکیب قابل غور ہیں۔ اول= بن + جوسا / جوشا (معنی جنگل کی عورت ہے۔ جس طرح بن بڈھی کی ترکیب ہے۔ دوسری ترکیب متعدد کتب سے اخذ کی گئی ہے لفظ بنج' بمعنی لین دین' بیوپار' تجارت ہے۔ اوسار کا معنی وسیع و عریض اور چوڑا ہے۔ ایک اور لفظ 'اوسر' کا مطلب بنجر زمین ہے۔ اس ترکیب ہے لین دین کی وسیع یا بنجر زمین ہوسکتا ہے۔

ضلع بھمبر

(1) دھندڑ / (دھند + ڑ= دھند = دولت دینے والا۔ دولت اور ڑ/ر کا مطلب غصہ' گرمی' آگ' جلن ہے۔ (2) کوٹ چنباں (کوٹ= گڑھ' قلعہ' حصار) (چباں' معروف چب راجپوت کنبہ)۔ (3) کس / کسا (پھٹا ہوا۔ بلدی) (4) جونجا (جون= پیدائش' جا= جگہ۔ ماں۔ دادا) دُھورا (سفید) (6) ڈھیری (ڈھیری) (7) لس (بلدی۔ پھٹا ہوا) (8) کھمبھی (کھمبھ = خالی جگہ' کھمبا' ستون) (9) نکر (10) گیگن (گی + گن گی= (قوتِ ناطقہ + جماعت) (11) کھڈوڑہ (کھڈ + ورہ) = کھڈ = گڑھا' ورہ

=جدائی' رنج)(12) گم گری (گم=پانی + گری= کھوپرا۔مغز۔ناریل) (13) گسٹما
(گس= طاقت۔ تاؤ+ گم= راہ۔ مجامعت) (گم= آنا جانا)۔ (14) تاھو(تا=پست
قد' آواز' چاند' سرود)(ھو=دعوت' حکم۔قربانی) (15) کوڈیار(کوڈی + آر= کوڈی=لوہے
کی ٹوپی + آر=طریقہ۔تا بنا۔لوہار) (16) برملا (بر + ملا) بر = شوہر۔ برکت۔نیکی
(ملا=چمڑے کی مصنوعات) (17) گنج نور (گنج +نور) (گنج = برہما۔کنول۔بال)
(نور=جُھمکا+ آنسو)(18) تھمبھر(ستون)(19) پتنی =(جورو۔بیوی) (20) دِیا(دینے
والا۔دیتا) (21) پوڑ(پن چکی کا ایک حصہ اپہت۔پکڑ) (پوڑھا =مضبوط)
(22) چکلا(بچہ) (23) پوتا/پوتا (جھرنا) (24) رَملو (رم + لو) (رم =خوب صورت۔
شوہر۔ سیر کرنے والا) (لو =دِل۔یادو کرسری رام چندرجی کے بڑے
فرزند) (25) سمانی (سما =سال۔سن (نی =قدرت۔صبر) (26) باگھسر (باگھ =شیر)
(سر =تالاب) (27) سندوھر(گروہ۔جماعت۔بہت) (28) پناگ / پناک (کمان
شیوجی کی کمان جسے رام چندرجی نے توڑا) (29) پھگواڑی (پھگ /پھاگ+واڑی)
(پھگ / پھاگ = تہوار' ہولی) (واڑی =جگہ' مقام' احاطہ' صحن' باغ' ثمر' کھیتی)
(30) گوئی (چھپا ہوا)۔

ضلع کوٹلی

(1) کوٹلی (کوٹ + لی / لے) (کوٹ = گڑھ' قلعہ' حصار) (لی / لے = شوق'
آرزو' صدا) (2) بلیاہ (بلیاہ / بلیہ = طاقت ور' قوی) (3) نیمول (نی مول = (نی =
نیچے۔ زیر' ہمیشہ' سہارا۔ ہستی) مُول= جڑ (اصل' شروع) (4) کھڈبراہمناں (کھڈ =
گڑھا' براہمناں = براہمنوں کا) (5) سوہارا / سوہارو (دوستی۔محبت)۔ (6) سنگر
(زہریلا۔ اجودھیا کے ایک راجہ کا نام) (سنگرا / سگری= سارا۔کل۔ کامل) (7) بیڑا

(بے + ڑا= رسالہ۔فوج۔ جہازوں کشتیوں کی قطار۔ بیڑا پار کرنا' پار لگانا۔ پار ہونا) (بی+
ڑا= گلوری۔بٹن۔بیڑا اٹھانا = عہد کرنا' آمادہ ہونا۔"بیڑا اُٹھانا" کا پس منظر ابتدائی
صفحات میں موجود ہے) (8) کورجائی (کور= لقمہ) (جائی = بیٹی' لڑکی۔ ایک پھول)
(جاہی= جس کو) (9) ملیار (مل + یار= مل (طاقت۔ پہلوان) (یار = دوست)
(مل = غلاظت' گندگی) (10) سہنسا (سہنا/ سہسا = جھٹ پٹ۔ اچانک ۔ اتفاق
سے) (11) رتالی (رت + آلی) (رت= مصروف۔ شب) (آلی= سہیلی۔ قطار۔
کھائی۔ بچی) (رت = پرندوں کی آواز۔موسم) (رت= طریقہ۔طرز)(12) گلجورا گل
جور (گل= گلا۔گردن) (جور= نجار' حرارت) (13) کٹھار (کٹھار= کلہاڑی) کٹھاہر
(بڑی جگہ) (کٹھ = رگوید کا نام۔لکڑ) (آر=لوہار۔ تانبا۔ کانٹا۔ طریقہ) (14)
پلتھان (پل + تھان) (پل = دم گوشت ۔منٹ) (تھان =جگہ) (15) کھنڈہار
(کھنڈ +ہار(کھنڈ =زمین کاٹکڑا۔حصہ۔گھر کا حصہ۔کمرہ) (ہار =لڑائی۔شکست
۔کھیل)(16) جمال پورا گہار(قصبہ جمال کی کشادگی/اُکھاڑ) (اُکھارنا= کھولنا۔کشادہ
کرنا۔ اکھاڑنا)(17) بنگ(سیسا) (18) پنگ(پنگ=(سانپ)(پنگ=چیلا۔ساٹھ
سالوں میں سے ایک سال) (19) پرائی (غیر) (20) پنجی (مانا۔کمان جس سے
روئی صاف کی جاتی ہے) (21) برلی / برلا (خال خال۔ انوکھا/ انوکھی۔ نادر۔ عجیب)
(22) ترکنڈی (تر (تین) (کنڈی / کنڈ =تالاب' گڑھا۔خاص چشمہ)(کنڈی چھوٹا
گڑھا۔ برتن) (23) تُھل (سخت ۔جمی ہوئی برف / کورا۔ مار)۔

ضلع میرپور

(1) گنجورا گس پُورا (گس=جماعت۔شیوجی کی فوج) (پُور= برادہ۔شکستہ۔چُورا)
(2) پوٹھ بنگش (پوٹھ =پٹھا = بنگش کا پٹھا) (3) گجلور / گج نور (گج =ستارہ۔مریخ)

(لور =جُھمکا) (4)مُجوارٹی(مُجّ =ہڈی کا گودا۔مغز۔چربی) (واڑی = جگہ ،مقام،احاطہ،صحن،کھیتی) (5)سورکھی(سُور =دیوتا۔راگ۔سورج۔دیو) (کھی =مُیل) (6)ڈینگل(ڈیں اڈین +گُل) (ڈیں اڈین=اُڑنا۔آسمان میں پھرنا) (گُل= گردن) (7)موہن پورہ (موہن = پیارا۔شری کرشن کا لقب) (پورہ/پُرہ = قصبہ)۔ (8) سانگ/ ساہنگ (برچھی) (9) شگر(اجودھیا کے راجہ کا نام۔زہریلا) (1 0)پوتھی /پوتھی (چھوٹی کتاب) (پوتھا/پوتھا(اہل ہنود کی بڑی کتاب)(11) کُھار(کلہاڑی) (12) کراڑا/ کرارامیداں (کراڑا/ کرارا=سخت۔خوفناک۔کالاکوا) (13) کاس / گلس (گنبد۔برتن۔گھڑا) (14) بھاگ پور (بھاگ= حصہ۔ٹکوا۔قسمت۔ تقدیر۔ باب۔ طرف) (پور۔قصبہ) (15) سَگراج (سَنگ= اتفاق۔ دوستی۔ ساتھ۔شرکت) (راج = اختیار۔حکومت) (16) کھاڑک/ گھڑک (آہٹ۔ گوشالہ) (17) اَرنوہ(سمندر۔دریا)۔ (18) مَلوٹ (مَل+ اوٹ) (مَل=طاقتور، پہلوان) (اوٹ= پناہ، آڑ)۔ (19) جگرام (جگ= دنیا۔ شب بیداری) (رام=سری رام چندر۔بلرام) (جُگ = عہد۔ زمانہ۔ خاصاعرصہ)۔(20) اِندردھرم ارتھ (اِندرا= بجلی) (دھرم = مذہب) (ارتھ= معنی۔مطلب۔قصد۔ ارادہ) پھل۔عرض۔سبب۔ فائدہ۔ وجہ۔تعریف۔ تصریح۔ قبول۔ مال دولت۔ زر۔ جاندار۔ حکومت۔ لذت) (21) تُنگ دیوا تُنگدیو (تُنگ= اونچا۔ لمبا۔غضبناک۔ پہاڑ۔ایک درخت کا نام) (دَیو = دیوتا۔ مالک۔ راجہ۔ قدرتی۔ تقیب۔خداوندتعالٰی) (22) جیٹھو (جیٹھا/ جیٹھو = سب سے بڑا وہ جوسب سے پہلے پیدا ہوا ہو)۔ (23) منگلا/ مَنگل (نیک۔مبارک۔ستارہ مریخ۔خوشی) (اس لفظ سے مختلف تراکیب ہیں۔ مثال کے طورپر۔ (منگلاچار = ترانہ۔ مبارک باد) (منگلامُکھی = گانے والی عورت) (مَنگل سَنان = نیک کام سے پہلے کا غُسل) (مَنگل سماچار = خوش خبری) (مَنگل سوتر (وہ تاگا جو دلھن کے گلے میں ڈالا جاتا ہے)۔

تہذیبی اُٹھان

انسانی تاریخ بقول'' سیموئیل پی ہنٹگٹن البرٹ'' تہذیبوں کی تاریخ ہے دنیا میں سومیری اور مصری تہذیب سے کلاسیکی اور میسو امریکی،عیسائی تہذیبوں پہ اسلامی تہذیبوں نے اپنے جلوے دکھائے ہیں۔تہذیب کے کلیدی عناصر یونانیوں کی وضع کردہ کلاسیکی صورت ہے تہذیبوں کے معروضی عناصر میں سب سے زیادہ مذہب کا عمل دخل رہاہے۔ ماہرین کی رائے ہے کہ تہذیبوں کی واضح سرحدیں نہیں ہوتیں، جہاں تہذیبیں زندہ رہتی ہیں وہاں اُن کے لئے زوال اور فنا بھی ہے ۔ تہذیبیں سیاسی نہیں ثقافتی اکائیاں ہوتی ہیں ۔ ماہرین اس امر سے متفق ہیں کہ کسی ثقافت اور تہذیب کے مرکزی عناصر زبان اور مذہب ہوا کرتے ہیں۔ریاست جموں وکشمیر کا پہاڑی علاقہ،مذاہب (ہندوازم،بدھ ازم،جین ازم،اور اسلام)اوران مذاہب خاص کربدھی تعلیم وتربیت کے لئے پالی سے ملتی جلتی زبان کی شروعات ہوئیں ۔بدھ تعلیم وتربیت سے منسوب شاردہ (وادئ نیلم آزادکشمیر) تیرتھ نہ صرف ریاست بلکہ برصغیر میں مشہورتھا۔

تہذیبی محرکات

ریاست جموں وکشمیر خاص کر پہاڑی حلقہ میں ذیلی گروپوں میں موجود رہاہے ، قبائل ، قومیں ، لِسانی گروہ اور وسیع تر ثقافتی اکائیاں معمول کے مطابق تہذیبیں عطا کرتی چلی آرہی ہیں جیسا کہ اس پیرے کے شروع میں واضح کیا گیاہے کہ تہذیب کے مرکزی عناصر زبان اور مذہب ہیں۔ رابطہ،عالمین کی زبان انگریزی کوسمجھا جاتا رہا ہے، تین برسوں پہ محیط ڈیٹا اعداد وشمار کے مطابق انگریزی بولنے والوں کا تناسب عالمی سطح پہ 1958 ء میں 9.8 فی صد سے کم ہو کر 1992 ء میں 7.6 فیصد ہو گیا۔

ریاست جموں وکشمیر کی پہاڑی زبان دوسری علاقائی زبانوں کی نسبت اس لئے بھی سرفہرست ہے کہ ریاستی سطح کے علاوہ ریاست جموں وکشمیر سے بیرون ملک خاص کر برطانیہ میں مقیم پہاڑی زبان بولنے والوں کی واضح اکثریت ہے۔بیرون ملک خاص کر برطانیہ میں ہیں۔پہاڑی زبان کی پٹی (ابتدائی کتاب) مرتب کر کے باقاعدہ پہاڑی زبان پڑھانے کی سوچ پروان چڑھ رہی ہے۔ دیگر زبانوں میں کشمیری ،گوجری بلتی شینا ، کھوار،بروشسکی، پنجابی ،اُردو، انگریزی زبانوں کے توسط سے کئی اقدار اب ریاستی یا شمالی علاقو ں کی مشترک رسم ورواج ،انفرادی اور اجتماعی تفریح ،علاقائی کھیلیں ایک جیسی ہیں ،خوشی اورغم کے مختلف مرحلوں،نے اُن اوصاف' فکر اورعمل کو ایسے نام دے رکھے ہیں ،جو سب کا اجتماعی سرمایہ ہیں۔ بیاہ شادیوں میں ،جوڑا(پارچات وغیرہ ، بوقت منگنی مائیاں (دُلھن کوآخری ایام میں کام کاج سے ہٹا رکھنا) ،بستان (زیور) ،پالکی 'مہندی،اورکھارے چڑھنا(رسوم ہیں)،رُٹی / دعوت (کھانا)،بوہٹی (دولھن)،شوالا (دُولھا) ، پانی بھرنا (ایک رسم)،نیندرا(غلہ کی صورت مدد)، سلام (نقدسلامی)، جنج(بارات)، روپ(خوبصورت چہرہ / رونق)،غم(موت)،حق ہونا(مرجانا)،روپ (بارونق چہرہ)،غُسل (نہلانا)،دفنانا (دفن کرنا)،چھاڑیں (ہندو مُردوں کو جلانے کی جگہ)، قبر (مسلم گور)، جنازہ کے قدم کہڈنا (ایک حیلہ) ،دُعا،ختم،تریہہ (تیسرا) ، بیواں (بیسواں) چلیہواں (چالیسواں) ،چلیھی (دفنانے کے بعد غُرباء میں میٹھا تقسیم کرنا)، فاتحہ، مقبرہ،شناخت (قبر پر کندہ کیا ہوا پتھر)، چادر چڑھانا(مزاروں یا قبروں پر چادر ڈالنا)، عدت (بیوہ کا عرصہ پابند)۔

یہ وہ رسم ورواج ہیں جن میں نظریاتی عمل دخل ہے ،جنھیں مخصوص الفاظ سے ظاہر کیا گیاہے۔ حالانکہ اِن الفاظ کے اپنے معانی ہیں لیکن اکثریت ایسے الفاظ کی ہے جو

مخصوص حالات اور وقت کی دین ہیں ،جنھیں ہم دوسرے کسی مرحلہ پر استعمال کم کرتے ہیں۔ اِسی لئے مذہب کو مذہب / ثقافت کے لیےاہم حیثیت قرار دیا ہے۔

بقول ماہرین ومحققین بیسویں صدی کے اواخر میں دنیا بھر کے اندر مذاہب کا ایک عالمی (گلوبل) احیا دیکھنے میں آیا۔ 1900 ء میں عالمی سروے کے مطابق بے عقیدہ (دہریوں) کا تناسب 0.2 تھا۔لیکن 1980ء میں یہ تناسب بڑھ کر 20.9 ہوگیا۔ اسلام اور عیسائیت دُنیا میں زیادہ پھیلا لیکن اسلام کا تناسب بتدریج بڑھ رہاہے ۔ مذہب کے بعد ثقافتی سطح پر ممتاز کرنے میں زبانوں کا عمل دخل ہے۔ کشمیری اور گوجری ،محدود جگہوں اور مخصوص طبقہ کی زباں ہو کر رہ گئی ہے آزاد کشمیر میں نئی نسل میں کشمیری اور گوجری کی جگہ اُردو ۔ انگریزی نے لے لی ہے ۔ اگرچہ پہاڑی بھی شہروں میں کم ہو رہی ہے لیکن پہاڑی یا اُردو ان قبائل اور لسانی گروہوں میں لنگوا فرینکا کا رول بھی ادا کررہی ہے۔ پہاڑی بولنے والا آسانی کے ساتھ گوجری، پنجابی، ہندکو،سرائیکی، پوٹھوہاری سمجھ سکتاہے اورپہاڑی زبان میں بات دوسروں کو سمجھا پاتا بھی ہے۔ ناردرن ایریا کی زبانوں کو سنگلاخ پہاڑوں کے حصار نے دبوچ رکھاہے اور یہی حال کشمیری کا بھی ہے۔ لیکن کشمیر ویلی میں کشمیری اور ناردرن ایریا میں اُن کی زبانیں اپنے طور پر زندہ ہیں۔ ان کی نسبت سوائے پہاڑی زبان کے دیگر زبانیں محدود ہو کراب کتب ، یا ذرائع ابلاغ میں زندہ ہیں۔ ملٹی کلچر ازم نے پہاڑی کو فروغ دیا ہے۔ ریاست جموں وکشمیر خاص کر پہاڑی حلقوں میں آفاقی مزاج تمام ثقافتوں میں موجود ہے۔ اگرچہ دیگر علاقائی زبانوں میں بھی دنیا کی قدیم اور جدید زبانوں کے الفاظ کے ساتھ رشتہ موجود ہے لیکن اس رشتہ میں پہاڑی زبان کو اوّلیت حاصل ہے ۔ میرے پی ایچ۔ڈی کے مقالہ میں پہاڑی الفاظ بطورنمونہ ازخروارے شامل ہیں کیونکہ استاذی محترم ڈاکٹر ابواللیث صدیقیؒ نے ضخیم مواد

کی اجازت نہیں دی تھی اس لئے اِس حصہ (الفاظ) کو میں کتاب کی شکل دے رہا ہوں اس کتاب میں الفاظ کے ذخیرہ کا تعلق کہاں کہاں اور کس کس سے ہے۔پی ایچ۔ڈی کے (بقیہ) مقالے کی طرح اِس حصہ کی بھی ریاست میں یہ پہلی کوشش ہے۔پہلی کوشش میں،ایک فرد واحد (راقم) کی آراء اور فیصلوں، سے محققین اور ماہرین لسانیات کا اختلاف ممکن ہے۔تنقید برائے تنقید کی جگہ مسلمہ لسانی اصولوں کی روشنی میں متبادل آراء تجاویز اور اصلاح کو ماننا میرے نزدیک پہاڑی زبان اور علم لسانیات سے محبت کا عمل ہوگا۔آیئے پہاڑی زبان کی اِس پُھل کھیلی کی جڑیں دیکھیں کہ یہ کس کس دھرتی اور لسانی پودوں کا رس لے کر ہم تک پہنچی ہے۔

الفاظ کی بنیاد' عمرانیات کے ساتھ اب سائینس کا عمل بھی ہے۔ اس لئے پہاڑی زبان کے الفاظ کا تجز صوتیاتی مطالعہ ایک علیحدہ موضوع ہے جس پہ سیر حاصل تجزیاتی کوشش کی گئی ہے پہاڑی زبان'پہاڑوں کے بیچ یہاں کوئی مکمل خودرو زبان نہیں یہ الگ حقیقت ہے کہ یہاں کے جغرافیۂ مظاہر فطرت اور تاریخی نشیب فراز گروہوں'نسلوں اور مذاہب کی اقدارزسم ورواج کے زبان میں مخصوص الفاظ (اسماء) عطا کیئے۔پہاڑی الفاظ کی اصل کا اندازہ اِس امر سے ہوتا ہے کہ موجودہ وقت میں لاکھوں ہزاروں اور سینکڑوں سالوں پُرانے (پراچین) بعض الفاظ من وعن اور بعض معمولی(Phonics Decay) کے فرق سے دیگر زبانوں میں موجود ہیں جو پہاڑی زبان کا حصہ ہیں۔ ثقافتی او رلسانی مشترک سرمائے پہ توجہ بڑھی ہے۔مشترکہ تہذیبی رائے کے امین اس خطے میں فارسی سرکاری،علمی،تہذیبی اور مکالماتی زبان رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ریاست جموں وکشمیر میں تک فارسی سرکاری زبان رہی ۔کشمیر براعظم ایشیا کے وسط اور برصغیر کے شمال مغرب میں واقع ہے ۔ریاست کے مشرق میں تبت (چین) ،

مغرب میں افغانستان اور پاکستان کا سرحدی علاقہ جنوب میں بھارت اور پاکستان جبکہ شمال میں چین اور تاجکستان واقع ہے مظفرآباد کی کشن گنگا (نیلم) ویلی اور وُتھہ (جہلم) وادی اورحلقہ کرناہ کو تاریخی جغرافیائی لسانی اورنسلی اور تہذیبی اعتبار سے اہم مقام حاصل رہاہے۔ نیلم ویلی'شمالی علاقوں (اسکردو' گلگت) ہنزہ'نگر وغیرہ اورنیلم ویلی خاص کر حلقہ کرناہ میں قدیم تہذیبوں کی باقیات کے پس منظر میں اس خطہ کی جغرافیائی پوزیشن ہے۔

اس تقابلی جائزہ میں'سنٹرل ایشیا کی زبانوں'انڈو ایرین'انڈو یورپین'زبانوں کے علاوہ دراوڑی گروہ کی زبانوں کے اُن الفاظ کو چُنا گیا ہے جو شمال مغربی زبانوں' سندھی'سرائیکی'پنجابی'پوٹھوہاری اور ہندکو میں بھی ملتے ہیں لیکن اُن کی تعداد پہاڑی سے بُہت کم ہے۔ جیسا کہ میرے مقالہ (Ph.D) میں پہاڑی کی وجہ تسمیہ میں اُس مفروضہ کو رَد کر دیا گیا ہے کہ پہاڑوں کی وجہ سے پہاڑی نام پڑا۔قدیم الفاظ کی بہتات بھی اِس رائے (زبان کی ہیئت کی وجہ سے نام پہاڑی پڑا) کی تصدیق معلوم ہوتی ہے' یادرہے کہ پہاڑوں نے زبانوں کی قدامت کو جدت عطا سے زیادہ اسے محفوظ رکھا ہے ۔ اِس تقابلی جائزہ میں پاکستان'تاجکستان'ترکمانستان'آذربائیجان'قازقستان اور قرغزستان کے درمیان ای سی او تنظیم کے بعد اقتصادی رابطے بڑھے ہیں۔

تاریخ ہمیں یہ بتانے سے حتمی طور پہ قاصر اور خاموش ہے کہ کبھی سکنڈ نیوین لوگوں نے برصغیر پاک وہند کی سرحدیں عبور کی ہوں،لیکن پہاڑی زبان میں خاص تعداد سکنڈینیوین زبانوں کے الفاظ کی ہے۔سکنڈے نیوئن زبانوں میں NORDIC‘ SWEDISH‘ DANISH‘ ICE LANDIC‘ FINISH اور ESTONION زبانیں شامل ہیں۔ان زبانوں کی کتب الغات کے علاوہ معروف سکالر پروفیسر شریف

گنجاہی کی کتاب Punjab Scandinavian Language Contact سے پہاڑی زبان سے ملتے جلتے الفاظ لیے گئے ہیں ۔ان زبانوں کے الفاظ انگریزی حروف تہجی میں ہیں جو من وعن درج ہیں ۔

NORDIC - WORDS

پہاڑی	Meaning	Nordic
اُٹھ	آٹھ	AHe
ہُڈل ۔ پہاڑی میں دشمن اِنسان یا ضدی انسان کے لئے ہے	وحشی	Avdal
بنے بنے گدری چلے ۔اپروں پے گئی رات	بنے / بنا (path)	Bane
بیر۔Ber	جنگلی درخت اور اُس کا پھل	Baer
بھار	سامان / بوجھ	Baer
بِنی	Wrist boneکلائی	Ben
بستا / بسدا (آباد)	Living/ Exist	Besta
بَو Bau (بیٹھو)	Stay / Sit	Bo
بھرا / پرا	Brother	Bror
بُدھا / بُدھی، جو ایک پیغام تھا اور ایک روحانی کمانڈ بھی	پیغام / کمانڈ	Bud
بُھنس (نیچے / تلے)	Below	Bunn
بھار / پہار	Load	Bor
بال (جلا)	Fire	Bal
دائی ۔ دائی کا کام بھی دُودھ پلانا ہوتا ہے اور اُسے رضاعی ماں کہا گیا ہے۔	Breast Feed- Mother's milk	Die

عہد (عربی لفظ)	Commentment / Oath	Ed
(ایدل پہاڑی میں نہیں لیکن (L) ل کا لاحقہ ہے جیسے ہُنڈ (پیٹ) سے ہُنڈل' کھیڈ سے کھیڈ مکل وغیرہ	True to commentment	Edel
آکھ	speak / ask	Eike
فُٹ	Quick Movement	Fart
گلت / غلط	Wrong	galt
جنگ ۔ ٹانگ ۔ چلا ٹانگوں سے جاتا ہے۔	walk	gang

اسی طرح ایک اور لفظ gap ہے جسکے معنی مُنہ ہے۔اب ''گپ'' کا تعلق مُنہ سے ہے علاوہ گُھپھا (موٹے مُنہ اور گردن خاص کر پھیلے ہوئے گالوں والے کو بھی کہتے ہیں۔ جس فرد کے پاس پیسہ / رزق ہو اور سنبھالے ہوئے ہو اُسے بھی معاورتاً گُھپھا کہہ دیتے ہیں۔

جنج ۔ جو' جھگڑے کی صورت میں ہوتی ہے۔	Crowed	gieng
ہاں	Yes	ha
اِت / اِتھا	here	hit
کنڈا / کنارہ	Edge / border	Kant
لُو' چلنا۔	Hame / blaze	Lue
لوپ ہونا (غائب ہونا ، چلاجانا)	to run	Lape
نِہندرا (کوتاہ قد / چھوٹا)	Smaller	Mindre
مُردہ	Murder	Mord
مُنہ	Mouth	Munn

SWEEDISH & PAHARI WORDS

اجی ۔ (پہاڑی میں اجی ۔ بڑے واجب الاحترام ہستی کے لئے بولا اتا ہے۔اجی باوا، اجی بیاوہ (معتبر عورت)	Oh Dear Slearner (انگار۔پہاڑی)	AJ Angare
ہک(ہانکنا) جو چلانے کے معنی میں آتا ہے	(Drive)	Ake
بھلا(R کی آوازکا (L) سے تبادلہ ہوتا ہے)	Good	bra
ڈر / ڈھارا۔ سوتے میں ڈر جانے کو بھی ڈھارا کہتے ہیں ۔	Tremble	Dara
ہل جوتی ہوئی یا کھودی ہوئی زمین میں چھوٹے چھوٹے مٹی کے ٹکڑے اٹھتے ہیں انھیں پہاڑی زبان میں ڈل کہتے ہیں ۔	Part of a thing	Dil
فرارُو ۔ پھرتے رہنے والا۔	go	Fara
دھان کی فصل کو فرش پہ بچھا کر بیلوں کو باندھ کر دائرے میں اوپر پھروایا جاتا ہے تاکہ دانے پودوں سے علیحدہ ہو جائیں ۔ اس عمل کو "گاہ" کہتے ہیں ' جو دوڑنے بھاگنے یا بیٹھ رہنے کے خلاف ٹہلنے / چلنے کے معنی میں آتا ہے۔	walk	Ga
گال (گالی) جو یقیناً بد مزاجی کی علامت ہے۔	bile / Bad Temper	Gall
گپ (ماما) گپھا(موٹے منہ، رُخسار والا) ملدار	Mouth	Gap
کمرہ	Room	Kammre

ناس / ناساں	Nose	Nese
نارا(جانور کا بچہ پیداہوتے ہی پہلا دُودھ ناراکہلاتا ہے	Feed	Nare
پیشاب ۔اہم بات یہ ہے کہ چھوٹے بچے کو پیشاب کرانے کے لئے عورتیں پس پس (piss) بول کر گویا بچے کو پیشاب Urine پہ مائل کرتی ہیں	Urine	Piss
سمبندھ / تعلق۔	Connection	Samband
سرک ، جانا۔ اپنی جگہ آہستہ سے چھوڑنا۔	Slip	Serk
سوؤ (سو جائیں)	Sleep	Sove
دند(دانت)	Tooth	Tann
تریجا / تریہا Triga	Third	Tredge
ترے ۔ (3)	Three	Treer
ٹرٹ (کام کرتے ہوئے "ٹرٹ" (تھک گیا ہے۔	Tired	Trelt
ٹر(چلو) ٹر (پنجابی)	Walk	Tur
ٹاکڑ۔کھیت میں پانی نہ ہوا، ٹاکڑ لگنا کہلاتا ہے	Spell of dry Weather	Torke

کنڈھا (کنارہ)	Edge	Kant
کوجیاں (جگہ) کوچھی (غلہ کے لیے بنایا گیا Hut نما بڑا صندوق)	Cabin / hut	Koja
کویلے (بے وقت، شام کو)	Evening	Kvall
بڑی لکڑ / شہتیر سے لمبائی میں ایک چھوٹا ٹکڑا (لر)	Thigh	Lar
لاٹ (روشنی / چمک) لاٹاں اُٹھنا (محاورہ)	Light	Latt
مہندرا	Smaller	Mundre
نیڑے (نزدیک)	Near	Nare
نی ۔ مستورات کے لئے مستورات، استعمال کرتی ہیں ۔	You	Ni
سمیت (alongwith)	and also	Samt
سوگ	Sorrow	Sorg
سوئے ۔ (سونا)	Sleep	Sov
سُر ۔ (گانے، یا ساز کی دھیمی آواز)	Hum	Surr
سی (کپڑے سینا)	Sew	Sy
سُم (گھوڑے کا سُم)	Nail of horse	Som
دند (دانت)	Tooth	TAND
ٹیپا	Drop	Tapa
تان	Tune	Ton

ٹُنڈ، دھاگا / پتلا (پتلا تنگ) (معاورہ)	Thin	Tunt
توتڑی (آواز نکالنے / بجانے کا آلہ	hooting pipe hoot	Tuta
تہاگا (دھاگا)	thread	Taga
تھگوی ۔ کن کپ تھگوی لانا (معاورہ)	Piece of cloth	tyg
تھک (ڈھانپ)	Cover	Taek

DANISH & PAHARHI WORDS

بُن ۔ (نچلا ۔ نیچے)	bottom	Bund
ڈھلنا (ڈھلنا)	low word fall	dallen
دائی (دودھ پلانے والی عورت ۔ رضاعی ماں	Milk of Mother	Die
تُو	You	Du
ڈُب (ڈوب جانا) ڈاب گہرا تالاب ۔	Deep	Dyb
ڈاہڈا	strong	Dod
پُھرت (اچانک نکل جانا، اڑجانا) پُھرتی	speed	fart
گنڈا ۔	jug	kande
لپ (ہتھیلی بھر، بطور پیمانہ)	paw	lab
لہندا (مغرب)	come down	lande
لم (ناک سے بہنے والی رطوبت جو سیریش سے مشابہ ہو)	glue	lim
لُو (ٹانگ کی طرح کسی دھات کا حصہ	thigh / Leg	Lur

نہیں	No	Naeh
پُورا	Complete	Pure
پوٹا ۔ اُنگلی کا پور	paw	Pote
راج	state management	Regie
سمیت	and also	Samt
Danish بارہ سنگھے کے سینگ کی شاخ زبان میں ہے۔ٹھکر ۔ پہاڑی کا لفظ ہے جس سے مراد جسیم انسان ہے لیکن ٹھکر عموماً ایک تصوراتی طاقتور جاندار ہے۔	Anther	Takker
دند (دانت)	Tooth	Tand
تریہک	Pull	track
ٹُر ۔	walk	Tur
ہوندا۔	Happen	Haonda
اہانت	disregard	Hant
ایلی کر گیا۔(مراد پوری دوڑ لگا دینا)	Hurry up	ILe
اندر۔	(اندر)In	Ind
گُنڈا / گُنڈے۔	Jug	Kande
لَپ (ہتھیلی) بطور پیمانہ۔	Paw	Lab
لہندا(نیچے اُترنا)مغربی، چڑھدا (مشرقی)/ غصہ لہندا۔	Come down	Lande

لُو(گرا ہوا) جو شعلے کی طرح ہوجاتی ہے)	Flame	Lue
پُورا۔	complete	Pure

ICE LANDIC & PAHARHI WORDS

افلاس' فلوس ہونا۔	Power less - weak	afflaus
اَکھ۔	Eye	auga
دڑپ۔تہڑپ (تڑپ ہونا، بے سُدھ ہو جانا)	Murdered	Drap
ھُنّں (اب) توڑی' (ابھی تک)	Still	ENN
فیل ۔ (ہاتھی) فارسی لفظ	Elephant	fill
لد(بوجھ)	Load	hlad
گدی/ گدا۔	cushon	Kadda
لانگر۔ اُس پول کو کہاجاتا ہے جو خاصا لمباہوجاتا ہے۔	Long	Langur
مبالغہ آمیز بات/بول کے لیے۔ "لاف" لفظ ہے	Praise	Lof
مادر (فارسی) متر ے (سوتیلی ماں)	Mother	Modir
مُردہ۔	Murder	Murd
نیڑے / نیڑ (نزدیک)	Near	Naeri
اماں (نانی/دادی/اماں)	Grand mother	ommu
راندؔ (لمبی باتیں)	voice	rodd
کشمیری میں "S u" پہاڑی میں اُوؔ کہاجاتا ہے	He	Sa

(ہندی میں سمبندھ کہتے ہیں)	contact	samband
وَٹ (شکن)	Twisted	vatt

Finn & Paharhi Words

ھُوا	ghost	aava
آسا (عصا)	Rod / Pole	aisa
اوت	Shad / hut	aita
کوہ الہ (مظفرآباد آزاد کشمیر)۔ کوٹ ترییالہ (ڈنہ مظفرآباد)	area	ala
آلو۔	grain	Elo
درندوں کو بھگانے کے لئے اونچی آواز میں کتوں کو شوا شوا کہہ کر دوڑاتے ہیں ۔ اسے ہکوی کہا جاتا ہے' اغلب قیاس یہی ہے کہ ہکوی (Haukri) کا لفظ Hauko کی صدیوں بعد کی صورت ہے۔	Bark at	hauko
ہے' ھوئے	Hellow	hei
(چونکہ گھوڑے / کی بلند آواز کا تعلق سانس سے ہے۔ یوں گھوڑے کی اونچی آواز کو پہاڑی میں ہنکنا کہتے ہیں	neigh of horse / Breath	Henkai
ہلدی۔	Movement	hetki
پہاڑی میں ناکام کوشش یا کامیاب کوشش کے عمل کو ہُمڑنا کہتے ہیں۔	desire for	hima

ہول (درد، پریشانی)۔	worry	huol
جی۔	yes	Jaa
Leading male جھوٹا bullfallow۔/ کٹا۔ کام میں مصروف ہو جانا۔	Lead	Johtaa
جُلم / ظلم	Cruel	Julma
جُل (جا) جانے اور راستہ سے ہی متعلق ہے	Track	Jlki
کل کشمیری زبان میں سر کے لئے بولا جاتا ہے	Skull	Kall
کیری کا لفظ بھی چھوٹی پہاڑی کے لئے موجود ہے	Rock	Kari
کینہ (فارسی لفظ ہے)	grudge	Kauna
کیئے ہندکو پوٹھوہاری اور میرپوری (آزادکشمیر) میں بولا جاتا ہے۔	Who	Ken/Kene
(پہاڑی) کہوٹہ (آزادکشمیر) کوئٹہ (بلوچستان) علاقوں کا نام ہے۔ جغرافیائی پہاڑ چڑھنے کی بناپر یہ نام رکھے گئے۔	ascend climbe	Kohota
کتے کو بھگانے کے لئے " کرے کرے" کہا جاتا ہے	dog	Koira
کٹھا۔ چیزیں اکٹھی رکھنے کا تھیلا۔	Collect	Kota
کوٹھا۔	hut	Kota
گٹھو / کوٹھی۔ کُلیا۔	Home	Koti
لما / لمبا (شعلہ)	Flame	Leimo
ہتھیلی بھر۔ لپ۔	Paw	Laapa

(گندی باتیں کرنا)	(dirt)	Torky

Estonian / Paharhi Words

اٹ / انٹ (دیوار)	Stone wall / fence	aed
اگ ۔ اگی ۔	hot (fire)	age
پہاڑی میں ' ہو نگنا' لفظ ہے جو عموماً جانوروں کے لئے استعمال ہوتا ہے	Breath	hong
ہلکا (کتا) جو پھرتا ہی رہتا ہے ۔	roam(made dog)	hulka
جوترا	a thing to faster the fouke	jutt
جو (فارسی) ندی	River	joe
جاتک (چھوٹا بچہ)	Small boy	Juts
کند / کنڈھا ۔ (کنارہ)	Edge	Kant
کندا (جمع) کسدا (واحد) کدا(پنجابی)	Whome	Keda
کیرا (کسی گول چیز کا گھیرا)	a little Wheel	Keri
کوہلہ (مظفرآباد آزادکشمیر) گوجر (کوہلہ) مظفرآباد آزادکشمیر۔ (جگہیں)	Town	Kohal
کوہاں کہنڈا (بددعائیں دینا)	moaning	Kohoma
باندر کوٹ'نوکوٹ'کوٹلی' کیسر کوٹ' کھگی کوٹ'نیالہ کوٹ۔شاہ کوٹ وغیرہ	Place	Koht
گُت/سر کے بالوں کا گچھا	Band(Head Hair)	Koit

لپ	Paw	Lappa
کشمیر میں ماہورا ایک مشہور جگہ ہے۔اُہرہ۔ذمہ دار۔	Governer	Ma-horra
ماکھی (شہد) جو میٹھا ہوتا ہے/مکھ /میٹھا زیادہ کھانے کی صورت میں طبیعت بھرجانا/مستی بھرنا ۔	Sweet	makaa
یاد رہے کہ Mest سے مراد یہ ہے کہ intoxicated پہاڑی میں مشٹو مارنا(محاورہ) ہے' ایسا فردمست اور خاموش ہو۔مشٹو۔	Memory	musto
پہاڑی میں لفظ tt استعمال ہوتا ہے۔جو شادی سے متعلق ہی ہے۔	Marry	Naida
tt (tt ہو جانا)	Marry	naittaa
/ پسنا Boil/Paasna ہونا	boil	Paisa
پکنا' وہ فرد جو بے تکلفانہ اور سیانی باتیں کرے	chat	Pakina
پھرا۔	small square tumber	Paru
پیرے / پریوار(ہندی)	family	Perhe
Tahank تہانک	Load / Buden	Taaka
تہکنا (آہستہ آہستہ جلنا)	Fire	Takaa
تھم ' تھمی ۔	Pillar / Oak	Tammi
(Tabar) ٹبر	Battle axe	Tabara
(Tepa) ٹیپا	Drop	Tipa
تراہ۔	Shock	Tarah

کت / کتّا	woven	Kootud
کٹنا (Kotna) ضرب پہنچانا۔ کوٹی (کوٹی ہوئی)	Beat	Kootime
ککڑ / ککّو	cock	Kukk
کون ۔ کم (کشمیری) کس کی جمع	Which	Kumb
Kuss۔عورت کی اندام نہانی	Urinary	Kuse
لشکر	Camp	Laager
Mourning/ماتم	to burry	matama
مٹ (grain) (غلہ) کے لئے مٹی کا برتن	grain capacity measure	Matt
موکھ۔ موکھ گالنا (علامت)	Lip / ہونٹ / کنارہ	mokk
مورا۔ موری	crack / hole	mora
ننان / نند۔	husband's sister	Nadu
اوئے / ہائے ۔ / اوئی اوئی ۔	Alas / alack	Oi - Oi
دیگر اہل ِ زبان پہاڑی زبان کو پاری بھی کہتے ہیں ۔	Partners	Parimeeo
پدر (باپ / فارسی لفظ) مادر پدر آزاد پہاڑی معاورہ ہے۔	father	PAATER
پہتی / جنگلی پرندوں کو زندہ پکڑنے کے لئے زمین کے ہم رنگ ایک گڑھے پر تختی کا پھندا لگایا جاتا ہے اُسے پہتی (Pehti) کہاجاتا ہے۔	fraud	pete

(Poh) پہو	straw for feeding	pohk
(Pohikee) پہکی	to bud پکنا ' بھوسہ' پرال	Pukema
پونگ	bud, shoot	pung
/R/ اور /L/ کی آواز کا باہم تبادلہ ہوتا رہا ہے' اس لئے 'راہوا' کی جگہ لہوا یا لوہا ہے۔	Iron ۔	Raua
رنڈی ۔ چونکہ پیسہ لے کے دھندہ کرنا ایک Rental یعنی کرایہ خور ہوئی، اس پیشہ ورعورت کو شمال مغربی زبانوں خاص کر پہاڑی' پنجابی' ہندکو' پوٹھوہاری' سرائیکی اور سندھی میں رنڈی کہا جاتا ہے۔ رنڈی بیوہ عورت کو بھی کہتے ہیں۔	Satly (پکی ہوئی ڈش)/ نمکین	Salooni
	Rental	Randi
ستا (Ceap)	Saving	Saast
بجا (go wet)	rainy season	Saju
تور ۔ (نخرہ۔ وقار) تور (چلنا)	glorious	Tore
ول / بل ۔ (گل) (بات) میں (ول / بل)	Lie / بات میں لچک	vele
وہم۔	Mama (خبط' پاگل پن۔ جنون)	voom

English / Paharhi Words

انگریزی لفظ	معنی	پہاڑی
Geine	ناری مخلوق/جن/روح	جِن
Fraud	فریب/دھوکا/دغا	فراڈ
Hoy	ہیلو/مخاطب کرنا	ہوئے۔ہیلو
(Mawl) Maul	موگرا/ لکڑی کی میخ	مالتروڑ
(ootra) Outra	انوکھا/ نرالہ / آگے نکل جانے والا	اوترا۔(بے اولاد)
ack (اک)	درد' دکھ' تکلیف	اک ۔ اک آنا (معاورہ) تنگ آنا / تکلف پہنچنا
Ador	تعظیم / دُعا	آدر۔آدر کرنا۔
Anger	غصہ /طیش / خفگی	اینگرنا۔طیش میں آنا / عموی طور پہ جانور کے غصے کو کہا جاتا ہے۔
Beam	شہتیر	بیم ۔شہتیر
Boot	بُوٹ	بُوٹ
Banglow	بنگلہ	بنگلہ۔
Curdle	دودھ کا پھٹنا	گُرول (چھوٹے چھوٹے ٹکڑے)۔دودھ پھٹنے کے بعد ذرات میں تبدیل ہونے کی صورت۔
Dab	چھینٹا مارنا / تھوپنا	ڈب ۔کسی چیز میں مختلف دھبوں کا ہونا
Darib	قطرہ قطرہ ٹپکنا	ڈرب ۔پانی ملی برف کا گرنا

Drub	پیٹنا / کوٹنا / ٹھوکنا	پہاڑی میں ہاتھوں سے انسانی جسم کی مالش (مکیاں) کے ایک مرحلہ کو ڈُربڑ (Drubrh) کہاجاتا ہے۔علاوہ ازیں بارش ملی بھاری برف کودرب کہتے ہیں۔
Debar	روکنا' ممنوع' باز رکھنا	ڈبر ۔ پردہ' رکاوٹ
Fit	موافق' موزوں	فِٹ
Frock	چغہ'فراک'عورتوں کا لباس	فراک(پہاڑی میں فراق ، پاد کوبھی کہتے ہیں)
Gaga	سادہ ' احمق	Kahga (جو صحیح نہ بول سکے)
Grual	پتلا دلیا	گُرلا ۔دودھ یا لسی میں آٹا (دلیا) پکایا ہوا۔
Hitch	اٹک اٹک چلنا / پھنس جانا ، اٹکاؤ / روک	ہچ Hitch۔ رکاوٹ / اٹکاؤ۔
Lace	لیس(جھالر / لیس)	لیس۔
La	گانے کا سُر	لے ۔ گانے کا سُر۔
Leak	سوراخ /رسنا / بہنا	لیک ہونا ۔ بہنا / رسنا
Lechar	عیاش / نمائش بین	لچر ۔ عیاش ، لُچا۔
Leech	جونک	پہاڑی میں لفظ لیچڑ ہے ۔مراد چمٹ جانے والا۔ امکان یہی ہے کہ Leech سے لیچڑ ہے۔
Lick	چاٹنا	لِک (درندے خاص کر شیر، بلی اور کتے بلکہ کسی بھی درندے کا کوئی بھی مائع خاص کر پانی / خون کو چاٹنا۔پہاڑی میں لکڑ کے بنے ایک مخصوص پیالہ کو لکی کہتے ہیں۔جو کھنے کے لیے بنایا جاتا ہے۔

English	معنی
Loafer	آوارہ' نکھٹو۔ (لوفر)
Larry	کار،ٹرک،گاڑی۔لاری(قدیم)
Loot	لوٹنا۔لُوٹ
Loop	جُدا کرنا کاٹ ڈالنا۔(لوپ ہونا یا لوپ کرنا (اوجھل ہونا) گویا جُدا ہوئے)
Lot	حصہ،قسمت ۔ (لاٹ' (حصہ) انبار)۔
Lurch(لرک)	جہاز کا ایک طرف ہو جانا۔ لُوھک جانا (لٹک جانا۔کوئی چیز)
Ma	ماں۔ ما (Ma) ماں۔
Mallet(مالٹ)	موگرا۔ مالتروڑ(موگرا)
Meek	مسکین / نرم مزاج ۔میکا (نرم اور پتلی آواز والا)
Mar	ضرب پہنچانا ۔ مار
Mow	کاٹ ڈالنا۔گھاس کا ٹنا۔مولنا ۔
Mood	طبیعت ۔ مُوڈ
Moody	تنک مزاج۔موڈی۔
Mola	پیسے والا / رگڑنے والا۔ مُولا(کوٹنے والا / رگڑنے والا)
Mug	مگ' پیالہ ۔ (مگا)
Pauper	مفلس' کنگال ۔ پاپڑ /پھڑ (کسی چیز کا کھوکھلا ہونا۔ مفہوم کے اعتبار سے کنگال آدمی اور پھڑ چیز خالی ہوتے ہیں۔
Pock	آبلہ' چھالا' پھنسی دانہ ۔(زخم یا پھنسی / دانے میں پیپ پڑنے کو پہاڑی میں"پاک پیتھا" (پیپ پڑنا) کہلاتا ہے)۔

Shamble	لڑکھڑاتے ہوئے چلنا ۔ شُملا (لڑکھڑا کر چلنے والا)
Shingle	تختی / لکڑی / پتلے تختے۔ (لکڑ کے مکانوں کی چھت پر چھوٹی چھوٹی تختیوں سے چھت کو ٹپکنے سے محفوظ بنانے کو شِنگلی کہاجاتا ہے)
Shrike	ایک پرندہ / خونخوار پرندہ۔(شارک (پرندہ) اکثر جانور کے جسم پر بیٹھ کرٹھونگیں مارتا رہتاہے)
Sigh	تلفظ ، ا ی / کا ہوگا ،معنی ، آہ بھرنا' افسوس کرنا ہے۔ساس دینا (آہ بھرنا)
(Sken) Skean	چھوٹی تلوار یا چاقو۔سنگین (عام طور پر بندوق کے آگے جڑی ہوتی ہے)
Slit	جُھری' درز' شگاف ۔سُلٹ (کسی کھمبے یا ڈنڈے کی ضرب سے ، یا حشرات الا رض میں سے کسی کے کاٹنے سے جھری یا جُھریوں' یا درز نما نشانات)
Straw	تنکا' بھوسہ' پرال' گھاس' پات۔ستھرہ (بھکوں میں بلکہ گاؤں میں بھی پرال اورایک خاص قسم کی گھاس (سکوٹوں) یا پات' بدلو(تنگ) کوفرش پر بچھا کر چٹائی کا کام لیاجاتا ہے۔
Surge	لہر' موج۔سُرج جانا(پھٹوں کا / سُوجنا اور معاملہ ہے لیکن پھرے ہوئے کان یا ناک کے سوراخ (زخم) کنارے سُوج جائیں انھیں سُرج کہاجاتا ہے۔میری رائے میں مشابہ لہر / موج کی شکل میں نظر آتے ہیں۔
Thou	تُو / تُونے /۔ تو / تُد (تُونے)

Traitor	باغی / غدار ۔ تریٹی (تامن) ضدی
Urchin	شوخ چنچل، شرارتی لڑکا۔ پہاڑی میں urchil (شرارت، شوخی) کے معنی میں ہے۔
Us	ہم، ہم کو۔ (اُس (ہم / ہمیں)
Varus	پیر اندر کی طرف مڑنے کی بیماری ۔ اُڑُس (ہاتھ یا پاؤں کا یا بدن کا ٹیڑھا میڑھا ہوا)
Waddle	مٹکنا، ڈگمگاتے ہوئے چلنا۔ وَڈل (چلنا مراد ہے لیکن جو مجبوراً ہو)
Weter	گیلا، نم، نمناک، مرطوب۔ وَتر (کھیت یا بیج کو پانی سے گیلا / تر کرنا)
(hauk) Whack	ضرب لگانا۔ مار پیٹ ۔ (ہک / ہکنا (مویشیوں کو چھڑی کے ذریعہ چلانا)
yell	غصہ سے چیخنا (ییل / یل سٹنا (چیخنا)
Zip	زپ۔ (زِپ)

جرمن زبان میں (N) کی آواز مصدر کی علامت اور کی علامت ہے جیسے Noten bank جرمن زبان میں بیشتر الفاظ مرکب ہوتے ہیں، انہیں سمجھنے کے لئے لفظ کے اجزاء کو الگ الگ سمجھنا ہوتا ہے۔

جرمن لفظ	تلفظ IPL	معنی	پہاڑی لفظ
Bannen	banen بنّن	باندھنا / جادو کرنا	بنّن ط
Beere	bere بیر	بیر	بیر
Bereit	berait بِرائت	تیار	برت

Beton	bet	کنکریٹ	بجے / کپھے
Beutel	Beytel بوٹل	تھیلی	بٹواء
Ehern	Eern ایرن	آہنی	ایرن (لوہاکوٹنے کے لیے)
Gehen	Gern	جانا ۔ چلنا	گیٹھا / ٹھلنا
Gabun	gabun گابھن	گھبن	گھبن ط
Gau	gau گاؤ	ضلع / خطہ	گاؤں (village)
Gros	Grus گُرس	بارہ درجن	گُرس (قدیم شماریات 12 درجن
ist	ist	ہے (واحد)	است (فارسی)
Ja	Ja	جی / ہاں	جی
Kakao	Kakaol کوکا	کوکا	کوکا
Kastrat	Kaslrat	کھسرا	کھسرا
Kind	Klnt کنت	بچہ	ہندی میں کنت خاوند پیارا کے معنی میں ہے
Kalau	Klaul کلاؤای	پنجہ، ہاتھ، چنگل	کلائی، گلفا
Krakeelen	Kar : Kau	چیخ و پکار، شور	کرانگنا
Kaleeks	Kaleks کلیکس	دھبہ، داغ، سیاہی کا دھبہ	کلیکھ / کالک
Kommers	Kmers کُمرس	طلبا کا جشن / ناچ	کُمرس ۔ ناچ (خاص پہاڑی ناچ)

کُرمنا	چُورا کرنا ۔مسلنا	کرملن Kry,meln	Krumlen
کوپا (چوٹی) کوپر (سر)	پہاڑ کی چوٹی ، کِیل کا سر	Kupe	Kuppe
گُپر (سر)	گُنبد (L/R کا باہم تبادلہ ہوتے ہیں	Kupel	Kuppel
گُھر پل	چکر	KurbeL	Kurbel
لدنا	لادنا	Laden	Laden
لپاڑا۔	فضول باتیں کرنے والا	Lapalie	Lappalie
لیک ہونا (رِسنا)	سوراخ ' دراڑ	Lek	Leek
لیرنا (ڈالی پر سے میوہ چن لینا۔ ڈالی کو خالی کرنا ہی ہوتا ہے	خالی کرنا	Leren	Leerren
لہین (لہین دہین	پُرانا قرض	Lern	Lehn
لہین ۔(جھدر)	عداوت ۔	Lern	Lehn
لِم (زکام میں ناک کی رطوبت)۔ کیچڑ	کیچڑ ' چکنی مٹی	Lem	Lehm
لُنج (لُنج ' لنجیاں چٹا) معاورہ	کولا' پٹھا	Lene	Leude
لُب	پیار' چاہت' اُلفت	Liba	Liebe
لیبل (کسی بھی چاہت میں جلد باز)	دکھاوے کی محبت / پیار/ بوس وکنار	Li:baLal	Liebelei

لِشک	روشن / چمکیلا	Lict	Licht
	ترموز' زرمش	Lupino	Lupine
اماں	اماں ' امی	ma'ma	Mama
ماڑا / میں(میوں (کشمیری)	میرا / میری	Maln	Mein
مانس (بھلے مانس)	انسان	Mens	Menceh
ماڑا	مجھے' مجھ سے' میرا	Mi:r	Mir
مون سون	مون سون	menzu:n	Munsun
مُک (خوشبو سے رنگ میں آنا)	ترنگ' موج' لہر	Muk	Mucke
نیڑے	قریب ' پاس		Nahe
نہیہ (نہیں)	نہیں	Na:n	Nein
نِچھنا	چھینک مارنا	Ni:zen	Neessen
پوڑنا / پکڑنا	پکڑ لینا	Paken	Paeken
پیر (معرفت والا)	معرفت	Per	Per
پیکھے (پیکھیا دا (معاورہ)	ناراضی' رنجش' برافروختگی	Pike	Pikee
پوتا/ پوتی/ پوتا (مرغ بچہ)	ٹرکی مرغ	Pulr	Pute
رگڑنا	ملنا / رگڑنا / پیا	ralben	Reiben
روہڑ (سلائیڈ ۔ جو نلی یا پائپ کی طرح ہو)	نلی ، پائپ	ro:r	Rohr

Rollen	rlrn	لڑھکنا / پھسلنا	رُڑنا ۔
Rot	ro:t	سُرخ، لال	رَتا
Tal	ta:L	نشیبی / نچلے	تلاں (نیچے / نشیبی)
Terten	Terlen ٹرلن	چلنا	ٹُرنا
Waffel	Vaf:ol (وافل)	وافر	وافر
Wahl	Va:L (وال)	انتخاب، چھانٹ	وال چانٹا
Weile	ValLr (وائیلا)	وقت/مدت / عرصہ / لمحہ / فرصت	ویلا / ڈھیل
Wut	Wu:t (وٹ)	غصہ، تاؤ، طیش	وٹ (وٹ پیٹھا)
Schlagen	S l a n g o n (شلاگن)	مارنا، پیٹنا	شلک دینا(مارنا)

پھاڑی اور بلتی الفاظ

بلتی زبان میں قریباً انگریزی، ترکی، لداخی، عربی، فارسی، اُردو، ہندی، کشمیری زبان کے الفاظ بھی ملتے ہیں۔ پہاڑی زبان اور بلتی زبان کے سینکڑوں الفاظ مشترک ہیں لیکن ایسے مشترک الفاظ جو شمال مغربی حلقہ میں بالخصوص اور برصغیر میں بالعموم ہندی، اُردو میں بھی موجود ہیں ایسے متعدد الفاظ چھوڑ دیئے گئے ہیں البتہ ایسے الفاظ جو میری رائے میں خصوصیت رکھتے ہیں اور اُن کا پہاڑی زبان سے تعلق واضح ہوتا ہے انھیں شامل کیا گیا ہے۔

بلتی	پہاڑی	معنی	کیفیت
ابلق (ع)	ابلق	وہ گھوڑا جو رنگا ہو	پہاڑی میں نو عمر گھوڑے کو کہا جاتا ہے

اچِھ(ب)	چِھچا	گوشت	
اکو	کُکا	چاچا	
اِش	اِش	اظہارِ نفرت، بے زاری	پہاڑی میں اسی مفہوم میں مرغوں کو بھگایا جاتا ہے
انچار	انچار	اچار	
اوڑو	اُوزو	وضو	
بُبا	بُبا	بزرگ، بڑا	پہاڑی زبان میں 'بُبا' بھائی کے لیے استعمال ہوتا ہے
بجل	بچل	بکرے / بکری کی لمبے کان والی نسل	
بِش	پھش / بش	بلی کو بلانے کی آواز	
بھبا (ب)	چراغ، نہر، چشمہ، دیا	بھبا	(مظفر آباد آزاد کشمیر میں کا حکمران قبیلہ جو دریائے جہلم کے کنارے آباد ہے)
بھڑووا (ب)	پھڑوا / بھڑوا	بلتی میں دلال کو، پہاڑی میں بکواس کو کہتے ہیں	
بونگیو (ب)	بونگا	گدھا۔ بے وقوف	پہاڑی میں بے وقوف کو کہا جاتا ہے

پت (پ)	پت	جوانی کے دانے جو چہرے پر نمودار ہوں (بلتی) گرمی دانے (پہاڑی)	
پشیں (پ)	پیشیں	ظہر کا وقت	
پن پا (پ)	بوٹی	پنڈلی	
پوٹ (پ)	پوٹ	بھار / گٹھڑیوی	
پُولا (پ)	پُول	گھاس / پرال کی جوتی	
پُھوتو	پُھوتو (تیلیوں سے بنا ٹوکرا)	لکڑ کا کٹورا	
تروبا (بینا)	تروبا (بینے کا عمل)	تروپا (Tropa)	
تَل (پ)	تلا	میدان / گھاس والی ہموار سطح	
تُم چک	تما چک	تنفق (بلتی) ۔	جھنگھا اور ہڑبونگ (پہاڑی)
توبرا (ف)	توبرا	گھوڑے کو دانے کھلانے کا تھیلا	
تو رم (پ)	تُرم	بگل کی آواز	
تھاکھو (پ)	تھک / تھکنا	اندازہ استطاعت	پہاڑی میں غرور کے معنی میں بھی ہے
ٹھو ٹھو (پ)	ٹھہ ٹھہ / ٹھٹھا	(تمسخر ہنسی (بلتی)	قہقہہ/تمسخر (پہاڑی)
چُوی (پ)	چُورو	سکھایا ہوا۔ شلغم پتے	
چنگ (پ)	چنگ	موسیقی کا ایک آلہ	

چُھوچُھو (پ)	چو چی (گوجری)	تھن' پستان	
پُھوتا (پ)	پُھوتا	پُھوتا	
چھ چھ (پ)	چھچھ	گوشت	
چُھرہ (پ)	چُھرہ	کارتوس میں بھرے سیسے کے دانے	پہاڑی میں ایک چھرہ چھوٹے گلیشیر کو بھی کہتے ہیں
چُھو (پ)	چُھو	گائے بیل ہانکتے وقت کا لفظ	
خان (پ)	خان	سردار' رئیس	
دروگ سا (پ)	دروگسا (کشمیر میں ایک جگہ کا نام ہے)	بلتی میں معنی ابھی بھی اور اب بھی ہے	
ڈوم (پ)	ڈوم	ڈوم ۔ (بلتی میں گانے بجانے والا)	
رخ Rakh	رَخ	بند	
زُل	زُل	باسی ہوگیا' خراب' (بے قدر)	
ژق (پ)	ژق (میل ژق ہو جانا)	زنگ' میل	
سُبُونگ (پ)	سُبون	صابن	
ٹُپ (پ)	ٹُپ (بلتی میں چھلکا / چھلدا غلاف / پردہ معانی ہیں۔ پہاڑی میں جسم خاص کر سر پر ضرب لگنے کے بعد چلد یا چمڑے کا اوپر ابھر آنا بھی اسی مفہوم میں "ٹُپ" کہلاتا ہے		

ٹوزونگ (ب)	گزنگ	کھڈ گہری جگہ	
کٹل (ب)	کٹل	پتھر اینٹ کا چھوٹا بے ڈھبا ٹکڑا	
کرٹم (ب)	کرٹم	پتوں والی سبزی	
ککا	ککا	بلتی میں بزرگ/ بڑا بھائی (پہاڑی میں چچا)	
کوآ	پہاڑی میں معاورہ ہے "کوئی کہڑنا" ـ جس سے مراد تباہ کرنا ہے۔ غالباً بلتی کے کوآ یعنی جانور کی کھال سے ہی کوئی کہڑنا یعنی کھال نکالنا کا مفہوم لیا گیا ہے		
کیتی	کچی ـ بلتی میں بچوں کی زبان میں بکری کے لیے کیتی لفظ ہے۔ لیکن معنی بکری کو بلانے کی آواز درج ہے ـ پہاڑی میں بکری کو بلانے کے لئے "کچی کچی" کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں ـ		
کچھ	کچے کچے	بکرے کو بلانے کی آواز	

کھچر	کچر	کچر	
کھریا	کھریا (کوئی چیز کسی چیز میں پھنس جانا۔ پہاڑی میں ٹوکری کے ذریعہ پرندوں، چڑیوں کو پکڑنے کے لئے پھندے کو "کھریا" کہتے ہیں۔		
گھش	گھش	سرگوشی کا پھوس (گھش گھش)	
لوت	لنگ (بلتی میں اختیار، فرصت کے معانی کے علاوہ فضلات بھی لونگ کا معنی ہے ـپہاڑی میں دھان کی فصل (پودوں) کو متبادل جگہ لگانے کے عمل کو "تروپنا" اور پودے کو لنگ کہاجاتا ہے		
مُرک مُرک	مُرکن	نرم مثلاً ناک کی ہڈی۔ پہاڑی میں، بے شرم فرد کے لئے کہاجاتا ہے کہ نک کپے گیا مُرکن تازہ۔ ناک کٹ گئی، نرم ہڈی پھر آ گئی	
مُوٹھو	موٹھ (پہاڑی میں موٹھ کی دال کو "باگلے" بھی کہا جاتا ہے جو دراصل عربی لفظ باقلہ ہے		

بیہہ دول	ندول (مظفرآباد ۔جہلم دریا کے کنارے ایک جگہ جو مچھلیاں پکڑنے کے لئے موزوں رہی ہے ۔ بلتی میں مچھلیاں پکڑنے کے لئے دریا میں پھینکنے والے جال کو بیہہ دول کہا جاتا ہے		
ھیڑی	ھیڑی (بلتی میں ھیڑی سے مراد لوٹ مار ۔ ڈاکہ ہے ۔ پہاڑی میں ھیڑی بھرنا محاورہ ہے جب کسی کی کوئی چیز یا فصل کسی کے ہاتھوں یا مال مویشیوں کے ذریعہ ضائع ہو جائے تو اُس تاوان کو ھیڑی کہتے ہیں ۔ جو ڈاکہ' لُوٹ مار کے مفہوم میں لوٹ مار کا معاوضہ کہلاتا ہے		

ای ۔سی ۔او ممالک کی زبانیں ۔اور پہاڑی زبان

پاکستان 'ایران 'ترکی 'افغانستان اور سنٹرل ایشیا کی نو آزاد ریاستوں ازبکستان' تاجکستان' ترکمانستان' آذربائیجان 'قازقستان اور قرغیزستان کے نسلی'ثقافتی اور کسی حد تک اقتصادی باہمی تعلقات قدیم زمانے سے رہے ہیں۔

پہلی صدی سے چوتھی صدی عیسوی تک مرکزی ایشیا اور شمال مغربی حلقہ موجودہ پاکستان 'کوہستانی تہذیب کے زیر اثر رہا۔ساتویں صدی اور آٹھویں صدی عیسوی میں ترک قبائل نے کوہ پامیر کے اُس پار بقول ڈاکٹر گوہر نوشاہی گلگت اور ہنزہ وغیرہ کو اپنا مستقل ٹھکانہ بنایا۔ برصغیر میں اسلامی سیاست جنوب کی طرف یہاں پہنچی لیکن اسلامی ثقافت شمال کی جانب سے داخل ہوئی مغلیہ دور برصغیر' ترک ایرانی اور مرکزی ایشیائی تہذیب کا نقش ثانی ہے ۔ پاکستانی' ریاست جموں وکشمیر خاص کر پہاڑی علاقوں میں آج بھی لاکھوں افراد مختلف طبقات کی صورت میں موجود ہیں' جو بخاری' ثمرقندی' ترمذی' مُغل' ترک' ازبک اور چغتائی کہلاتے ہیں۔مرکزی ایشیا سے یادگار نام' دیگ' آفتابہ پیالہ' کاسہ' پلاؤ' زردہ' بریانی' شیرمال' حلوہ' شیرخُرما وغیرہ اُسی تہذیب کی باقیات ہیں۔سنٹرل ایشیا کی زبانوں خاص کر تاجکی' ازبکی' قرغیز' قازق' اور ترکمن میں فارسی کے بعض الفاظ کا تلفظ صرف شمال مغربی زبانوں (پنجابی ہندکو' پوٹھوہاری' سرائیکی) میں ہی نہیں پہاڑی زبان میں موجود تلفظ کے مطابق ہے ۔ یہ مشترک ثقافتی اور لسانی باقیات کی دلیل ہے۔نمونے کے طور پہ اِن الفاظ پہ مدِ نظر رکھئے۔ سیر / سیل (ر۔ل کا تبادلہ)' تنور' وقت' مرہم' سیل' تندور' وَخت' باغوان وغیرہ ۔تاجکی شاعری میں' پودینہ' پیسہ' پالک' چوکی' گولا' نُرمہ دانی' پلنگ جیسے الفاظ موجود ہیں ۔ ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے ان (ای سی او) ممالک کے دس ماہرینِ لسانیات اور محققین کے تعاون اور علمی رہنمائی میں بعنوان "فرہنگ مشترک" ایک تحقیقی علمی ڈکشنری مرتب کی' جو 538 صفحات پر مشتمل' انہوں نے مختلف تقریباً چودہ فرہنگوں سے استفادہ بھی کیا۔ میں نے اپنے تحقیقی (Ph.D) سفر کے دوران معروف سکالر پروفیسر ڈاکٹر احمد حسن دانی سے ملاقاتیں کرکے اپنے موضوع (ریاست جموں وکشمیر کی پہاڑی زبان اور اُردو سے لسانی روابط) پہ رہنمائی حاصل کی ۔ اِس دوران اسلام آباد' لاہور' کراچی اور پشاور میں رشین' اُردو' ازبک' تاجکی'

فارسی ڈکشنریوں کا مطالعہ بھی کیا۔ ڈاکٹر گوہر نوشاہی نے تقریباً 6721 الفاظ پر مشتمل فرہنگ ان متذکرہ مما لک کے مشترکہ الفاظ کی مرتب کی ۔ جو تقریباً پہاڑی زبان کا بھی جدید حصہ ہیں ۔یہ وہ الفاظ ہیں جو شمال مغربی حلقہ اور ای سی او مما لک' اُردوؑ کا مشترک سرمایہ بھی ہیں ۔طوالت کے پیش نظر تاریخی ثقافتی پس منظر کے ساتھ چند الفاظ بطور نمونہ منتخب کئے ہیں جو قاری کے لئے دلچسپی کا باعث ہوں گے۔

اب' پہاڑی' اُردوؑ ازبکی' اذبک تاۃ' آذری' آذربائیجان' تاجکی' تاجکستان' ترکمی (ترکمانستان) ' دری (افغانستان) ' فارسی (ایران)' قاذق(قاذقستان) ' قرغیز (قرغیزستان) ' کے ہزاروں مشترک الفاظ سے مثبت نمونہ ازخروارے کے مصداق درج ذیل الفاظ پڑھیئے گا۔

آواز' صرف قاذقستان اورقرغیزستان میں آواز کی جگہ آباد کہا جاتا ہے اجازت' اجل' اشارہؑ افسوس' اول' اولاذ ایلچی' بابا' بابو سوائے ترکمن زبان کے باقی ساری زبانوں میں باجی' لفظ مشترک ہے۔ فارسی میں'' آبجی'' بھی کہا جاتا ہے ۔بارش، باغ ، بیر ، بُت ، بدل ، برابری ، برہ()، بستر، بلا، بُلبل، بلغم (سوائے قاذق + قرغیز) بلور(سوائے ترکمن) ۔بُو، پہاڑی او ر اُردو میں لفظ بُوٹا ، دیگر متذکرہ زبانوں میں بُوتا ہے۔ بہار، بے ادب،بے دین، بے صبر ، بیار ،پتّا(اُردو) پتّا(پہاڑی) ، دیگرمتذکرہ زبانوں میں سوائے ترکمن' قاذق پتہ ہے' پری' ۔پہاڑی میں پلا ء اردو میں پلاؤ لفظ ہے، تاجکی ترکمن' دری اور فارسی میں بھی پلاؤ ہے لیکن فاروق اور قرغیز زبان میں پلاف ہے ۔پلہ' پنجہ' تاج' تاریخ' تتاری' تختہ' تڑ۔آذری اور ترکی کے سوا باقی تمام میں لفظ تسمہ مشترک ہے ۔تعریف' تکیہ' تماشہ'اُردو میں ختبہ تاجکی (ختبہ)' ختبان (دری)' ختبان(فارسی)' ختبہ (قاذق)' ختبہ (قرغیز) ۔لفظ تندور

کی مختلف حالتیں ملاحظہ کیجئے ۔ تنور(اُردو)' تندیر (ازبکی)' تندیر (آذری)' تنور (تاجکی)' تندور(ترکی)' تندر(ترکمن)' تنور(دری)' تنور(فارسی) تندور(قاذق)' تندور(قرغیز)' توکل' تیاز' تیشہ' جادوگر' جان' جانور' جگر' جنجال' جنگل' چادر' چمچہ' چینی' حاضر' حاجی' حالت' حشر' حق' حضرت' حکم' حل' حلال' حلوہ' حیوان' خاص' خاک' خان' خالی' خراب' خبر' خدائی' خرچ' خوش' خوف' خون' خیال' خیر' دالان' دانہ' درد' دشمن' دکان' دنیا' دوست' ذات' ذکر' راضی' رحم' رب' رسم' رندہ' روح' زمین' زیارت' زبان' زیرہ' زنگ' سادہ' سبز' سرمہ' سفر' سمندر' سلام' سودا' سیاست' شاخ' شاعر' شرافت' شربت' شکر' شوربا' شوم' شے' شیطان' صاحب' صاف' صبح' صفت' ضرور' طاقچہ' طوطا' ظالم' عبادت' عام' عدالت' عزت' عمر' علاج' عورت' عید' عینک' غش' غم' غیرت' فائدہ' فتنہ' فرشتہ' فلاں' قاضی' قبر' قسم' قصور' قینچی' کاغذ' کافر' کان' کفن' گپ' گرم' لذت' لچر' لیکن' لکیں (آذری)' مالک' ماتم' محبت' محنت' محلّہ' مدت' مرچ' مزاج' مسافر' مرید' مسکین' مسلمان' مشکل' مضمون' مغز' مقدمہ' مکان' موجود' موم' ناپاک' ناراض' نام' نرخ' نسل' نماز' نیت' وصول' وہم' ہاکی' ہزار' ہوا' یتیم وغیرہ۔ماہرین لسانیات نے پراچین اُردو کا کھوج ساتویں اور آٹھویں صدی کے لگ بھگ تلاش کیا ہے ۔ بودھ گان و دوہا کے سینتالیس پدوں (منظوم کلام) سے مشترکہ عناصر اور تو ضیحات' کو پراچین اُردو کہا گیا ہے ۔ پد' بدھوں کی زبان میں حمد کو کہتے ہیں ۔ اس سارے میں صوفیانہ خیالات کو اولیت حاصل ہے۔ ڈاکٹر شہیداللہ' ڈاکٹر انعام الحق ' اور

ڈاکٹر غلام مقصود کی تشریحات میں فرق ضرور ہے لیکن ڈاکٹر شہیداللہ کی ہفت زبانی ' رہنما معلومات فراہم کرتی ہے ۔ یہ پدٗ 650 عیسوی سے 1000 عیسوی تک تصنیف ہوئے ۔ یہ دراصل پراکرت کا مستند ہیولی ہے جس سے ایک عرصہ بعد مختلف زبانیں ترقی کر کے جلوہ گر ہوئیں ۔ بدھ شدہ سارے شمالی پاک وہند ریاست جموں وکشمیر میں پھیلے ہوئے تھے ۔لیکن مغربی علاقے موجودہ پاکستان میں صوفیانہ کلام کہتے تھے ۔برصغیر پاک وہند کے شمالی علاقے میں آریوں کی آمد سے قبل مختلف نسلوں کے لوگ آباد تھے دراوڑی زبان کا حلقہ وسیع تھا ۔مقامی بولیاں سنسکرت کی آمیزش سے پراکرتوں میں اُبھرنے لگیں ۔بدھ سدھوں نے مقامی زبانوں کو تبلیغ کے لئے ترجیح دی' اس مرحلہ پر لسانی نکات اورتائید و اختلاف' اورتنقید کی ضرورت نہیں ۔ان تعارفی کلمات کی روشنی میں اب میں اصل موضوع پہاڑی الفاظ کی قدامت اور پراچین زبان سے اشتراک کی طرف بڑھتاہوں ۔

کتاب میں بُدھی پدوں (حمد) کی زبان اورپالی کاذکرہوچکاہے ۔اب ان پدوں (600-1000AD) میں استعمال کیے گئے الفاظ اورپہاڑی زبان کے الفاظ کی مشابہت پڑھیئے ۔دیگرعلاقائی زبانوں کی نسبت پہاڑی زبان کی قدامت واضع ہوجاتی ہے۔

الفاظ(پد) 600-1000 A.D	معنی	پہاڑی الفاظ / توضیح
کا آ	جسم	کایا
کھوئی	کہتاہے	بھاآ (پونچھ کھاوڑہ کی بولی)
آس	آس	آس
دیٹھا	دیکھا	ڈِٹھا
دھمس چون	سانس اندر باہر لینا	اسی مفہوم میں جگہ دھمن / چون

پنڈی	پیڑھی	پھنڈی (گھاس / پرال کی بنی)
بوٗ بیٹھا	بیٹھ کر	بیٹھا (بیٹھ گیا)
دھرن	دھرنا	دھرنا (Tahrna)
روکھ	درخت	رُکھ
چہ با	چہ چا	چہ چا
باندھوی	باندھتی ہے	بنتی ہے
دوارک	دروازہ	دوارہ
گراہک	گاہک	گراہک / گاہک
ناہی	نہیں	ناں ہی
نسارا	نکاس	پودے خاص کر مکئی کا پودا چوٹی سے پھوٹے تو اُسے " نسارٗ" کہتے ہیں۔
چاپی	دبا کر / چاپنا	مٹھی چاپی کرنا
کچھبی	بوسہ	چھبی (بغل گیر) کشتی
چکھل	کیچڑ	چکڑ (ر۔ل کا تبادلہ)
پہاڑی او	چیر کر	پہاڑی
ٹانگی	کدال	ٹنگری (چھوٹی کدال)
انتر	دل کے بھید / اسرار	مشہورضرب المثل ہے' آدمی آدمی بچ انتر کوئی بوجا کوئی بنتر
نیوڑی	قریب	نیڑے
ما	مت	پہاڑی میں ناں / ہے لیکن کشمیری میں ما ہے

" کاہے رے"	کس کو	کاہڑے (کس کے)
ہاک	رونا	ہاکے (دھاڑیں مارکررونا) ارمان
کلا	پڑاو	کلا (عمودی سرسبز پہاڑ)
گھر	پاؤں	گھر (مویشیوں کے لئے)
ترنگ	چھلانگ	ترنگا (چھوٹی چھوٹی چھلانگوں پر مشتمل گھوڑے کی ایک چال)
بمنا Bamna	اُداس	بمنا۔ غم یا بیماری یا چوٹ کی وجہ سے چکرا جانا
ہیری	ارے	ہینلی (ر۔ل) کا تبادلہ (HenLi)
پھال	پھاڑ ڈال	پھاڑ۔ (پھاڑے کے معنی میں۔ ہل کی منڈھی کی نوک پر لوہے کی سلاخ۔ پھال ہوتا ہے
پاٹے	تختے	پھٹے
رویا	چاندی / دنیوی خوبیاں	روپ (خوبصورتی)
چیو ڈش	چاروں طرف	چیچوٹ۔ چڑیوں یا چوزوں کی آوازیں جو بہت زیادہ ہوں۔
شُدھ	اصلُ خالص	شُدھ
کاہیری	بکس کی	کاہڑی
چنگڑا	ٹوکری	چنگیر
ہاڑ	ہڈی	پچھلے دانتوں کو 'ہاڑ' کہاجاتا ہے
کھاٹے	کھاٹ	کھٹ

نیور	ککڑو	نیور۔ پہاڑی علاقہ کناہ میں دھان کی ایک ایسی قسم ہے جس کے پھل کے ساتھ کانٹے (کیہار) نہیں ہوتے اور بالکل ککڑو کی طرح ہوتے ہیں
نند	نند	نند
ما	ماں	ما
نیڑ	نزدیک	نیڑ
گندھ	بُو	گھن
سانگہ	وصل	سانگ (بڑے کھیت سے جُڑا چھوٹا زمین کا ٹکڑا)
ماگ	رستہ	نگری (سرسبز پہاڑی Sky line کا راستہ
بولٹی	بھٹکتا ہے	بُھلدا
چاکا	پہیے	چکا
گیلا	چلا	گیا
بیارتیں	غورُ بچارُ دھیان	بچھارت
لکھن	معلومُ نشان	لکھنا (جان جانا۔ معلوم کرجانا)
تبل	حل	تبل
بھول	خطا	بُھل (Puhl)
انت	انتہا	انت
نابوجھ سی	ناسمجھا	نا (علامت نفی) بوجھ (جاننا) سی (صیغہ مستقبل)
اوہ	ٹھکانا	اڈہ

استھا	یہاں	استھا
پاتھیں	تختے	پُتھے
گاجتی	گرجتی ہے	گجتی / گجی (Gajtia)
بھاجتی	بھاگ جاتے ہیں	بھج (پنجابی) بھجی گیا (بھاگ گیا)
پاپ	گناہ	پاپ
شیکل	زنجیر	سنگل
لاؤ	تونبہ / کدو	اَل (تونبہ کدو)
ڈانڈی	گلا	ڈنڈ (آواز) گلے سے منسوب
موئی	میں	موُ میا (مجھے)
بھابھری	نخرہ / ادا	بھانبری (بھانبریاں بھانبریاں ۔ بھلا شاہ باوے
مَمی	باطن	من
شاد	آواز شور	شاں (شاں شاں)
کھمس	خالی ذہن / بھکشو	کھمو، کھموی (لاغر، خالی) جندر (پن چکی) کے چرخ کے پیالہ نما چھے
بھکتی / بھکنا	کھانا / کھانا	پھکنا
اونا گونا	آنا جانا	اینا گینا (گینا پہاڑی میں مروج ہے) آنا جانا
کھنتی	کھودتا ہے	گھنا / گھندا / گھنا
اُٹھی	اُٹھ کر	اُٹھی (کھاوڑا، پونچھ کوٹلی)
اونچل پانچل	کھیل کود / بیتاب	چنچل ، بے تاب، افراتفری

بھمنتی	گھومتے ہیں	بھمناای (چکراتا ہے)
پسریو	پھیلا کر	پسار (پھیلانے کی جگہ، دالان)
کاسو	کس کی	بکسو (کس کو) کس کو بھی پہاڑی میں استعمال ہوتا ہے
ماگے	راہ	مگری (سرسبز عمودی پہاڑ ۔ جو رستہ کے طور پر بھی استعمال ہو)
پاچھا	پُونچھ	پُوچھڑ
اُن مت	مست	اُن مٹو
گری	پہاڑ	گری لگنا۔ کسی چیز کا اوپر نیچے ڈھیر ۔ جو پہاڑ سے مشابہ ہوتا ہے
کو	کون	کو / کون
بکھانی	بیان ہوسکنا	بکھانا ۔ (بیان کرنا)
بلسی	ظاہر ہوتی ہے	بسی ہونا ۔ ظاہر ہونا، دکھائی دینا، معلوم ہونا
پھریا	پھولتے پھلتے ہیں	پھرنا (پھولنا) پکتے چاولوں کا پھُرنا
دلیا	دبا کر	دلے گیا ۔ مراد یہ ہے کہ کسی وزنی چیز کے نیچے آکر دبائے جانا
سوہی	وہی	اوہی ۔ کشمیری زبان میں 'سُوہی' ہے
سیہے	شیر	سینہہ (Sihn)
لکھ	معلوم	لکھ جُلنا (معلوم کرلینا ۔ تاڑ جانا)
رآ	راجا	راجا

ہُوں	میں	میں ۔ ہوں اب گوجری میں مستعمل ہے
مُکوں	میرے لئے	مُکوں (مجھے) موکو (مجھے)
بھنڈار	ذخیرہ	بھنڈارا ۔ مشترکہ جمع کیا ہوا خوردونوش کے سامان کا لنگر
مو	مجھے	مو / موکو / میا ۔ (مجھے)
تُجی	تُو	تُوں
گلپاس	گلے کا پھندا	گل پھاہ ۔ (س ۔ ہ) کا تبادلہ
توہوریں	تیرا	تُوڑا ' تواڑا
بِس (Bis)	زہر	وِس (زہر) بِس چڑھنا (زہر پھیلنا)
کی	کیا	کہ (کیا)
مالا	تسبیح / مالا	مالا
باک	واک ۔ الفاظ	واک ' واک دینا ' اپنا لفظ (اختیار) دینا
بوپ ' بوبا	گُنگا / شریف	بوبا (بھائی)
پاتھر	اولے	پاتھر (جندر) (پن چکی) میں سے آٹا پیتے ' آٹے کے سفید ڈھیر کو پاتھر کہتے ہیں ۔ جو اولوں کے مشابہ ہوتا ہے ۔
وِسٹھو	نظر ' مشہور	دیٹھا / ڈیٹھا (دیکھا)
شو	وہ	او ۔ شو کشمیری میں سُو (وہ) ہے
چھپیا	کانٹا	چھپکا
مول	جڑ	مول کرنا ۔ نئی اُگتی گھاس کو کاٹنا یا چھانٹیوں کا صفایا ۔ مول کہلاتا ہے
سادھ	پاک	شادھ (پاک) چور کی ضد

پیکھو	دیکھو	پیکھا (دیکھا ۔ واقف)
کھڑ	سوکھی گھاس	کڑب (سوکھی گھاس ۔ مکئی کے پودوں کی)
ماریا	مارڈالا	ماریا
ہیر (her)	دیکھ	ہیر
کن ہار	پتوار مارنے والا	کھنڈہار (ایک جگہ) پراکرتی صورت میں کا نڈھار ہے
نگوا	فرحت (روحانی نسبت کی خوشی)	نگو ۔ ایک علامت ' نگو ایک گیت ہے ۔ نگوا نمانیا بول ۔ نگو (بوٹی) ۔ نگو بُدھی چیلے کو کہا جاتا ہے
ہیروا	مہایانا بُدھ فرقے میں دیوتا	ہیربا ۔ محبت ' کشش ۔
گھنڈا	غنڈہ	گھنڈا ۔ گھنڈو گجراتی ہے ' گجراتی میں پراکرت گھنڈا سے آیا ہے

تنبول (بدھوں کے صوفیانہ کلام میں ایک بند (شعر) پڑھیئے :۔

ڈلی دوہی پیڑہا دھرن نا جائی
روکھیر تنبولی کھمبیرے کھائی

ترجمہ:۔

مادہ کچھوے کے دودھ سے برتن نہیں بھرتا
پیڑ کی اِملی مگرمچھ کھا لیتا ہے

تنبول آڑو کے پیڑ سے اِملی نما رس (جمی ہوئی) کو پہاڑی میں تنبول کہتے ہیں ۔ایک اہم قواعدی صورت سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ مشترک مصادر اوران پدوں کے

الفاظ میں جہاں یائے مجہول ' کا لاحقہ مصدری علامت ہے وہیں اس قدیم صورت میں یہ ماضی مطلق بھی ہے اور ی ا (یا) ماضی بھی ہے۔ مثلاً بھنوئی (کہتا ہے) پُھلیا / پھول لیلا (پھول کھل گیا) ڈھا لیا (ڈھال کر)' ____________

دکنی (اُردو) سے آٹھ سو سال پرانی یہ زبان (پد) کے چند فقرات ملاحظہ ہوں :۔

(i) جے جے آئیلا تے تے گیلا ۔ (جو جو آیا وہ چلا گیا) (ii) دُھمن چون بیٹی پنڈ ی بوئیٹھا (دُھمن اور چون کی دو پیڑھیوں پہ بیٹھ کر)

(iii) جو بھوجئی تا گلیں گلپاس (جو سمجھ لیتا ہے اُس کے گلے میں پھندا ہوتا ہے)

ان پدوں کی زبان ' کی متذکرہ علامات اور موجود ریاستی پہاڑی ' خاص کر کھاوڑی ' پونچھی ' کوٹلوی ' اور میرپوری پہاڑی کے تقابلی جائزہ سے اخذ ہوتا ہے کہ پہاڑی قدیم زبان کی باقیات میں سے اولیت کے درجہ پہ ہے۔

پہاڑی ہندی مشترک الفاظ

رُت (رُت)، سولو (آسان) سولھ (پہاڑی)، آلھڑاں (آشیانہ)، آدھر (عزت)، ہاڑیں (اب)، انٹھونجا (58)، پا کی (استرہ)، کُوڑ (جھوٹ)، اکھاڑو (ننگا)، بُکل (بُکل)، بُھس (بہو) بیٹو (مانگا) پنیا (پہاڑی) سنجھ (پیٹھ)، پڑو (پوپلا)، گرڑ (پھوڑا)، پُھوک (پھونک)، پیڑھی (پیڑھی / نسل)، تاڑی (تالی)، کُہاڑی (کلہاڑی)، توکھے (تجھے)، ٹکی (ٹکی)، کھاڈی (ٹھڈی)، ٹھکر (ٹھیکرا)، جامع (جانچ) چڑھو (چڑھنا)، پچھو (پنکھا)، چیچڑ (چیچڑ)، چوسڑی (چوسنی)، لٹھ (ڈنڈا)، چُمو (چومنا)، نچھو (چھینک)، لیر (چیتھڑہ)، ساڑ / ریس (جلن)، پلیتی (خباثت)، کاوڑ (غصہ)، گالھ (خطاء تقریر)، ڈنگ (ٹیڑھ)، رت (خون)، ڈند (دانت)، ڈیہاڑی (دن کی مزدوری

اون)، کپہہ (رُوئی)، اُنبور (زیور)، شُہیں (شیر)، دُھوڑ (غبار)، پُھوکڑوں (غبارہ)، گھوگھو (غٹرغوں)، گہگی (فاختہ)، ہنجھ (ہنس)، ڈھیری (ڈھیری)، چنگھ (آہ، ایک ساز) گجھ / گرج (کرگس۔ گِدھ)، گجر (گجا)، گرڑو / اُبھرو (گھٹیا)، گوہ (کوس)، گوک (آواز۔ چلانا)، کھنگھ (کھانسی)، گھبن ط (گابھن)، گنڈھ (گانٹھ)، گلٹ (gilt) ڈھل (ڈھل بانجھ)، نمانس (ماش)، ٹھُلا (موٹا)، مٹ (مٹکا)، مروس (مرد، شوہر)، مُرلی (بانسری)، مسیت (مسجد)، منڈھڑو (منا) چھوٹا، منڑکو (منکا)، مینڈھی (زلف / گندھی ہوئی)، مانی (نان)، لسا (ناتواں)، ڈنگ (ٹیش)۔

پہاڑی ۔ هندی الفاظ

ماہرین لسانیات نے اُردو اور ہندی کو اساسی طور پہ ایک ہی زبان کے دو فریق مانا ہے۔ ہندی میں ارادی طور پہ سنسکرت الفاظ کو زیادہ سمونے کی کوشش کی اُردو زبان عربی فارسی الفاظ سے مزیّن ہوئی۔

ہندی الفاظ	معنی	پہاڑی الفاظ / توضیحات
آنڈ	خصیہ ' بیضہ	آنڈ سے ہی بیل کے لئے آنڈر لفظ ہے
ابدھ	بے وقوف ' نا سمجھ	ابدھوت
اَبل	اَ (نفی) بے طاقت	اَبل (ابل گدرا ۔ ابل گدری)
اَپھل	اَ (نفی) بے ثمر	اَپھل
اٹل	اَ (نفی) ناہانہ ٹلے	اَٹل
اُڈین	پرندوں کا پرواز کرنا	اُڈن
اَرنا	جنگلی بھینسا	ارنا ' برنا (نام رکھا جاتا ہے۔ بیل / بھینسا

اُڑو	آنسو	اُتھرو
اُنگا	قبا' انگرکھا	اُنگا
باجی	بڑی بہن	باجی
باچھا	بچھڑا	بچھا
بار	دروازہ	باری (کھڑکی)
باڑی	احاطہ	
بج	بجلی / برق	بج
بر	دولھا' شوہر' نیکی	بر
بس	زہر	بس چڑھنا۔ (زہر پھیلنا)
بسارنا	بُھلا دینا	بسارنا
بکھان	بیان۔ ظاہر	بکھان
بمبا BAMBA	بمبا(مظفرآباد سلطان مظفرخانؒ کی اولاد)	مظفرآباد کا قدیم آبادکار خانوادہ / بمبا کا معنی۔پانی کے کنارے رہنے والا
بمباBiMBA	سُرخ قسم کا پھل	بمبا(مظفرآباد سلطان مظفر خانؒ کی اولاد)
بنی	جنگل	بنی (پہاڑی میں (arh) کی آواز کے ساتھ
بھانڈا	مٹی کا برتن	بھانڈا (Pahnda)
بھنڈارا	فقرا اور جوگیوں کی عام ضیافت	بھنڈارا (اجتماعی خیرات)
پیر	بھائی' بہادر	پیر (بھائی)
پالا	سرما' یخ	پالا' سردی' یخ
پرمان	تول' ناپ' مقدار	پرمان' تول' ناپ' باٹ

پکھیرو	پرندے	پکھڑوں
پنجن	ماننا' روئی دھننے کا آلہ	پنجن
پتا	پتے' برگ	پتا پھرنا یا پتا نہ پھرنا (صحت اور بڑھوتری نہ ہونا)
پنڈا	جسم	پنڈا
پوتری	بیٹے کی بیٹی	پوتری
پوٹ	گٹھڑی	پوٹ
پوریا	پاسبان' دربان	پوریا کرنا (پاسبانی میں محنت)
پینڈا	راستہ	پینڈا
تاپ	بخار' سوزش تکلیف	تاپ
تاتا	گرم	تتا
تاڑی	تالی	تاڑی
تاول	جلدی	تاول
تپت	گرمی' حرارت	تپت
تد	تب' اُس وقت	تد
ترت	جھٹ پٹ	ترت
تری	نفیری' شہنائی' کرنائی	تری
ترش	پیاس	تریہہ (ترس' گوجری)
تنگ	اونچا۔ لمبا' ایک درخت کا نام	تنگ (ایک درخت ۔ بدلو)
تھان	جگہ' ٹھکانہ	تھانا۔مویشیوں کے رہنے کی جگہ / کمرہ

تھلی	جگہ ۔ زمین	تھلی ۔ ہموار قدرے اونچی جگہ ۔ زمین
تھم	ستون	تھم
تھمبنا	سنبھالنا، روکنا	تھمنا
تھن	پستان حیوانات	تھن
تھیگلی	جوڑ، پیوند	تھگلی ۔ (کن کپ تھگلی / تھگوی لا)
جاگرتا	جاگا ہوا	جگراتا
جتھا	گروہ، جماعت	جتھا
جھلوزر	وہ زمین جس کے نیچے پانی ہو	جلورر ۔ نم جگہ کا گھاس
جوڑا	بندھے ہوئے بال ۔ چوٹی	جوڑا
جوگا	لائق، قابل (کے لئے)	جوگا
جھک	غصہ، غضب	جھک (جھک مارنا) (Chahk)
جیمنا	کھانا	چھمنا
چاچا	چچا	چاچا
چتر	چالاک ۔ تیز	چتر (یک چولہ ڈوآ چتر)
چٹو	پیٹ، توند، چالاک، دلکش	چٹو ۔ لکڑ کا ٹب جس میں کپڑے دھوئے جائیں یہ توند کے مشابہ اندر سے کھوکھلا ہوتا ہے
چٹرو	کھیر	کھیر: بہار کے آغاز میں مویشیوں کو چراگاہوں میں چرنے کے شروع میں ۔ کھیر کی چراگاہ میں باہم تقسیم
چٹر	دیر	چٹر

چوچھ	چوراہا	چوچھا
چھادمک	مکار، دغاباز	چھدری ۔ چھدم (مکروفریب)
چھل	دھوکہ، فریب	چھل
ڈر	برا، نیچ، کمینہ	ڈر ۔ (ڈر دفع ۔ نفرت اور بھگانے کے لئے)
ڈرگ	مشکل گھاٹی، ناقابل رسائی	ڈرگ ۔ گھاٹی، گہری ناقابل رسائی
دکھس	مشرقی سمت	دکھن (جہاں چڑھتا سورج لگے)
دوہا	ہندی چار چرن کی نظم	دوہا
دولکا	جھولا، گہوارہ	خاص چال (راہوار) گھوڑے کی ۔ دولکی چال
دھارنا	ثابت قدمی، حاصل ہونا ۔ راس آنا	دھارنا (Tahrna)
دھانا	جلدی چلنا، محنت کرنا	دھانا Tahana (چلنا ۔ گھسنا)
ڈھینہ	واہ، واہ، شاباش	ڈھن (واہ ۔ واہ)
ڈھور	دھول، خاک	ڈھوڑ (Tuhrh)
دھیانی	خیال رکھنے، یاد رکھنے والا	دھیانی (Tehani) ڈچی تہانی (بچی)
ڈار	قطار ۔ شاخ	ڈار (قطار) پرندوں کا غول
ڈاگ	لمبے قدم لمبی چال	ڈگ بھرنا (لمبے لمبے قدم سے چلنا)
ڈیٹھ	نظر، نگاہ	ڈیٹھا (دیکھا)
ڈھابہ	مٹی اور کیچڑ ملا پانی ۔ کیچڑ	ڈبر ۔ گوندی مٹی سے مکان کی دیواریں لینا
راجا	سردار، حاکم، بادشاہ	راجا
راچھ	روئی دھنکنے کے اوزار	رچھ
راجواڑہ	راجگان کا حلقہ	راجواڑہ

رَچنا	ترتیب دینا۔ ایجاد	رچنا (گھاس رچنا)
رُود	غُصہ والا	رُوپُوھنا (غصہ آنا)
رُدھ	گھیرا ہوا	رُدھ
رسوئی	رسوئی	رسوئی
رُک	بیماری، روگ	رُک ہونا (خراب ہونا)
رَوَر (Ravor)	شور، رولا	رَوڑنا (چلانا) گُتے کے لئے مخصوص لفظ
ساتھری	پتوں کی سیج ۔ چٹائی	سَتھرہ
سار	رَس، طاقت، پانی، کھاد	سار(مویشیوں مادہ کا سار سُٹنا)
سَالنا	سوراخ کرنا	سَلنا
ساگ	سبزی	ساگ
سانگل	زنجیر	سَنگل
سُپت	سویا ہوا	سُپ
ست	طاقت، روح	سَت (ساہ ست نہ رہنا)
سَتھل	بے حِس، سُن، غیر متحرک	سَتھو (سَتھر پیادا)
سُر	بڑا تالاب	سُر ۔ تالاب ۔ منبع
سُرت	عقل، خیال	سُرت ۔ (سُرت نہ رہنا)
سُرَل	سیدھا، آسان، سچا	سرلا، سرلی (پتلی، سیدھا)
سَسیر	چاند	سُسرن(وادی لیپہ میں جنگل کے بیچ چاند نما جگہ
شگو	صاحب فضیلت، آراستہ	شگو (سلیقہ شعار ۔ سیانی)
سَمُول	جڑ کے ساتھ	سمول، سمولا ۔ (سالم)

سَنجھا	شام	سَنجھ ۔ سَنجھاں (شام کو)
سُول	قولنج، برچھی کی نوک	سُول (درد) مویشیوں کو سُول ہونا
شُنڈ	ہاتھی کی سونڈ	شُنڈ (مُنہ) جانور کا مُنہ
شیلی	چال، طریقہ، روش	شیلی (مکئی کی فصل کے بیچ ہل چلانا)
کاٹھ	لکڑ	کاٹھ، لکڑ سامان برائے مکان
کاکا / کَکا	چچا	کَکا
کاگ	کاگ (کوا)	کاگ
کالک	سیاہی	کالکھ
کالکھ	دھبہ، داغ	کالکھ (دھوئیں کی سیاہی)
کُب	کُبڑا، ٹیڑھا	کُب (کمر کا جھکاؤ)
کُپُتر	نافرمان بیٹا	کُپُتر
کِت	کہاں	کِدھر، کِت گوجری میں ہے ۔
کد / کدا	کب، کس وقت	کدا / کدوں
کُدھر	پہاڑ	وادیٔ لیپہ میں ایک بلند جگہ کُھدری
کُوپتھ	کو (خراب) پتھ (راستہ)	کُوپتا ۔ بُرا، شخص ۔
کُوپر	کٹورا، پیالہ	کوپر (سر) کوپرا (پیالہ نما ٹیلا)
کوٹ	گڑھ، قلعہ، حصار	کوٹ ۔ باندرکوٹ، نوکوٹ، کیسر کوٹ، گھی کوٹ، بالاکوٹ وغیرہ
کُوک	رونا، آواز	کُوک
کوکی / کوکا	دودھ، دودھ پلانے والی اور لڑکے لواحقین	کوکی / کوکا

کوہ	غُصہ	کوہ۔کوہ کہڑنا، غصہ میں بد دُعائیں
کھڑاؤں	نعلین چوبی	کھڑاماں
کھرا	اچھا۔ تیز	کھرا(صاف دل ۔ اچھا) کھرا(عمودی مشکل پہاڑ)
کھنس	دشمنی، عداوت	کھنس
گابھ	پیٹ ، حمل	گبھ (مویشیوں کا حمل)
گاہنا	کُچلنا ۔ ملنا	گاہنا ۔ گہنا (گندم، دھان کی کٹی فصل کو بیلوں کے پاؤں سے گاہنا
گپھا	غار پہاڑوں کے بیچ تنگ جگہ	گُپھ ۔(قیاس ہے کہ گُپ اندھیرا۔ اِسی لفظ سے لیا گیا ہے)
گوڈنا	کُھرچنا ۔کھودنا	گڈنا ۔ کسی فصل خاص کر مکئی کے پودوں کے آس پاس کھود کر فالتو جڑی بوٹی تلف کرنا
گھاگھرا/گھگرا	لہنگا، عورتوں کا تہ بند	گھگھرا
گھُن	چھوٹا کیڑا(عموماً چاولوں میں پایا جاتا ہے)	گھُن (گھن)
لکھنا	پہچاننا ، جاننا، تاکنا	لکھنا (تاڑجانا ۔ جاننا)
لگھوتا	ہلکا پن، چھوٹا پن	لگھوتھ۔ (ہلکا پن ۔ نالائق ۔ نااہل)
لوبھ ۔	لالچ، حرص، ہوس	لوبھ۔ خواہش، لالچ
لُون	کٹا ہوا ۔ کاٹا گیا	کشمیری زبان میں لُون (کاٹنا گھاس کاٹنا وغیرہ)
لپیہ (Lapya)	لگانے کے قابل	لیپہ (مظفرآباد ۔ میں ایک جگہ)

لیر	کپڑے کا ٹکڑا	لیر
لیلا	بھیڑ کا بچہ	لیلا
لیین	مِل جانا، ڈوبا ہوا، مِلا ہوا	لیین ۔جندر، پن چکی جب آٹا پیستے ہوئے کسی وجہ سے آٹا نہ نکالے، تو اس کو لینن کہتے ہیں محاورتاً لیکن ہٹنا۔ ہٹ دھرم ہونے کو کہتے ہیں۔
ماس	گوشت	ماس
مُرلی	بانسری	مُرلی
مگ	راستہ	مگری (عمودی پہاڑ پر راستہ)
مَنڈل	حلقہ، جماعت	منڈل(کڑیاں منڈل، منڈل، گلی منڈل، (جگہ)
مو	مجھکو / مجھے	مو / موکو
مورکھ	بے عقل	مُورکھ
موکھ	کھڑکی، روشندان	موکھ(گابھن جانور کا موکھ گالنا)
میکنا	ملنا ، دو چار ہونا	میہلنا ۔بھینسوں / جانوروں کا تالاب میں لوٹ پوٹ ہونا
ناسا	ناک / نتھنے	ناساں
نتھ	ناک کی بالی	نتھ(نتھ باہنا / بہنا) محاورہ مجبور کرنا
نرا	اکیلا، فقط، خالص	نرا
نرس	پھیکا، بے مزہ	نرس (پھیکا) ۔سرس (مزیدار۔ اعلیٰ) کی ضد نرس۔

بُسرنا	بُکلنا	بُسرنا ۔مکئی کی چوٹی کا پھوٹنا۔محاورہ کے طور پرنسرنا کا معنٰی ۔ اِترانا اور باغی ہونا
تُمانا	سادہ' نادر	تُمانا ۔گُکوا تُمانیا بول
بتدا	بُرائی ' عیب' نقص' تُہمت	بتدنا۔بُرائی ۔عیب
میول	نیولا	نول
واک	کلام' زبان' لفظ	واک۔واک دینا(زبان دینا)
ہیرنا	دیکھنا' ڈھونڈنا	ہیرنا
ہینا	نیچ' کمینہ' محروم	ہیغا

پھاڑی زبان کی وجہ تسمیہ

زیر بحث زبان کو پہاڑی زبان' اس لئے کہہ اور لکھ رہا ہوں کہ اِسے پہاڑی زبان کہا جا رہا ہے ۔لیکن اسکی وجہ تسمیہ کے بارے میں اہل قلم کی رائے سے میں نے مقالہ پی ایچ ۔ ڈی (ریاست جموں وکشمیر کی پہاڑی زباں اور اُردو سے لسانی روابط) میں اختلاف کیا۔

عام فہم لیکن تحقیق طلب یہ رائے کہ''پہاڑوں میں بولی جانے کی وجہ سے ہی پہاڑی کہا جاتا ہے'' خود واحد اسم بہ مُسمہ دعویٰ ہے' آخر کیوں؟ان پہاڑوں میں دوسری زبانوں 'گوجری' کشمیری' بلتی بھیتا' کنڈل شاہی (مخصوص بولی)' پنجابی 'اُردو' فارسی' عربی کو پہاڑی کا نام کیوں نہیں مِلا؟ اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ یہ متذکرہ زبانیں' اپنا نام لے کر یہاں پہنچی ہیں تو پہاڑی بھی کسی نہ کسی نام سے یہاں پہنچی یا معرضِ وجود میں آئی ہوگی۔اگرمعرض وجودمیں آنا ہی وجہ قرار دی جائے تو اُردوکوپہاڑی سے قدیم زبان ماننا پڑے گا' لیکن لسانیاتی سائنس اورعمرانی حقائق کے تناظر میں' اُردو کے علاوہ شمال مغربی

زبانوں سے پہاڑی قدیم زبان ثابت ہوتی ہے سندھی اورپشتو اپنے مخصوص پسِ منظر کے ساتھ خاص قدامت کی حامل زبانیں ہیں۔میں تاریخ اورجغرافیہ کونظرانداز نہیں کیا' تاکہ ہمیں اُن خطوں کا علم ہوسکے جہاں کے باشندے یہاں وارد ہوئے' انہوں نے گروہوں 'نسلوں اورنظریاتی ہالے میں اپنی زبان کی سوغات بھی لائی۔اُردو کی پیدائش کی طرح' پہاڑی زبان کی تشکیل اوراصل نام کا معاملہ ہنوز تحقیق طلب ہے۔پہاڑی کی وجہ تسمیہ کے لیے میرے ڈاکٹریٹ کے مقالہ میں تبصرہ موجود ہے۔اس مرحلہ پر کہ ہم پہاڑی الفاظ کے سفر کا جائزہ لیں' چند سطور کا یہاں اعادہ بہتر معلوم ہوتا ہے۔صوتی اعتبار سے لفظ' پاری' پاڑی' پالی' پاڈی' لپاڑی' پیہالی' پارلی' پہاڑی' پارمی کے معمولی صوتی تغیر پر غور کریں تو اِن الفاظ میں بہت کم فرق رہ جاتا ہے اورمعانی قریب تر معلوم ہوتے ہیں۔پروفیسر آنتولے میلے کے حوالے سے ڈاکٹر سینتی کمار چیٹر جی کی صوتی تغیر Phonetic Changes پر واضح رائے ہے۔

'' ویدی زبان کی بنیادی بولی میں صرف / ر/ کی آواز تھی۔ہندیوروپی / ر/ اور/ل/ دونوں ہی اس میں / ر/ ہوجاتے تھے۔اشوک کے عہد اوربعد کی پراکرت دونوں میں /ل/ تھا۔/ ر/ نہ تھی۔اِس میں اکثر بین مصوتی یا درمیانی /بھ/دھ/ گھ/ ملائم ہوکر/ھ/ رہ جاتے ہیں۔''

قارئین کی دلچسپی کے لیے ایک اوراہم نکتہ قابلِ غور ہے کہ /ڈ/ڑ/ اور /ر/ کی آواز کے ظہور میں ترتیب کیا ہے؟ ڈاکٹر سہیل بخاری اس امر سے متفق ہیں۔کہ پراکرت میں ۔/ٹ/ /ڈ/ر/ڑ/ل/ اور /ن/ باہم تبدیل ہوتے ہیں۔اُردو اوراُردو کے علاوہ تمام موجود زبانوں میں /ر/ /ل/ اور /ن/ کا تبادلہ عام ہے۔

صوتی اورصرفی تغیرات سے پہلی پراکرت وجود میں آئی۔اس سے ترقی کرکے

چارپراکرتیں شورسینی' ماگدھی' مہاراشٹری اور اردھ ماگدھی وجود میں آئیں۔صوتیاتی خصوصیات کے ضمن میں ڈاکٹر مسعود حسن خان (وائس چانسلر دہلی یونیورسٹی) کی رائے اہم ہے۔وہ لکھتے ہیں:۔

برج بھاشا کے زیرِ اثر اُردو کا صوتی سفر اڈا سے اڑا اور ارا کی جانب ہوا جیسے ٹھڈی سے ٹھوڑی' گڈی سے گاڑی' گڈھا سے گڑھا' پھلواڑی سے پھلواری' کروڑ سے کروڑ"۔لیکن قدیم اُردو میں اڈ ا کی نمایاں حیثیت قائم تھی۔اب' پہاڑی یاپاڈی' باڈی' پہاڑی' یاپاڑی' پہاری یاپاری کے تغیرات سے صرف نظر درست نہیں۔پہاڑی زبان میں اڈا ڑا کا استعمال زیادہ اورقدیم ہے۔روسی ماہرین لسانیات کی ایک جماعت نے 1962 ء میں چینی ترکستان میں بعض ایسے قبائل کی آبادی اوراُن کی زبان کی نشاندہی کی ہے جووادی سندھ کی موجودہ زبانو ں سے ملتی جلتی زبان استعمال کرتے ہیں۔عین الحق فریدکوٹی کا انکشاف خاصا اہم ہے' وہ لکھتے ہیں:۔" روس کے ایک مشہور ماہر شرقیات مسٹر جوزف اورانسکی (Josif Orauski) نے وسط ایشیا میں آباد چندایسے قبائل کاسراغ لگایا ہے جوآج بھی ایسی زبان بولتے ہیں جن کا پنجاب کی مختلف بولیوں سے گہرا رشتہ موجود ہے۔مذکور محقق جوزف اورانسکی نے وسیع ریسرچ کے بعد دعویٰ کیا ہے کہ تاجکستان کی وادی گسار Gissar میں قریباً ایک ہزار افراد پر مشتمل ایک ایسا قبیلہ آباد ہے جس کے افراد آپس میں بات چیت کے دوران' مغربی پاکستان میں مروجہ پنجابی اورلہندا زبانو ں سے مشابہ زبان استعمال کرتے ہیں۔اس زبان کانام PARIA (پریاہ یاپاریا) بیان کیاجاتا ہے۔اس زبان کی کوئی تحریر نہیں۔محقق نے تاشقند اورفرغانہ کے نواح میں آباد ایسے قبائل کا بھی ذکر کیا ہے جن کی زبان مغربی پاکستان سے تعلق رکھنے والی زبان سے ہے لیکن "پریاہ" سے مختلف ہے۔یہ پریاہ یا پاریا کیازبان ہے؟ پہاڑی زبان کے الفاظ کی سرگزشت میں سنٹرل ایشیا سکنڈے

نیوین' انگریزی' جرمن زبانوں کے علاوہ برصغیر میں پراچین پہاڑی زبان کے الفاظ کا باہم اشتراک بھی اس امر کی دلیل ہے۔کہ اِس زبان (پہاڑی) کی تشکیل میں پراکرت کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔پراچین الفاظ 'پھاڑی (چیرکر) پاڑی ہی (بساط) پوہائی (دن نکلا) پوڑا (بیٹا) پوڑی (بیٹی) 'پڑی (پڑنا۔گرنا) 'لسانیات میں پڑی اورکھڑی زبان کی بحث بھی موجود ہے۔اس لیے ان الفاظ اوران کے پس منظر کے تناظر میں بھی اس زبان (پہاڑی) کو پرکھنا ہوگا۔ڈاکٹر سہیل بخاری اپنی رائے لکھتے ہیں:۔

"پالی کو کچھ لوگ پنگت (قطار) بتاتے ہیں۔اوراس بولی کے معنی مطلب نکالنے میں دور کی کوڑی لاتے ہیں۔یہ میری سمجھ سے پالی کا روپ 'پاڑی' (پہاڑی) سے بنا ہے۔اورپہاڑی وہ زبان ہے۔جو پوٹھوہار کے پاس بولی جاتی ہے۔اس سوچ کو اس بات سے بھی سہارا ملتا ہے کہ پالی کے کچھ گرامری روپ پشاچی میں بھی ملتے ہیں' پہاڑی اورکشمیری پڑوسیں ہیں۔"

اس رائے کی رُو سے پہاڑی یعنی پاڑی سے پالی نے اپنا روپ مکمل کیا ہے' دیگر ماہرین لسانیات نے پالی زبان کو پراکرت کی ادبی صورت بھی مانا ہے اورشرقی اورمغربی پراکرتوں کے میل جول سے اپ بھرنش کا ہیولہ تسلیم کیا ہے جس کے ادبی نمونے بھی پد (بدھ منظوم کلام) ہے۔بعض محققین ان پدوں کو مگدھی اپ بھرنش اورقدیم بنگالی بھی کہتے ہیں۔لیکن لسانیاتی سائنس ان پدوں کو اُردو' ہندی' پنجابی 'سندھی اورپہاڑی کے قدیم نمونے بھی قرار دیتی ہے۔اِن پدوں میں پہاڑ کے لیے "گری" کالفظ استعمال کیا گیا ہے۔گری کی تشریح الفاظ کی بحث میں دی گئی ہے۔اگر ہم اڈا اڑا ارا کے بتدریج سفر پر غورکریں تو پہاڑی سے پہلے اسے پہاڑی 'پاڑی یاباڈی (Bahdi) قیاس کرنا ہوگا۔باڈ' ایسے پودے (شاخ) کو کہا جاتا ہے' جو کشمیر میں بعض درختوں کی کٹی ہوئی

شاخ زمین میں گاڑھ دی جاتی ہے۔یہ شاخ کیا ڈا جڑیں نکال کرپوداورخت بن جاتا ہے۔یہ باڈبنیادی طورپرایک درخت کا حصہ ہوتی ہے۔پہاڑی زبان پراچین زبان کی متذکرہ باڈی (Bahdi) صورت بھی ہے۔یوں لفظ پہاڑیا پہاڑی زیادہ قدیم نہیں۔یوں اس زبان کا نام" گری" ہونا چاہیے تھا۔بعض ماہرین لسانیات کی رائے کے مطابق پراکرت کے قدیم نمونے بدھ اورجینیوں کی مذہبی کتب یااشوک (250ق)کی لاٹو ں پرکندہ تحریریں ہیں'اسی کوپہلی پراکرات مانتے ہوئے اسکی ادبی شکل کوپالی کہاگیاہے۔اصواتی تبدیلی کے اس سائنسی عمل بالترتیب اڈا پھراڑا اورارا کے سفرکومدنظررکھاجائے توپریا(PARIA) اسکی تیسری شکل ہے۔کیونکہ اشوک کی لاٹوں کے عہدمیں اوربعدکی پراکرتو ں میں ال اتھا۔/R/اور/L/ کاباہم تبادلہ مسلمہ ہے۔یوں پریا یاپاریا(Paria) پلیا'پاپلیا'ہوسکتی ہے۔ان تمام ترقیاس آرائیوں سے گزرکرپالی تک جاپہنچنادرست سمت معلوم ہوتی ہے۔اشوک کی لاٹو ں پر کندہ نمونے شمال مغربی سرحدی صوبے شہباز گڑھی تک ملتے ہیں'جوکھروشٹری اوربراہمی رسم الخطوں میں ہیں۔شہبازگڑھی اورمانسہرہ(ہزارہ) کی تحریریں کھروشٹری میں ہیں۔پہاڑی زبان کے خاندان پرریاستی اہل قلم نے ایک حدتک اپنے مطالعہ کے زور پر پہاڑی کی حدود'اورہیئت پربات چھیڑی ہے اوراپنے اپنے مضامین یاکتاب میں رائے دی ہے' قضیہ یہ ہے کہ ماہرین لسانیات میں سے ڈاکٹرگریرسن بھی جموں وکشمیرکی پہاڑی زبان کوUnspecifired کہہ کرآگے بڑھ گیاہے۔راقم نے عالمی شہرت یافتہ ماہرپروفیسرڈاکٹراحمدحسن دانی'ڈاکٹرابواللیث صدیقی' کی رہنمائی میں'اپنے مقالہ (1989-90)میں پہاڑی زبان کوکھاشاقبیلہ کی باقیات اورکھاوڑہ سے ملحق حلقہ پونچھ کی بولیوں کومرکزی لہجہ قراردیا۔لیکن مجھے اس امرسے اتفاق نہیں کہ پہاڑی زبان کے تمام تروارث کھاشاقبائل ہیں'بعدمیں آنے والے بعض اہل قلم

نے میرے مقالہ کی نقول کراچی یونیورسٹی سے حاصل کرکے اسی کوبنیادبناکراپنی چہ بہ نگارشات مکمل کیں'اورذاتی اپروچ کی وجہ سے علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں پانچویں سواربن گئے۔حقیقت ہے ریاست جموں وکشمیرکے پہاڑوں میں ایک قدیم پراکرتی پھراب بھرنشی ہیولہ میں'جگہ جگہ کی زبانوں خاص کرالفاظ نے اپنا رنگ دکھایا۔آج ہم جس زبان کوپہاڑی کہہ رہے ہیں'یہ مختلف حلقو ں میں پڑوسی زبانوں کے رنگ اورلہجہ سے مکمل آزادنہیں رہ سکتی۔یہ زبان مظفرآبادمیں ملحق ہندکوبیلٹ سے اورباغ کی بولی مری کی بولی سے اسی طرح پلندری' راولاکوٹ'کوٹلی پوٹھوہاری سے اورمیرپوری بولی میرپورسے ملحق پنجابی کے اثرات'اورکسی حدتک لہجے اپنائے ہوئے ہے۔اس لیے پہاڑی زبان لسانیاتی سائنس اورتاریخی۔

یونانی اورسنسکرت دونو ں کوعلمائے لسانیات نے ایک ہی سلسلہ کی دوکڑیاں مانا ہے۔ان لسانیاتی ہم آہنگ گروہوں کاتعلق وسط ایشیاسے تھایاسنٹرل یوروپ سے اورمزیدبحث یہ بھی رہی کہ اِن گروہوں کاآبائی حلقہ بحرمنجمدشالی تھایاشمال مشرقی یوروپ لیکن ایک قیاس واضح ہے کہ یہ قبائل ابتداء میں کسی ایک چراگاہ میں آبادتھے۔جہاں سے کمزورگروہوں نے دوسرے علاقو ں کارُخ کیا۔اِن کی قدیم لسانیاتی مشترکہ وراثت' چندالفاظ ملاحظہ ہوں'جن کایہاں پہاڑی زبان میں چلن موجودہے۔

اُردو	پہاڑی	یونانی	فارسی	سنسکرت	دیگرزبانوں کے الفاظ
گاؤں	گروں	کام Kome	گام	گرام	
مندر	مندر	منتھر Manthra		مندر	لاطینی۔مندرا
بازو	باہنہ	پازو Pazus	بازو	باہو	
آواز	واز	اپاس Epas	آواز	ورک	لاطینی۔واک

کوہر	کوآ	Kopros کوپرو		کوہر		
دیو	دے	Theos تھیو	ریو	دیو	لاطینی تھیو	
راجا	راجا	Regien ریگین	ریگس	راجن	لاطینی۔ریگس	
شہد/ میٹھا	مٹھا	Medu میڈو		مدھو	جرمن۔متھ	
بہو	نوبہ	Nous نوئی		سنوشر	لاطینی۔نووس	
گھسر	سوہرا	شواشرا	اکورو	گھسر	لاطینی۔سوسر	
تین	ترے	تر یاس	Treis ٹرئس		لاطینی۔ترئس	
سات	ست	سپت	پیھتا Heptha	ہفت	لاطینی۔سپٹم	
دس	دس	داشا	Deka ڈیکا	دہ	لاطینی۔ڈیسم	
سرخ	رتا	رودھرا	ایرتھرو Eruthros		لاطینی۔رودھرو	
دو	دو	دووٗ	دوا	دو	دووٗ	
ماں	ما	ماتا	ماتر	مادر		

یونانی میں لیپرس (Lepris) پکڑنے کو کہتے ہیں۔"تپڑیاپکڑ"۔پہاڑی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔پہاڑی میں ٹپ ہونا 'چپ ہوجانے یا سو جانے کے معنی میں ہے۔یونانی زبا ن میں سیوپ (Siop) ہے۔چندمزید الفاظ پڑھیے ۔گرا(Gyros) (یونانی) گیرا'(پہاڑی)'/کوٹیلی Koteli۔ پیالہ (یونانی)/۔/ کٹوری۔(پہاڑی)/ترک قبائل کے وادی سندھ میں ورود کے علاوہ شمالی علاقوں سمیت کشمیرمیں آمد بھی مسلمہ ہے۔ترقی وتاتاری الفاظ 'اردووشمال مغربی زبانوں کے علاوہ پہاڑی زبان میں موجودہیں لیکن سائنسی تکنیکی 'خوردونوش'لباس'اورتہذیب وتمدن کے ان الفاظ کااحاطہ سروست مطلوب نہیں البتہ ہمارے موقف کہ پہاڑی زبا ن کے تناوردرخت کی جڑوں نے

کہاں کہاں سے رس لیااس تناظرمیں ترکی/تاتاری الفاظ بھی اب ہماری زبان کاسرمایہ ہیں۔راکش یاراگس لفظ ترکی میں بھی راکش ہے۔اسی طرح ساودھ'تمغہ'قینچی'تسمہ'چاچی'خان'باجی'بی بی'اتگہ'قیمہ'چوغہ'قالین'خچر'شاگردوغیرہ۔محققین عربی فارسی اصل ایسے درجنوں الفاظ کی نشاندہی کی ہے جوپاکستانی خاص کرکشمیری زبانوں (کشمیری'پہاڑی'گوجری' شینا' بلتی' کھوار ' بروشکی وغیرہ)اورترکی میں موجود ہیں۔ مثلاًواوی' وحی' وحشت' وعظ' واکا(واقعہ)' وکار(وقار)' وگت (وقت)' والی' ورق' وصیت' وطن' وفات' وہم' وکالت' شلوار'وکیل وغیرہ۔شلوارکویونان میں زبار(Zarabara) کہتے ہیں۔آریائی قبائل کی زبان اوردراوڑی اورمنڈا قبائل کی زبان کے باہم اتصال سے ہی بعض ماہرین لسانیات پراکرت کے وجودکومانتے ہیں۔اس بحث سے قطع نظر دیکھتا یہ ہے ریاست جموں وکشمیرکی پہاڑی زبا ن میں دراوڑی اورمنڈاگروہ کی زبانوں کے الفاظ کی ہیئت کیاہے۔/اڈی۔ (ایڈی) /تامل'ملیالم میں /ٹی (ماوں۔ماؤں کاتلوہ)ہے۔کناری'کوڈاکواورتو لومیں //ڈی/ہی استعمال ہوتا ہے تامل زبان میں جھار کے لیے تکن ہے تکن پہاڑی میں بھی تامل کرطرح کسی لٹکنے والی چیز کے لیے بولاجاتا ہے۔/چاٹی ۔مٹی کابڑا گھڑا(ملیالم۔پہاڑی)/ اچھری۔پہاڑی/۔/(تھری۔تامل) /پٹ۔ریشمی کپڑا(پہاڑی)/ لیو ۔ریشمی کپڑایادھاگہ(تامل'کناری'ملیالم)/۔چندمزیدالفاظ کااشتراک ملاحظہ کیجئے۔

آپی 'آپا(تلگو)۔ڈلھن کے لیے پہاڑی میں بوہٹی'تامل میں / وڈوائی / کہاجاتا ہے۔تھا (پستان)پہاڑی)'تولوپارجی میں تھمو بولا جاتا ہے۔ اقنڈ(پہاڑی)/سونٹ(تامل)/سونٹ (ملیالم)/سونڈ(کناری)/کنا۔(پہاڑی)/۔/تامل 'ملیالم میں بھی کناہی کہتے ہیں/۔براہوی'تامل'ملیالم'تلگومیں دودھ کے بے لفظ / پال /

ہے۔ کناری میں /بالوا/ کہا جاتا ہے۔ہلال مادہ جانور(بکری' گائے' بھینس) جب بچہ دیتی ہے تو پہلا دودھ پہاڑی میں نارا کہلاتا ہے۔اس ''نارا'' سمیت پہلے دو دنوں کا پاکم وبیش پہلا پہلا دودھ گرم کر کے ''بوہلی'' بنائی جاتی ہے۔ /اڑٹی۔ (پہاڑی)/۔ /روٹی۔ (ملیالم' کناری) (روٹ۔تلگو)۔کڑی دراوڑی زبانوں میں سبزی یا گوشت کو بھی کہا جاتا ہے۔ ہمارے ہاں کڑھی' دہی ملی سبزی کو کہا جاتا ہے۔دراوڑی زبانوں میں /کٹوا کتا گٹوا گٹھے کو کہتے ہیں۔کوپاری / کوپرا/ کوپری/ کوپرا/ان زبانوں میں ناریل کے لیے بولا جاتا ہے' پہاڑی میں /کھوپا/ کہا جاتا ہے۔اسی طرح آری مشترک لفظ ہے۔ /اچٹا/ /سل' لتر(جوتے)' کنکس یا کنکن' مالی' موچی' کواڑی(کباڑیا) ڈوم دراوڑی زبانوں میں جرائم پیشہ قوم کے لیے استعمال ہوتا ہے لیکن پہاڑی میں ڈوم ڈھورڈنگر کے رکھوالے کو کہا جاتا ہے اور کسی حد تک گھٹیا کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے' آلسو کناری اور ملیالم میں 'سستی' کے لیے لفظ موجود ہے۔پہاڑی میں /آلسی/ لفظ مستعمل ہے۔/کوپم/ اور /کوپا/۔غصے اور خفگی کے معنی میں' کناری اور ملیالم کا لفظ ہے۔پہاڑی میں /کوپا ہونا/ محاورتاً' ناراضگی اور غصے کے لیے بولا جاتا ہے۔یاد رہے کہ آریائی گروہ میں سنسکرت' اوستائی' فارسی' قدیم یونانی' آئیلنڈی اور اطالوی زبانیں شامل ہے' آریائی گروہ کے بے شمار الفاظ پہاڑی زبان میں موجود ہیں۔الفاظ کا باہم تبادلہ کوئی اچنبھے کی بات نہیں کیونکہ ہزاروں سال گزرنے کے بعد نسل آدم کی بول چال' سے مختلف جغرافیے بوجوہ باہم متاثر ہوتے رہے ہیں۔قارئین کی توجہ ملک بھر میں لیکن ریاست جموں وکشمیر خاص کر مظفرآباد میں مقیم ایک گروہ جو شہروں کی عموی خاص کر غلاظت کی صفائی کے لیے صدیوں سے مامور گروہ چلا آ رہا ہے۔انہیں دیگر عوام وخواص ''چوہڑے'' کہتے چلے آرہے ہیں۔اِن کی کیا ذات ہے' اصل اِن کا وطن کہاں تھا۔یہ اِن علاقوں میں کیسے پہنچے اور کام بھی نہایت اہم لیکن بظاہر بہت مشکل

اور تضحیک آمیز سنبھالا' ہمارے محققین نے کبھی اس موضوع پر دھیان نہیں دیا۔راقم نے عرصہ پہلے ان طبقات پر ایک تحقیقی مقالہ اخبارات کی نذر کیا۔لیکن دیگر اہلِ قلم نے زحمت نہ فرمائی۔

سَر ڈینزل ابیٹسن (KCSI) پنجاب مردم شماری رپورٹ 1892 اور 1911ء میں شائع ہونے والی رپورٹ (ایچ۔اے روز) کو مدنظر رکھتے ہوئے' ای۔ڈی میکلیگن (سی ایس آئی) نے سرڈینزل ابیٹسن کی کتاب A Glossary of the tribes and Casts of Punjab N.W.F.P سے بھی استفادہ کیا۔اِن حوالوں سے چوہڑوں کے بارے میں خاصی معلومات ملتی ہیں۔شودر کی ایک تبدیل شدہ صورت ہی چوہڑوں کو خیال کیا جاتا ہے۔اِن کی دو بڑی قسمیں بلمیکی اور لال بیگ ہیں۔جغرافیائی طور پر یہ دیسوالی' سوتر والا' بگڑیا ور جنگل کہلاتے ہیں۔اِسلام قبول کرنے والے چوہڑوں کو مُسلی کہا جاتا ہے۔مظفرآباد میں بیشتر مسلی ہیں۔اپنے اس پس منظر سے قبل فاتح اور مفتوح اقوام کی تاریخ بتاتی ہے کہ فاتح حملہ آور قوموں نے برصغیر خاص کر پنجاب اور سندھ وادی میں مفتوح مقامی لوگوں کو جبراً اپنی خدمات پر مامور کیا۔تنگ آئے ہوئے یہ لوگ اُن علاقوں سے نکل کر پُرامن علاقوں یا گمنام علاقوں میں پہنچے۔لیکن اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے اور نئی جگہوں پر دوسری اقوام کے ہاتھوں خوار اور پریشان ہونے سے بچنے کے لیے ان (چوہڑوں) نے یہ پیشہ اختیار کیے رکھا۔مظفرآباد میں آنے والے اِن طبقات کے آباؤاجداد کا تعلق پنجاب اور صوبہ سرحد سے تھا۔لیکن دیگر اقوام اور زبانوں پر اس لیے اثر انداز نہ ہو سکے کہ دیگر گروہوں نے ان لوگوں کو بہر طور ایک فاصلے پر رکھا۔لیکن یہ (چوہڑے) دوسرے لوگوں کی طرزِ معاشرت' زبان اور ثقافت سے متاثر ہوتے گئے۔

ای ڈی میکلیگن نے ڈوم' چوہڑا' میراثی' ماچھی' جھیوڑ اور چنگڑ سبھی کا ماخذ مشترک بتایا ہے۔کوروں اور پانڈووں کے عہد میں کنور برہما کے چار بیٹے' پوربا' پارتھا'

سدھرا اور پراھنا تھے۔ پراھنا کو جھونپڑا بھی کہا جاتا تھا۔ کیونکہ وہ جنگل میں رہتا تھا۔ جسے یہ طبقہ روحانی بھی مانتا ہے۔

ہمارا مدعا پہاڑی زبان کے پراچین الفاظ کا ذکر اور دیگر اہم زبانوں کے الفاظ سے اشتراک ہے۔ اس مرحلہ پر ہم پاک وہند خاص کر ریاست جموں وکشمیر کی قدیم ترین اقوام کی تحقیق مطلوب نہیں اس بارہ میں میرے مقالہ کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ لیکن اجمالاً یہ کہنا برمحل ہوگا، کہ محققین اور ماہرین لسانیات واضح طور پر کسی ایک حتمی نتیجہ کے داعی نہیں۔ نگریٹو (Negrito) حجری تہذیب کے لوگوں کو اولیں آبادکار اور دوسرے مرحلہ پر آسٹرک (Austric) کا ورودان کے بعد دراوڑوں کی آمد کا ذکر ملتا ہے۔ مشہور ماہر لسانیات جان بیمز نے انہیں تورانی فیملی مانا ہے اور اسی فیملی کی پانچ شاخوں میں سے ایک شاخ (دراوڑی زبانیں) ہے۔ دراوڑوں کے بعد آریا قبائل برصغیر میں وارد ہوئے جنہیں لسانیاتی میزان میں زیادہ موثر تسلیم کیا گیا ہے۔ آریہ کے بعد اسلام / مسلمانوں نے برصغیر میں قدم رکھا۔ مذہبی زبان (عربی) اور سرکاری زبان فارسی مسلمانوں نے اپنائی۔ جس سے ہندوستانی زبانوں کو متاثر ہونا پڑا۔

جیسا کہ منڈاری اور دراوڑی باقیات میں سے الفاظ کے تقابلی جائزے کے دوران یہ محسوس ہوا کہ ماہرین نسلیات ابتدائی آبادکار اور جگہ کے تعین میں اختلاف رکھتے ہوئے بھی کئی آراء میں متفق بھی ہیں۔ مسٹر زنگ اچاریہ لانبے سروں والی قدیم نسل کو ہندوستانی اور انڈونیشیاء کے پہلے آبادکار کہتے ہیں۔ ان کی اولاد میں سے منڈا قبائل، انڈونیشین اور پروٹو ڈراویڈن کو مانتے ہیں۔

منڈاری ۔ پہاڑی

ڈوبا، منڈاری میں کمر / پیٹھ کو کہتے ہیں۔ کمر سے متعلق پاجامہ / شلوار کے

کمربند (نالا) کے ذریعہ کمر کے ساتھ لپٹی ہوتی ہے۔ پہاڑی زبان میں شلوار/ پاجامہ کے نیفے کو موڑا جائے تو اسے "ڈُبا" کہتے ہیں۔ پہاڑی میں کالے رنگ کے فرد کو منڈاری کہا جاتا ہے۔ کنڈ' (کمر) مندرا / مندری کان کا زیور ہے لیکن پہاڑی میں انگوٹھی کو بھی کہا جاتا ہے۔ نتھ' گہنا / انگا' لنگ (چادر باندھنا)' لپ (ہتھیلی بھر)' ریٹھ' ہتورا (بوٹی)' بچھا بچھی (بچھڑا)' آوا (کمہار برتن جہاں پکائے)' اچاٹو (منڈاری) چاٹی (پہاڑی) / چٹی (تھالی) چمٹا (دست پناہ)' رچھ (تانی میں استعمال ہونے والا کنگا)' آرا' ڈانگ' سمبا سوٹا (چھڑی)' برچھا (بھالا)' بھنڈار (جنس کا گودام۔ خزانہ۔ منڈاری الفاظ ہیں)' / بھنڈارا (اجتماعی لنگر کی تقسیم) پہاڑی / اولان' پھاٹک' بھاڑ / یا بھاڑا (کرایہ۔ اُجرت)' چتر (مکروفریب)' دھندہ' دھور (گردوغبار)' لار (قطار)' روڑا (کنکر)' آسے پاسے (نزدیک)' / بھینگراؤ۔ تفرقہ پیدا کرنا۔ منڈاری / بھینگرنا' اڑجانا' غصہ ہونا۔ پہاڑی / لاء (اُتار)' لوڑنا' (تلاش کرنا)' (پوس ۔ پرورش۔ منڈاری) (پال پوس ۔ پہاڑی)۔ / الار' (بوجھ کا ایک طرف جھکاؤ)۔ منڈاری میں لفظ کیل' چھوٹی بستی کے علاوہ بطور لاحقہ یا سابقہ استعمال ہوتا ہے۔

سابقوں اورلاحقوں کا چلن

پہاڑی علاقوں کے ناموں میں متعدد سابقے اور لاحقے استعمال ہوئے ہیں۔ اوری کیل، سمبو کیل وغیرہ۔ پہاڑی زبان میں مشہور بالائی بستی کو کیل (وادی نیلم) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ وادی جہلم میں گہیل تراڑاں (لاحقہ) گہل چیاں گہل دوار بدی، اہم جگہوں کے نام ہیں۔

اسی طرح لفظ "گلی" گاؤں / جگہوں کے ناموں کے ساتھ آتا ہے۔ جھیکا گلی (مری)، بانسرہ گلی (مری)، گھوڑا گلی (مری)۔ ریاست جموں وکشمیر میں بھی گلی کا لاحقہ

موجود ہے سدھن گلی۔ڈونگا گلی (مظفرآباد)' لوہارگلی (مظفرآباد)' چوگلی (نیلم ویلی)' وغیرہ۔بعض الفاظ کا Phonetic Decay کی وجہ سے قدرے مختلف انداز میں تلفظ موجود ہے'مثلاً /ارنا۔(پوری عمر کا بھینسا)/۔لیکن پہاڑی میں یہی لفظ ہوتا ہے'جو بھینسے کے علاوہ بیل کے لیے بھی بولا جاتا ہے۔گاورا۔منڈاری میں نیم پختہ پھل کو کہا جاتا ہے۔پہاڑی میں نوعمر بچے کے لیے گدرا/ گدری استعمال ہوتا ہے۔پہاڑی میں گدڑا' ایک خاص قسم کے چھوٹے سے کیڑے کو کہا جاتا ہے۔عموماً گھروں میں ہوتا ہے۔برہاڑمنڈاری میں ایک قبیلہ کا نام ہے۔لیکن یہاں موٹے تازہ بلے کے لیے''برہوڑوبلا'' بولا جاتا ہے۔منڈاری زبان میں پانی کے لیے /دا/اور/داگ/ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔پہاڑی زبان میں کسی پائپ سے یا اونچی جگہ سے پانی کے بہاؤ کو/دگ/ کہا جاتا ہے۔

اردو کا معنی ''لشکر'' ہے۔اس لشکری زبان کی ابتداء کے بارے میں مختلف آراء موجود ہیں۔میرے پی ایچ۔ڈی مقالہ''پہاڑی زبان اوراُردو سے لسانی روابط'' میں'اُردو زبان کی تشکیل میں پہاڑی زبان کا اہم حصہ ہے۔صرف ونحو'علم بیاں اورعلم اصوات کی روشنی میں علم وفن سے متعلق مواد اصل مقالہ میں موجود ہے۔سرگزشت الفاظ کی اس کہانی میں قدیم اردوالفاظ اورپہاڑی زبان کے الفاظ کی مماثلت قابل غورہے۔برصغیر کے مایہ نازمحقق ڈاکٹرجمیل جالبی کی تحقیق وتحریر''قدیم اُردو باباۓ اُردومولوی عبدالحق کی کتاب قدیم اردو'' کے علاوہ درجنوں دوسری کتب سے استفادہ کے بعد یہ خزف ریزے منظرعام پر لائے جارہے ہیں۔

قدیم اُردو

آپی(آپ ہی)، آپے(آپ)، آؤ(آغاز)، آور(عزت)، آدمیں(آدمی)، آرس / آلس(سستی)، آڑی(ساتھی)، آساساں بھرنا(آہیں)، آسی(آۓ گا)، آسیں(آہیں)، آکھنا(کہنا)، آکھوں(کہوں)، آگوں(آگے)، آل(تری نمی)، آلا(طاق /محروب)، آلسی(کاہلی)، آلھا(طاقچہ)، آن(لاؤ۔لائیں)، آنجھو(آنسو)آنکھیاں(آنکھیں)، آنتا(لانا)، آنے(لاۓ)، آوا(آۓ / آؤ)، آوی(آۓ گا)، آئیاں(آئی ہیں)، اُبرنا(ابھرنا)، اُبلق(چتکبرا گھوڑا)، اُپر(اوپر)، اپڑیا(پہنچا)، آپس تیں(خودکو)، اپناں(اپنا)، آپے(آپ ہی)، اَت(بہت زیادہ)، اَتا(باپ)، اُتالا / تاولا(جلدباز)، اُتم(اعلیٰ،بڑھ کر،عمدہ ترین)، اتنیاں (اتنی /اتنے کی جمع)، اَٹی(سوت کی اٹی)، اُجڑیا(اُجڑا)، اُچا(اونچا)، اچاؤں(اُٹھاؤں)، اچنا/ اچھنا (ہونا) آنا، اُچہ (لمبا۔اونچا)، اچھا(مرغی)، اچھنا(ہونا)، ادا(آدھا)، اُدلنا، اُدھلنا (برباد کرنا۔ ہونا)، اڈ(جھگڑ)پہاڑی میں اڈالانا ہے۔اُڑی (چھب۔ناز و ادا)پہاڑی میں گیت کا ایک مصرعہ ہے اُڑی اُڑی مانگا مار)، اُڑیا(پھنسا ہوا)، اپھل/ اپھل (بے پھل۔ بے مراد)، اِستری (عورت)، اُسان(آسمان)، اُسوار(سوار)، اُکھنا(کہنا)، اکھیاں (آنکھیں)، اگ(آگے)، اگو(آگے)، اُلہا(طاقچہ)، امار(ڈھیر)، اماں جائی (بہن)، انگار(انگارہ)، انگل(اُنگلی)، او(وہ)، اوبھی(وہ بھی)، اوتال / اوتاولا (جلدباز)، اوھ(وہ)، ایکا(اتحاد /دوستی)، ایکس(ایک)، باج(بغیر)، بج(آسمانی بجلی)، بُجتے (پہنچاتے) (بُج بجھارت میری)، بُجھا(بوجھنا / سمجھنا)، بچ(بیچ)، بدام(بادام)، بَر (شوہر)، بَرت(برتاؤ)، بُوبڑا(بُلبلا)، بِس(زہر)، بِسارنا(بھلا دینا)، بِسر(بھول)، بکھاننا(بیان کرنا)، بَمبا(چشمہ)، بُنڑا(دولہا)، بُکھی(ناف)، بَنڑی(دلھن)، قیدی خانہ(قیدخانہ)، بُور(بھوسہ)، بنی(دُلھن)، بَہر(باہر)، بہیا(بیٹھا)، بَھا /یا(بھائی)، بھار(باھر)،نَسیا(بھاگا)، مُٹھا(بھاگا)، بھانڈہ(برتن)، بھجیا(بھیگا)، پَھلنا(بھولنا)، بَھنڈار (ذخیرہ)، بھوجن(کھانا)، بے اَنت(بے حد)، بیر(بھائی)، بیلا(وقت)، پاگ(پگڑی)،

پانچ(5)، پُتر(بیٹا)، پُتری(بیٹی)، پرایا(پرایا)، برنہار(برسنے والا)، پلی(تیل وغیرہ
نکالنے کا آلہ)، پلیٹے(لپیٹے)، پنچھی(پرندہ)، پنڈا(بدن)، پوت(بیٹا)، پوتھی(کتاب)،
پھاڑ(ٹکڑا۔حصہ)، پھاڑا(لکڑی کا تختہ یا کندہ)، پھانٹ(شاخ)، پھٹ پھٹ(لعنت)،
پھڑکا(ٹکڑا)پھکا(پھیکا)، پھوئی(قطرہ)، پھوئی (باریک بارش)، پیزار(جوتی)،
پوزار (کشمیری)، تا تا/ تتا(گرم)، ترٹ/ترٹ(ٹوٹا)، تدھّن(اُس وقت سے)، ترت
(جلد)، ترتی (3) ترتی (شہنائی)،ترس(پیاس)(گوجری)،تکڑی(ترازو)،تر کھڑی، تماڑ
(ساحل) تماتڑ، تھما(تم کو)(گوجری)، تھیوا(نگینہ)، تھی(سے)، ٹبہ (ٹیلا)، ٹوکا
(ٹکڑا)، ٹونا(جادو)،جاچ۔جانچنا / مہارت، جاسوں(جاوں گا)،جاگیا(جاگا)، جانگھ
(ٹانگ)، جس /جَس (طاقت،توفیق،شہرت)،جبر(بہادری،ظلم)،جھک(بکواس)، جلاب
(پاخانہ)، جُمل(کُل)،جمیا(جما)، جناور/زناور(جانور)، جنے(لوگ)، جوجھن(لڑائی)،
چابسی(چبائے گا)، چتر(نقش نگار)، چترنا(نقش نگاری)، چٹا(سفید)، چٹور (لالچی/
شوقین)،چکھر۔چکھار(گھوڑا،منہ زور)، چکل/چکو(کیچڑ)، چگلنا(کچلنا،مسلنا،رگڑنا)، چھپا
(چھپنا)،چندنیاں(سیارے)،چندری(پھٹا ہوا کپڑا)، چنگ(لکڑ)،چونا(ٹپکنا)، چوڑ(برباد۔
تباہ)، چوکھا(اچھا۔تیز)، چوگرد(چاروں طرف)، چونڈا(عورت کا سرپر بال اکٹھا کرنا)
چھند(مکرفریب)، چھائی(راکھ)، چھڑا(تنہا)، چھنک / چھوک (چھڑک)، چیند
(اندیشہ،فکر)، حرس/ کھرس (اجڈ)، خُسا (ہجڑا)، داڑم/ داڑوں (اناری)، داکھ
(انگور)، دان(خیرات)، دبنگ(بے سمجھ)، دیٹھا/ڈٹھا(دیکھا)، دُرگ(گھاٹی)، دڑی/
دڑمارنا (چپ چاپ چھپ کربیٹھنا)، دِس(دکھ)، دِسنا(دکھائی دینا)، دَک (حیران،
ششدر)، دِکھنا(دیکھنا)، دم(جان۔قوت)، دُنبالی(پیچھے، دنبال پڑنا)، دندی (رقیب،
سوکن)، دھاڑ(ہیبت)، دوتونیں(منافق)، دھانا(دوڑنا)،دھائے(لپکے)، دھلیا (دوڑا،

لپکا)، دِھر(طرف)، دھڑا(وزن) دِھڑلا (زور۔ دیری)، دَھس (گھُس)، دھنی
(مالک)، دُھورا(ہلکا سفید)،دِھی(بیٹی)،ڈِکھس گوں(دیکھنے کو)،ڈک(قدم)، ڈلا (ٹکڑا،
سونے چاندی)، ڈنڈوت،تعظیم۔کورنش)،راکس(دیو)، رنڈی (بیوہ/ناچنے والی)، راولا
(درگاہ)، راول (راجہ۔ سردار۔ سپاہی)، رُت (موسم)، رتا (سرخ)، رتڑا (سرخ)،
رَچ (بناوٹ)، رچنا(ترکیب۔آراستہ کرنا۔ترتیب دینا)، رُخا/رُقعہ ،رذیل (کمینہ)،
رُک/ رکھ (درخت)، رکھیا(رکھا)، رگد(خون۔رگدڑ)، رُلنا(خاک میں ملا دینا۔ پامال
ہونا)، روپ (حُسن)، روسنا(روٹھنا)، رولا (اودھم،گڑبڑ)، روگ(بیماری۔دکھ)، رہسی
(رہے گا)، رہن (بسنا۔ رہنا)، ریجھ(خواہش)، سارگن(صفت والا)، سالگا(پرچھی)،
سانگی (تین شاخا)، سائیں (مالک ۔اللہ تعالی)، ست(طاقت)، ستو(طاقت)، سٹوں
(چھوڑو)، سُد (صاف۔ نیک پاک)، سَر(برابر)، سرس((بڑھیا۔نفیس)، سرود (نغمہ۔
موسیقی)، سُکا (سوکھا)، سُکھی(خوش)، سَلا(پتھر۔سل)، سِلنا(چھید۔سوراخ کرنا)،
سلونا (نمکین)، سمند (گھوڑا)، سنگھی(ساتھی)، سوٹی(چھڑی)، سوسمار(سانپ کی طرح
جانور)، سیت(سردی)، سیس (چوٹی۔سر)، سیک(تپش)، سیلی(بالوں کی ڈوری)،
سیں(سے)، ضرب(زد)، پدری (لڑکی)، گوڑی(گوڈی)، گوڈا(گھٹنا)، گور(قبر)،
گورو(سینگ والے جانور)، گونگلو (شلجم)، مہکنا(تیز آواز بولنا)، گھیو(گھی)، لار(لڑی)،
لاگ(محبت)، لت (عادت)، لتک(دیج وغیرہ)، لج(شرم۔لاج)، لچکا(عزت۔چھوٹی
کشتی)، لڑ(لڑی)، لُکنا (چھپنا)، لکھ/ لکھا(لخ لخ)،لمترا،لنگ(لمبا)، لگن (محبت۔لگن)،
لوتھ(لاش)، لوڑنا (طلب کرنا۔ڈھونڈنا)، لوک(لوگ)، لُولا(لنگڑا)، لھو(خون)، لیاَ
(لے آ)، مارگ (راستہ/ مرگی)، ماس(گوشت)، ماکھی(شہد)، ماگ(راستہ)، مانہہ
(میں)، مان (عزت۔مرتبہ)، مٹھا(میٹھا)، مچھی(مچھلی)، مُرلی(مُرلی)، مرنا (لالچ۔

محبت کرنا)، مِشال (مشعل)، مَکا (مکہ)، مکرچاندنی (ہلکی چاندنی)، مکر (فریب)، مُکا (مُکا)، مُکیاں (تھراپی)، ملاپ (ملاپ)، ملن (وصل)، مِلیا (ملا)، مَناں کرنا (منع)، منڈل (دور' حلقہ' گھیرا' سماج' جماعت' آسمان ' ایک باجا' گول خیمہ)، منکہ (دانا)، مَنگ (مانگ)، منگنا (طلب کرنا۔چاہنا)، منگتے (مانگنے والے/بھکاری)، منگے (چاہیے)، منگیا (چاہا)، رگر، رگری (پہاڑ)، طبیلا (گھوڑے باندھنے کی جگہ)، عرض (چوڑائی)، کاٹھ (لکڑ کا سامان)، کا چا (کچھا)، کاگ (کوا)، کا لک (کا لک)، کاں (کہاں)(پونچھی لولی)، کاند (دیوار)، کپوت (بے کار بیٹا)، کنگر (لکڑی کا چمچا)، کجلا (سرمہ)، کچ کچا (پستان انوکیلا حصہ)، کد (کب)، کدھاں (کب)، کدھی (کبھی)، گرجھ / گرجھن (گِدھ)، کرسکیا (کرسکا)، کُواڑی (کلہاڑی)، ککڑی (مرغی)، ککڑ (مرغا)، کمل (کمبل)، کنک (گیہوں)، کوٹھ (کوٹھ)، کھاٹ (چارپائی)، کھان (خوراک)، رکھٹ (میل)، کھڑتل (سخت۔ جھگڑالو)، کہکارا (آواز۔کوکو)، گھل / گھلا (کھلیان۔خرمن)، رکھلہ (جوتا)، کھن (کان۔خزانہ گھر کا حصہ، کپڑا۔کھانا)، کھن (بادل۔آسمان)، رکھنڈانا (بکھیرنا)، رکھنڈنا (بکھرنا۔گرنا)، گھنس (کینہ /بَیر)، کھوڑیاں (عیب۔برائی۔بیماری)، کھدیڑے (بھگائے)، رکیاں (کیوں کی جمع)، کیتا (کیا)، کیس (بال)، گاب (حمل)، گاجنا (گرجنا)، گھبرو (نوجوان)، گلانا (گلانا)، گلوٹ (آنسو)، گُن (خصلت)، گوہ / گونہہ (فضلہ)، گوت (ذات)، مو (میرا، مجھے، میں)، موا (مراہوا)، مرت (مرنا)، مُورت (شکل)، موں (میں)، موز (موج)، موسی /ماسی (خالہ)، رمہتر (بزرگ)، رمہنا (طعنہ)، میرو (پہاڑ)، میرو (میرا گوجری)، اٹھے /اُٹھے ، نار /ناری۔(آگ /عورت)، ناڑ (نبض /رگ)، ناڑا (ازاربند)، ناکہسی (نہیں کہے گا)، ناگن (ناگن)، نال (ساتھ)، نجیں (سچائی۔جگہ)، انگا / ناگی (ننگا۔ننگی)، ناؤں /ناں (نام)، ناہوسی (نہ ہوگا)، نبتر (پدر)، نِبل نبل ۔کمزور جس میں

بَل (طاقت نہ ہو)، رہت (ہمیشہ)، ند (ندی)، ررس (کمتر)، نڑلی (حلق۔گلا)، نکامی (ناکامی)، رنکر /نکھڑ (الگ ہونا)، نواڑوں (نوازا)، نہاسنا /نہسنا (بھاگنا)، نِھی / نِھا (چھوٹی / چھوٹا)، نہوسی (نہ ہوگا)، نیرے /نیڑے (نزدیک)، نیڑا /نیڑے (نزدیک)، وار (نثار /قربان)، وارنا (قربان کرنا)، واریا (قربان کیا)، وچن (بول، وعدہ، قول)، ورد (وظیفہ /دہرانا)، وستاد (استاد) کشمیری لہجہ، ویل /ویلا (وقت)، ہاٹ /ہٹ (دوکان)، ہاری (ہارے گا)، ہاس /ہانس (ہنسی)، ہاس /ہاسہ (ہنسنا)، ہُوڑ (حماقت، جہالت /ضد)، ہور (اور۔دوسرا)، ہوسی (ہوگا)۔

تحقیق و تفتیش کے لیے اُردو' انگریزی' فارسی' جرمنی' پشتو' ہندی' کشمیری' عربی' سنسکرت' یونانی' منڈاری پہاڑی' گوجری' پنجابی' سندھی' ہندی' بلتی' شینا' کھوار' سیکنڈے نیوین کی علمی ادبی' لسانی' تحقیقی اور تفتیشی بعض کتب کا مطالعہ نصیب ہوا۔علم وادب' اور لسانیات سے متعلق مستقبل کے محقق کی رہنمائی چیدہ چیدہ کتب مع مصنف کی فہرست درج کی جارہی ہے:۔

On the study of Words by Richard Chenevix Trench(1

2) کیفیہ' برج موہن دتاریہ کیفیہ۔

3) پراچین اردو۔سید شبیر علی کاظمی۔

4) اُردو کی زبان۔ڈاکٹر سہیل بخاری۔

5) زبان وادب مطالعہ وتحقیق۔پروفیسر حبیب اللہ غضنفر۔

6) مقدمہ تاریخ اُردوزبان۔پروفیسر حبیب اللہ غضنفر۔

8) ریاست جموں وکشمیر کی پہاڑی زبان اوراُردو سے لسانی روابط۔پروفیسر ڈاکٹر نصراللہ خان ناصر۔

History of Budhist Kashmir by SERLA-KHOSLA

9) استاادب اشیرازہ از ابتداء تا حال۔

10) ہندآریائی اورہندی زبان۔ڈاکٹرسینتی کمارچیٹرجی ترجمہ عتیق احمدصدیقی۔

11) ڈوگری لوک ادب اور پہاڑی آرٹ۔لکشمی ترائن وسنسارچند

12) تاریخ اُردوادب ۔ ڈاکٹرجمیل جالبی

13) کھوارزبان۔صمام الملک

14) گلگت اورشینا زبان (ڈاکٹرشجاع ناموس)۔

15) سندھی اوراُردولغت۔ڈاکٹرنبی بخش بلوچ

16) علاقائی ادبیات۔پنجاب یونیورسٹی۔

17) زبان اورعلم زبان۔عبدالقادرسروری۔

18) ہندوستانی فلولوجی۔منشی چرنجی لال

19) علم اللسان۔سیداحمددہلوی

20) اُردوسندھی لسانی روابط۔ڈاکٹرشرف الدین اصلاحی۔

21) اُردولسانیات۔ڈاکٹرشوکت سبزواری۔

22) کشمیری اوراردوکاتقابلی مطالعہ۔ڈاکٹرمحمدیوسف نجاری۔

23) قواعدپنجابی۔مرزامقبول بیگ بدخشانی۔

24) قدیم اُردو۔مولوی ڈاکٹرعبدالحق۔

25) سب رس املا وجہی۔ڈاکٹرسہیل بخاری۔

26) پنجاب میں اُردو۔حافظ محمودشیرانی۔

27) قدیم اُردو۔ڈاکٹرمحمدباقر۔

28) پونچھ کے پہاڑی لوک گیت مقالہ۔خوش دیومنی

29) کرشن چندراورپہاڑی زبان۔نظیرقریشی سرینگر۔

30) پہاڑی افسانہ مطبوعات از1978تا 1990ء۔

31) ریاست جموں وکشمیرمیں پہاڑی زبان وادب۔پروفیسرسیواسنگھ۔

32) اُردوئے قدیم۔شمس اللہ قادری۔

33) اوڑک دیتافانی منظوم۔حضرت میاں محمدیونسؒ نبی حافظ مظفرآباد۔

34) نرگس نامہ۔میاں محمدیونسؒ

35) گروگرنتھ اوراُردو۔گیانی عباداللہ۔

36) پنجابی بھاشاداسروپ۔ڈاکٹرموہن سنگھ جوش

37) بودھ گان ودہا۔ہراپرشادشاستری۔

38) سب رس وجہی۔ڈاکٹرمولوی عبدالحق۔

39) پہاڑی لوک رنگ۔مظفراحمدظفر

40) تاریخ کشمیرہرگوپال خستہ

41) تاریخ اقوام کشمیر۔علامہ محمددین فوق۔

42) راج ترنگنی اُردوترجمہ۔ٹھاکراچھرچند۔

43) ویلی آف کشمیر(انگریزی)سرہیری لارنس

44) راج ترنگنی انگریزی ترجمہ۔ڈاکٹراسٹائن۔

45) تاریخ جموں۔حشمت اللہ خان

46) قدیم اُردو۔عین الحق فریدکوٹی۔

47) Gazetter-Kashmir مصنف Central Asia C.A Bates

48) A Glossary of the Tribes, North West and Frontier Provinces Written by Sir Denzil Eket.

49)VEDIC Grammer-Dr. Mecdonell
50) PALi English Dictionary By. T.W Rys and DEVIDS William.
51) Gujrati Phonology-JARS Part 3rd By Dr. R.L. Truner
52) Journals Royal Asiatic Society London. JARS 1930-1921
53)Travel in Ladakh-Kashmir and ASKARDU by G.T.VEiGN.
54) Ancient Geography By Lord Cunningum
55) لینگوسٹک سروے Linguistic Survey آف انڈیا۔ڈاکٹر گریرسن۔
56) Sanskirt Grammer. R.L. Turner
57) آریائی زبانیں۔سدھیش ورما۔
58) ابتدائی لسانیات۔ڈاکٹر ابواللیث صدیقی۔
59) پنجاب میں اُردو۔حافظ محمود شیرانی
60) اُردو میں فرانسیسی الفاظ۔محمد بن عمر 1954ء
61) اُردو میں یونانی اور لاطینی الفاظ۔محمد بن عمر 1954ء
62) پاکستان کی علاقائی زبانوں پر فارسی کا اثر۔ادارہ مطبوعات پاکستان کراچی۔
63) سندھی اُردو لُغت۔ڈاکٹر نبی بخش خان سندھ یونیورسٹی
64) اُردو کی ابتدائی نشوونما میں صوفیائے کرام کا کام۔ ڈاکٹر مولوی عبدالحق۔
65) سندھی بولی۔سراج الحق
66) کشور کشمیر۔جی ایم میر
67) تاریخ جموں۔حشمت اللہ خان
68) گلگت اور شینا زبان۔ڈاکٹر شجاع ناموس۔
69) ارضِ پاکستان کی تاریخ۔رشید اختر ندوی۔
70) ادبی دنیا۔کشمیر نمبر۔محمد عبداللہ حرکتی۔

71) اُردو املا۔ڈاکٹر فرقان فتح پوری۔
72) قومی زبان کے بارے میں اہم دستاویزات جلد اوّل،دوم۔ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار۔
73) فیروز اللغات نیا اڈیشن۔فیروز سنز لمیٹڈ لاہور۔
74) ہندی اُردو لُغت۔راجا راجیسور راو اصغر
75) اُردو۔تھیسارس مرتبہ رفیق خاور
76) فرہنگ تلفظ مرتبہ شان الحق حقی مقتدرہ قومی زبان پاکستان
77) ملائی،اُردو،انگریزی۔ازبک لُغت۔
78) نوادر الفاظ۔ڈاکٹر سید عبداللہ۔
79) صحت الفاظ۔سید بدرالحسن
80) نوزبانی لغت۔پروفیسر عبدالعزیز مینگل۔
81) قدیم اُردو لُغت ڈاکٹر جمیل جالبی
82) القاموس جدید۔عربی۔اُردو۔مولانا وحیدالزمان قاسمی
83) لغات چیک،اُردو،انگریزی۔پروفیسر ایم۔اشرف۔
84) اُردو فارسی کی قدیم لُغت۔کمال عترت/ڈاکٹر عارف نوشاہی
85) کورئین،اطالوی اُردو،جرمن ڈکشنری،سویڈش اُردو۔پروفیسر ایم۔اشرف۔
86) گوجری اور پہاڑی گیت۔ڈاکٹر غلام حسین اظہر
87) علم الاقوام۔بیرن۔ام،الف
88) کشمیر ادب وثقافت۔سلیم خان گمی۔
89) پونچھ کے پہاڑی لوک گیت،خوش دیومنی۔
90) آزاد کشمیر ریڈیو مظفرآباد سے نشر ہونے والے فیچر،ڈرامے منظوم کلام۔ مخطوطہ۔ آڈیو لائبریری۔آزاد کشمیر ریڈیو مظفرآباد۔

LANGUAGE RESEARCH PROJECT CENTRE
UNIVERSITY OF KARACHI

Director
Dr. ABULAIS SIDDIQI

KARACHI-32
(Pakistan)

TO WHOME IT MAY CONCERN

This is to certify that Mr. Nasrullah Khan Naser of Azad Kashmir, was registered as a regular candidate (Research Scholar) for M. Phil./Ph.D research in the Urdu Department under my supervision.

After completing the Research work ,the candidate has submitted the theses accordingly for Ph.D. Degree.

The research is based on linguistic research "(Riasat Jammu and Kashmir Ki pahari zubanen Arr urdu sey lisanirawabit)". It is very valuable contribution to Languages, History, Culture and phonetics formulas introduced by the candidate.

Abulais Siddiqi

Dr. Abulais Siddiqi 23-4-71
Director of Research
Karachi University Karachi.

پہاڑی زبان

میں

ملفوظی

اعزازات و نوادرات